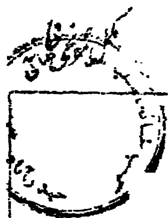




دیباچہ

(۱) اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اُس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر ولقد کرمنا بنی آدم کے خطاب سے ممتاز فرمایا۔ اور کل مخلوقات کو اس کا خدمت گذار بنا کر اُسے ان کا افسر ٹھہرایا۔ دنیا کی کل مخلوقات کی یہی علتِ غائی ہے۔ کہ کوئی بالواسطہ اور کوئی بلاواسطہ سب اس خلیفۂ زمین کی اطاعت کریں۔ کوئی باربرداری کے کام آوے اور کوئی خود اُسکی سواری بنیں۔ کوئی حفاظت کرے اور کوئی غذا یا دوا کا کام دے۔ غرض سب کے سب اسی صرف کیلئے ہیں۔ مگر تادیب و تربیت کے محتاج ہیں۔ اسلئے انسان کو چاہیئے کہ ان کو خدمت گذاری کے طریق سکھائے تاکہ ہر ایک شی حسب اقتضائے فطرت اُسکے کام آئے شائستگی کی شعاعیں جیسے جیسے دنیا میں پھیلتی جاتی ہیں۔ ہر ایک کام جو جہالت کی تاریکی کے باعث بے ڈھنگی سے کیا جاتا تھا۔ سب باقاعدہ اور با اصول ہوتے جاتے ہیں۔

چنانچہ مرغی اور بطخوں کا پالنا اور اُن سے انڈے بچے حاصل کر کے اپنے صرف میں لانا۔ گو اتنے عرصۂ دراز سے جاری ہے کہ اس کی تاریخ کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ مگر وہ ایک عرصۂ دراز تک ایسے جاہلوں کے ہاتھ میں تھا کہ وہ سوائے اپنے معمولی طریق کے اس کی بابت اور کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ اور نہ اُن کو یہ خبر تھی کہ ان جانوروں کی طبعی عادت کیا غذا انکو مفید ہے۔ اور نہ یہ معلوم تھا کہ ان سے انڈے بچے زیادہ لیے ہیں۔ یا اگر جلد ضرورت آن پڑے تو مصنوعی طریق سے ہزاروں انڈ

ہیں - وہ یہ بھی نہ جانتے تھے کہ ان کی کتنی بیماریاں ہیں ان کے کیا کیا علاج ہیں - مہلک مرض کی روک تھام کیونکر کی جاوے - اور ان کی صحت کی حفاظت کس طرح ہو سکے - الغرض وہ سوائے اپنا بچا کھچا کھلانے اور چند معدود انڈے حاصل کرنے کے اُن کی فلاسفی اور اصول و قواعد کی کچھ بھی خبر نہ رکھتے تھے - مگر جوں جوں شائستگی زیادہ پھیلی اور لوگوں کو یہ معلوم ہوا کہ یہ بڑا مفید اور نفع بخش کام ہے - لوگوں نے اس کام کی طرف توجہ کی - اور چونکہ اس کے انڈے بچے دونوں نہایت لذیذ نہایت لطیف اور نہایت مقوی غذا ہیں - اس لئے ان کی تجارت روئے زمین پر عام پھیل گئی - اور اب اسقدر بڑھی ہوئی ہے کہ ہر سال فرانس اور جرمن سے کئی جہاز ان کے انڈوں بچوں کے انگلینڈ و دیگر ممالک کو جاتے ہیں - یہ کام ایسا مفید ہے کہ اگر ہر ایک شخص ۲۵ انڈے دینے والی مرغیاں پال لے تو کل اخراجات نکال کر وہ اپنا گزارہ بخوبی کرسکتا ہے - چونکہ یہ صریح فائدہ بخش کام ہے اسلئے ہم نے اس کے متعلق کل معلومات مختلف مستند کتب سے فراہم کرکے ایک مکمل کتاب کی صورت میں پیش کی ہیں - جسمیں مرغی بطخ پیرو - فیل مرغ اور کبوتر کے خواص - عادات - اقسام - طریق پرورش - مکانات - غذائیں - دوائیں مصنوعی عمال مشین کے ذریعہ انڈوں سے بچے نکالنا اور مصنوعی مرغی کے ذریعہ ان کو پالنا - ہر موسم کے متعلق ان کا سامان اور خوراک وغیرہ وغیرہ سب نہایت مفصل و مشرح درج کی ہیں - جنکے ذریعہ ہر شخص انکو بخوبی پال سکتا - اور ان سے حاطرخواہ فائدہ اُٹھا سکتا ہے - اسلئے امید ہے کہ ہمارے بھائی ہماری محنت سے ضرور فائدہ اُٹھاویں گے ۔

نیازمند

غلام نبی ملازم محکمہ سفری ڈاکخانہ لاہور

مرغی خانہ

مرغی خانہ کے ہر پہلو پر سرسری نظر

(۲) مرغی خانہ کس کو کہتے ہیں۔

دراصل لفظ مرغ خانہ ہے۔ مگر کثرت استعمال سے یائے نسبتی لگا کر مرغ خانہ کا مرغی خانہ بنا لیا گیا ہے۔ جس کے لفظی معنے جانوروں کے گھر کے ہیں۔ فارسی لغت میں مرغ عام طور پر ایک خانہ کو کہتے ہیں۔ خواہ وہ ہوا میں اڑنے والا ہو خواہ خشکی پر دوڑنے والا ہو۔ خواہ پانی میں تیرنے والا ہو۔ مگر یہ شرط ہے کہ دو پر اور دو پیر ہوں۔ اور چونچ بھی ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو اسے مرغ نہیں کہیں گے۔ مگر رواجاً مرغ خروس کا نام پڑ گیا ہے۔ جسے مرغا اور ککڑ بھی کہتے ہیں۔ ابتدا میں مرغی خانہ میں صرف مرغیاں ہی پالی جاتی تھیں۔ کیونکہ انکے پر پرزے انڈے بچے اور بیٹھ سب کام میں آتی تھیں۔ مگر جب ضرورت، رواج جیسے جیسے اسی قبیل اور اسی سبیل کے اور جانوروں کی ضرورت محسوس ہوتی گئی وہ بھی اسی مرغی خانہ میں شامل ہوتے گئے۔ چنانچہ آجکل مرغی خانہ میں ذیل کے جانور پائے جاتے ہیں۔ مرغیاں بطخیں۔ پیرو۔ اور فیل مرغ۔ مگر ممکن ہے کہ کچھ دنوں بعد کبوتر اور تیتر وغیرہ بھی رکھ لیا شامل کر لئے جاویں۔ اور آئندہ اور کوئی جانور بھی اسی گھر میں بود و باش اختیار کریں۔

(۳) مرغی خانہ کے فوائد

عقلمند آدمی نکمی نکمی اشیاء سے بھی بڑے بڑے فوائد نکال سکتا ہے چنانچہ ولایت

ہیں مرغیوں کی بیٹھ کھاد کے کام آتی ہے ۔ اور کھیتوں کیلئے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے کیونکہ بمقابلہ دوسری کھاد کے یہ بڑی گراں اور جابت سے ملتی ہے ۔ حالانکہ ہندوستان والے اسے یونہی ضائع کر دیتے ہیں ۔ مرغیوں کے پروں کی تکلف اشیاء مثلاً تکیہ ۔ گدے ۔ جھاڑن ۔ گلوبند ۔ جھالر وغیرہ وغیرہ بنتے ہیں ۔ اور بہت سے چھوٹے پر … جو لحافوں اور گدیلوں میں روئی کی جگہ بھرے جاتے ہیں ۔ گوشت اور انڈے … انسانی جسم کی مقوی غذا ہیں ۔ آنتیں اور رگیں باریک تانت بنانے کے کام آتی ہیں ۔ غرض ان کے جسم کا کوئی حصہ بیکار نہیں جاتا جیسے ہڈیاں … ۔ البتہ آدمی عقلمند اور ان سے کام لینے والا ہو ۔ جو پرندے خوبصورتی کی غرض سے پالے جاتے ہیں اور وہ بھی گراں بکتے ہیں بعض وقت ایک مرغ کی سو روپیہ قیمت پاتا ہے ۔ ولایت میں مرغی خانہ کے مالک ہزاروں روپیہ کے آدمی بن گئے ہیں انڈوں اور بچوں کے جہازوں کے جہاز بھر کر غیر علاقوں میں بھیجتے ہیں ۔ اور صدہا روپیہ کماتے ہیں ۔ مرغی خانہ بہت جلد ترقی … اور بہت جلد بڑھ جاتا ہے ۔ اور اسقدر کثرت سے پھیلتا ہے کہ صرف ایک جوڑا ۲-۳ سال میں کئی سو تک پہنچتا ہے ۔ اور اگر اچھی طرح پرورش کیا جاوے تو مرغ کا کاروبار … انڈوں اور بچوں کی معرفت مزید جاری رہتی ہے ۔ … فائدہ جلد حاصل ہونے لگتا ہے ۔ میں نے ایک غریب بیوہ بڑھیا کو دیکھا جو پہلے بڑی تنگدستی کی … مرغیاں پال رکھی تھیں ۔ اپنا گذارہ بہت اچھی طرح کرتی تھی ۔ … بڑھیا نے … جو ذات کی کشمیرن تھی ۔ جو پہلے نہایت تنگدست تھی مگر مرغیاں رکھنے اور ان کے انڈے بچوں کو بیچنے کے طفیل چند سال میں معمولی مالدار بن گئی تھی ٭

(۴) مرغی خانہ کے لئے مناسب مقام

سوائے بطخوں کے باقی مرغی خانہ کے کل قبیلوں کے لئے خشک جگہ ہونی چاہئے جہاں پر ریت اور سنگریزے ہوں ۔ کیونکہ نمناک جگہ میں مرغیاں بیمار اور طرح طرح کے امراض میں گرفتار ہو جاتی ہیں ۔ البتہ بطخوں کیلئے دریا یا چھپڑ یا کسی … پانی دار جگہ کا ہونا بہت ضروری ہے ۔ کیونکہ مچھلیوں کی طرح ان کی صحت اور زندگی کا بڑا انحصار پانی پر ہے ۔

ایسے شخص کے لیئے جو دونوں قسم کے مرغی خانے بنائے مرغیاں اور بطخیں دونوں کو پالے یہ مناسب ہے کہ ایسے مقامات پسند کرے جو کنکریلے ہی ہوں۔ اور وہاں پر قریب ہی جوہڑ یعنی کوئی دریا یا جھیل بھی ہو۔ اگر ایسا مقام نہ ملے تو مصنوعی طور پر تیار کرے یعنی جس جگہ مرغی خانہ بنانا ہو۔ اسکو کھود کر پہلے مرطوب مٹی نکال ڈالے۔ اور وہاں دوسری خشک مٹی بچھا کر اسپر مکان بنائے۔ مصنوعی مکان بنانے کا طریقہ آگے بیان ہوگا۔ جس طرح ہدایت دی جائے گی۔ مگر یہ خیال ضرور رکھے کہ جگہ فراخ ہو جس میں مرغیاں اچھی طرح دوڑ بھاگ سکیں۔ اور آزادانہ زندگی بسر کریں۔ کیونکہ تنگ جگہ رہنے سے ان کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ جسکی وجہ سے وہ موٹی اور تندرست نہیں ہوتیں۔ اور انڈے بھی کم دیتی ہیں۔ اور جو انڈے دیتی ہیں وہ نہایت خراب دیتی ہیں ॰

حکایت

مصنف کتاب ہذا کا بیان ہے کہ جب وہ شہر سے کسی کام کے لئے ایک گاؤں جایا کرتا تھا۔ راستے میں ایک پکی سڑک کے پاس ایک بوڑھے کا مکان تھا جس نے بہت سی مرغیاں پال رکھی تھیں۔ مگر تنگی کے باعث تنگ اور گھٹے ہوئے مکان میں انکو ٹھونس کر بھرا ہوا تھا۔ اس باعث نہ تو وہ کچھ موٹی تازی ہوتی تھیں۔ اور نہ اچھی طرح انڈے دیتی تھیں۔ دانہ پر خرچ کی زیادتی اور انڈوں کی خرابی کے باعث آمد کی کمی اور اپنی غریبی کے سبب وہ بوڑھا آخرکار انکی پرورش سے تنگ آگیا۔ اور انکو ایک کسان کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ کسان نے اپنے کھیت میں ایک بڑا باڑہ بنا کر انکو رکھا۔ اب ان کو کھلے مکان میں آزادانہ زندگی بسر کرنی میسر ہونے لگی۔ جہاں وہ کھلے میدان میں اچھی طرح ہر طرف بھاگ دوڑ سکتی تھیں۔ اور تازی ہوا میں دم لیتی تھیں۔ اور اپنی غذا کو اچھی طرح ہضم کر سکتی تھیں۔ اسلئے چند ہی عرصہ میں موٹی تازی ہو گئیں۔ اور ہر ایک بہت بڑے انڈے دینے لگی۔ اور اس طرح پر چند ہی مدت میں اس کسان نے اپنی ساری لاگت اور محنت وصول کر لی ॰

(۵) مرغیوں کو پرورش کرنا

مکان سے دوم درجہ پر مرغیوں کا پرورش اور احتیاط سے مناسب غذا دینا ہے۔ کیونکہ اگر مکان بھی اچھا ہو مگر وقت غذا ٹھیک نہ ملے تو بھی یہ ٹھیک نہیں پلتیں۔ غذا کا بیان غذا کے موقعہ پر مفصل کیا جاویگا۔ اِن کا محافظ نہایت تجربہ کار اور ہوشیار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اکیلے محنت شاقہ سے کام نہیں نکلتا۔ بلکہ پرورش کا بڑا مدار احتیاط پر ہے۔ اِن کو سردی سے بچائے اور ایسے مکان میں رکھے جہاں ہوا کے جھونکے نہ پہنچ سکیں۔ زمین پر بہت دیر نہ بیٹھنے دے تاکہ کرم نہ پڑ جاویں۔ کبھی کبھی ایسی اشیاء دیتا رہے۔ جو معدہ کو طاقت بخشیں۔ اور خون کا دوران برابر رکھیں تاکہ زہر باد نہ ہو جاوے۔ جگہ کو صاف رکھے۔ اور ہمیشہ جھاڑتا رہے اور جو غذا دے وہ ایسی احتیاط سے دے۔ کہ اس میں میل نہ ملنے پاوے۔ پینے کا پانی ہمیشہ صاف رکھے۔ اور کسی ایسے بھاری برتن میں رکھے کہ اُسکو گرا کر کیچڑ نہ کر سکیں۔ مکان کا جنگلہ اونچا اور محفوظ ہونا چاہیئے۔ کہ جس میں سے کتا گیدڑ۔ لومبڑ۔ نیولا۔ گھونس وغیرہ جنگلی جانور گھس نہ سکیں۔ کیونکہ یہ جانور مرغی خانہ کے سخت دشمن ہیں۔ انڈوں کو ہمیشہ نرم اور گرم جگہ رکھے۔ اور سردی سے بچائے۔ اور جب بچے نکل آویں۔ تو اُنکی بڑی حفاظت کرے تاکہ جلد جوان ہو جاویں ٭

(۶) مرغیوں کے اقسام

مرغیوں کے مختلف اقسام اور ہر قسم کے مختلف خواص ہیں۔ مثلاً چینیا۔ پاموز۔ اصیل۔ گھاگھسی۔ گچھ وار۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان میں سے بعض انڈے بہت دیتے ہیں۔ بعض بچہ نکالنے میں ہوشیار ہوتے ہیں۔ بعض بچوں کی پرورش اور حفاظت خوب کرتے ہیں بعض کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے۔ اور بعض محض لڑائی کے کام کے ہوتے ہیں بعض دیکھنے ہی کے لیے ہوتے ہیں۔ کیونکہ بڑے خوبصورت ہوتے ہیں۔ اِن کی اچھی قسموں کا بیان اور پالنے کیلیے عمدہ قسم کی مرغیوں کو پسند کرنا آئندہ مفصل بیان کیا جاویگا۔ مگر مختصراً لکھا جاتا ہے۔ کہ چینین

اور ہمبرگ کی مرغیاں اور پالش مرغیاں انڈے بہت دیتی ہیں ۔ ڈارکنگ ۔ کوچن چینا ۔ برہمی ۔ ملائی اور ترکی مرغیاں بچے نکالنے میں بڑھیا ہیں ۔ سر ٹے ۔ سسکس ۔ اور لاکینٹ ۔ چوٹی دار ۔ بھی اسی قسم کی ہیں ۔ ڈارکنگ کا گوشت نہایت لذیذ ہونے کی وجہ سے میز کے کام بہت آتا ہے ۔ یعنی ذبح کرکے پکایا بہت جاتا ہے ۔

(۷) مرغیوں کے امراض اور علاج اور غذاؤں مصنوعی چاروں کا بیان

مفصل شرح آئندہ اپنے موقعہ پر درج کیا جاویگا ۔ ان ابتدائی مراتب میں ہم نے اس سرسری نظر سے صرف ان باتوں کا لحاظ رکھا ہے ۔ کہ مرغی خانہ بنانے اور مرغیوں کے پرورش کرنیوالے کو اپنے سارے ہنر کا مجملاً حال معلوم ہو جاوے ۔ اور اس بات کا علم ہو جاوے کہ مجھ کو آئندہ اس فن میں فلاں فلاں مقامات کو عبور کرنا ہے ۔ اور مرغی خانہ بنانے کی حالت میں ان ان باتوں کی ضرورت پڑتی ہے ۔ تاکہ ان سب باتوں کے علم سے وہ اپنے آپ کو آئندہ سامان کی فراہمی کے لیے تیار رکھے ۔ اور ضروری باتوں کے لیے آمادہ رہے ۔ اب ہم مرغی خانہ کے ہر پہلو کو مفصل بیان کرتے ہیں ۔ جتنے انگریزی کے لفظ اس کتاب میں آوینگے اُن کے معنے ایک علیحدہ فرہنگ میں درج کیے جاویں گے ۔

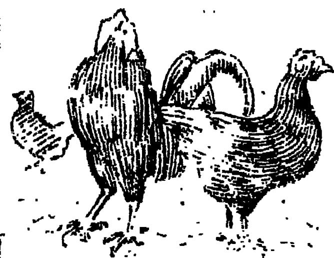
(۸) مرغیوں کے اقسام اور اُن کا انتخاب

مرغی خانہ شروع کرنے سے پہلے اس بات کا فیصلہ کر لینا نہایت ضروری ہے کہ مرغی خانہ کس غرض کیلئے کھولا جاتا ہے ۔ آیا انڈہ بیچنے کیلئے یا بہت بہت بچہ نکالنے کیلئے اور بچے بھی کس غرض کے لیے نکالے جاتے ہیں ۔ آیا کھانے کیلئے یا لڑانے کیلئے کیونکہ جب تک کوئی خاص غرض مدنظر نہ رکھی جاویگی مرغی خانہ کا بنانا اور مرغیوں کا پالنا وقت کی خرابی نہ ہوگا ۔ وجہ یہ ہے کہ ہر ایک نسل کے مختلف خواص ہیں اور اسلیئے اُنکے پالنے کے طریقے اور غذائیں بھی جداگانہ ہیں

اور بعض آپس میں ایسے متضاد ہیں کہ ایک کی غذا کئی دوسرے کیلئے مضر ہیں ۔
اور اگر ان باتوں کا لحاظ نہ رکھا جاوے۔ اور گڑبڑ طور پر کام شروع کر دیا جاوے۔ تو اس میں کامیابی نہیں ہوتی۔ بلکہ فائدہ کی بجائے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ لہٰذا اگر صرف کیلئے یعنی کھانے کیلئے مرغوں کو پالنا ہے۔ تو اس کام کیلئے ڈورکنگ قسم بہت عمدہ ہے۔ کیونکہ اس قسم کے مرغوں کا گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ کوچن چینا۔ ملائی اور جنگلی مرغ اچھے نہیں ہوتے۔ وجہ کہ ان مرغوں کا گوشت موٹا نہیں ہوتا۔ اور فضلات بہت نکلتے ہیں۔ کوچن چینا اور جنگلی مرغ کا گوشت گو موٹا ہوتا ہے مگر جب اسکو پالا جاتا ہے تو لجلجا اور بدرنگ زردی مائل ہو جاتا ہے ۔
اگر مرغی خانہ سے انڈوں کا فائدہ اٹھانا ہو تو سپین اور ہمبرگ کے مرغ اور پالش مرغ پالنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ انڈے بہت دیتے ہیں۔ اور بڑے بڑے انڈے ہوتے ہیں اور اگر یہ منظور ہو۔ کہ بچے موٹے تازے اور جلد جوان ہونیوالے حاصل ہوں۔ تو کوچن۔ برہما۔ اور ڈورکی کے مرغ پالنے چاہئیں۔ جو اس کام کیلئے مخصوص ہیں۔ اب ہم ہر ایک قسم کا حال الگ الگ درج کرتے ہیں۔ جتنے انگریزی لفظ آوینگے ان کے معنے ایک علیحدہ فرہنگ میں درج کئے جاویں گے ۔

(۹) سپینش مرغ

یہ نسل بہت عمدہ اور تعداد میں کثیر ہے۔ ان کی مرغیاں بہت کثرت سے انڈے دیتی ہیں



انڈے رنگ میں سفید اور قد میں بڑے بڑے ہوتے ہیں جن کا وزن عام طور پر ۶½ تولے ۷½ تولہ تک ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی ۹ اور ۹½ تولہ تک بھی۔ اور ہر ایک انڈہ دو نو طرف سے موٹا والا اور مضبوط ہوتا ہے۔ گو اس نسل کے بچے بہت موٹے نہیں ہوتے مگر لذیذ زیادہ ہوتے ہیں اور پرورش مشکل سے پاتے ہیں۔ ان کے پر دیر میں نکلتے ہیں
اسلئے ان کے بچوں کی تجارت میں چنداں نفع نہیں ہوتا۔ کیونکہ جتنی جلدی پر پرزہ نکالکر بچہ جوان ہوگا

اتنی ہی جلدی فائدہ ہوگا۔ کیونکہ جسوقت انڈے نہ ملیں اُسوقت پلے ہوئے بچے تیار ہونے چاہئیں چوزوں بچے کے لیئے یہ بہت مضر ہے کہ وہ سرد ہوا اور سرد موسم میں پر پھیلا کر بھاگے پھریں۔ اور اُنکے ننگے پاؤں سردی کے اثر سے متاثر ہوں۔ اس نسل کا گوشت ڈارکنگ سے درجہ دوم پر ہے۔ اگرچہ اس کی بدنما سیاہ رنگ کی ٹانگوں سے یہ ہرگز معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس کا گوشت بھی کھانے میں لذیذ ہوگا۔ کیونکہ یہ مدت تک کریز کرتے رہتے ہیں۔ اسلئے ان کے انڈوں کے سٹاک میں بہت کچھ ہرج واقع ہو جاتا ہے۔ تاہم چونکہ کثرت سے بڑے بڑے مقدار کے انڈے دیتے ہیں۔ اسلئے پھر بھی مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اصل سپین مرغیوں کا رنگ سیاہ چمکدار ہوتا ہے جنپر فولادی رنگ کی سبزی جھلکتی ہے۔ کلغی اور گل پچھے بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ منہ سفید ہوتا ہے۔ نر مرغ کی کلغی بہت موٹی اور سیدھی نوکدار کھڑی ہوتی ہے۔ جس کا رنگ نہایت شوخ سرخ ہوتا ہے۔ مرغی کی کلغی گو ایک طرف کو گری ہوئی ہوتی ہے۔ تاہم بہت موٹی ہوتی ہے۔ جو لوگ مرغیاں پالتے ہیں اُن کا تجربہ ہے۔ کہ جس مرغی کی کلغی پتلی ہو وہ بڑھانے اور پالنے کے کام کی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کی نسل کے جتنے مرغ ہونگے۔ سب کی کلغیاں چھوٹی چھوٹی اور مرجھائی ہوئی ہونگی۔ مرغیاں جب کریز کرتی ہیں۔ یا کڑک ہو جاتی ہیں۔ تو انکی چوٹیاں لٹک کر گھٹ جاتی ہیں۔ اسی طرح سخت سردی میں مرغیوں کی کلغیاں اور گل پچھے بھی سکڑ جاتی ہیں اس نسل کے مرغ قصبوں اور آبادیوں کی گھری ہوئی جگہ میں اچھی طرح پلتے ہیں۔ کیونکہ وہاں اُنکو سردی اور ہوا کے صدمے پہنچیں۔ جب کہ مضبوط اور بڑے ہو جاتے ہیں۔ تو گرد و غبار سے ان کے جسم پر کوئی نقص نہیں آتا۔ کیونکہ ان کا سیاہ رنگ میل کے عیب کو چھپا لیتا ہے۔ پس جن لوگوں نے صرف انڈوں سے فائدہ اُٹھانا ہو۔ اور بچوں کے پالنے کی سردی سے بچنا ہو۔ وہ اسی نسل کو پالیں۔ ان کے چہرے اور رخسارے گو سفید ہوتے ہیں۔ مگر مرغ اور مرغی دونوں کے گل پچھے سرخ ہوتے ہیں۔ مرغ کے گل پچھے بڑے بڑے اور مرغی کے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس قسم کے مرغوں کے نسل بڑھانے کے خیال سے مرغیوں کیلئے ایک مرغ رکھنا چاہیئے۔ اور سب کی عمر ۲-۳ سال کی ہونی چاہیئے مرغ کا وزن ۳½ یا ۴ سیر ہو اور مرغیوں کا ۳ سیر۔

(۱۰) سفید ہسپانیہ مرغ

سفید رنگ کی ہسپانیہ مرغ جنکا منہ بھی سفید ہو۔ مرغ سند رجہ نمبر۹ کی ایک قسم ہو یہ بھی بہت انڈے دیتی ہیں

(۱۱) منورکس

یہ بھی ہسپانیہ مرغ کی ایک قسم ہے۔ انکا منہ لال ہوتا ہے۔ اور باقی تمام جسم کے پر بالکل سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ باقی کل خاصیت ہسپانیہ مرغ کی ہوتی ہے۔ یہ بھی بڑے بڑے کثرت سے انڈے دیتے ہیں۔ اس قسم کے بچے ہسپانیہ نسل کے دیگر اقسام سے زیادہ قوی ہوتے ہیں۔ اور یہ جلد بڑھ جاتے ہیں

(۱۲) انڈلوسیاں

اس نسل کے مرغوں کا رنگ یا تو سلیٹ کے پتھر کا سا ہوتا ہے۔ یا خاکی ہوتا ہے جس پر سیاہ داغ کہیں کہیں ہوتے ہیں۔ باقی سب باتوں میں ہسپانیہ کے مشابہ ہوتا ہے۔ کلغی، گل گچھا، چہرہ قد، وزن سب بالکل ویسا ہے۔ دیکھنے میں نہایت خوبصورت اور وضعدار ہوتا ہے ؞

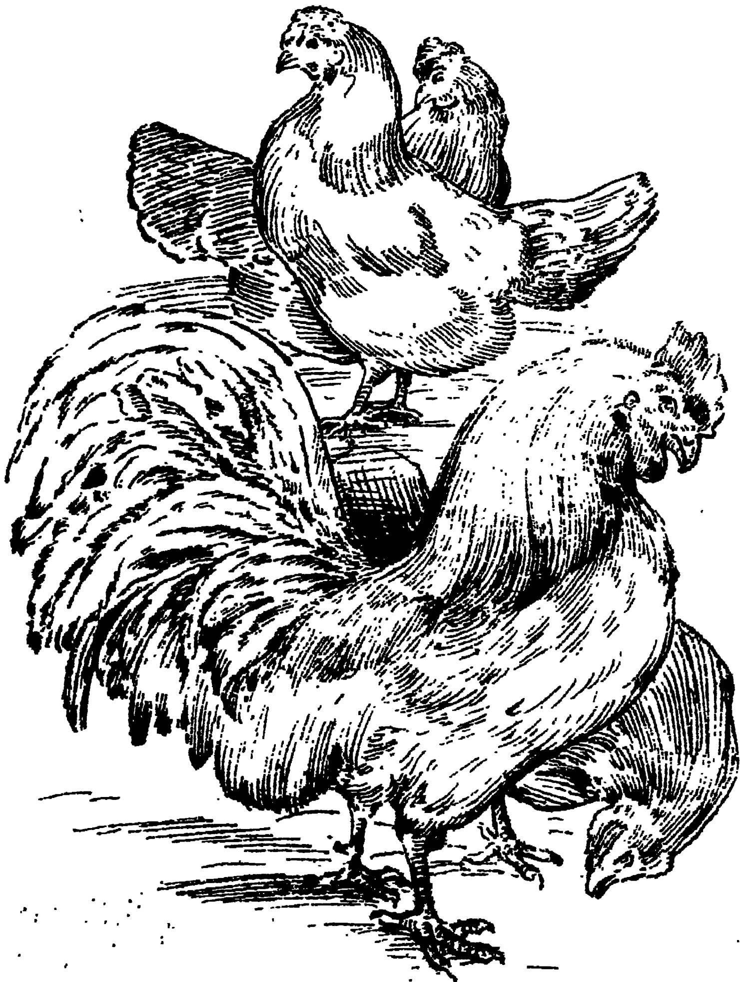
(۱۳) لگ ہارن

یہ امریکہ کا مرغ ہے۔ جو ہسپانیہ کے مرغ سے بہت کچھ مشابہ ہوتا ہے۔ اس کی ٹانگیں زرد، چہرہ سرخ۔ اور پر سفید ہوتے ہیں۔ باقی کل وضع ہسپانیہ کی سی ہوتی ہے ؞

(۱۴) ڈورکنگ

مرغ کی سب نسلوں اور قسموں میں یہ نسل نہایت ہی عمدہ اور عجیب ہے۔ کو لیو سیلا اور

دیگر رومن مصنفوں نے دو ہزار برس ہوئے کہ اسکے متمیز خواص قلمبند کئے تھے ۔ مؤرخوں کا بیان ہے کہ انگلینڈ میں یہ نسل رومن بادشاہوں کے وقت میں آئی تھی ۔ یہ مرغ گو ہر طرح سے ب



ہوتے ہیں ۔ لیکن انکو ہمیشہ عمدہ غذا دینی چاہیے ۔ یہ وسیع اور کھلے میدانوں میں رہنا پسند کرتا ہے ۔ اور چونکہ اپنی محنت سے غذا تلاش کر کے نہیں کھاتا ۔ اسلئے اس کی پرورش

پر بہت خرچ ہوتا ہے۔ یہ کچھ انڈے بھی بہت نہیں دیتا۔ مگر خوبی یہ ہے کہ اس کا گوشت بہت
موٹا اور لذیذ ہوتا ہے۔ اور ہر قسم کے بچے بہت جلد نکال لیتا ہے۔ خواہ کسی جانور
کے انڈے اسکے تلے رکھ دو۔ سب کو سے لیتا ہے۔ بطخ۔ مور۔ پیرو۔ بھٹ تیتر۔
ٹیٹری ۔۔ سب کے انڈے سے کر بچے نکال لیتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر سانپ کے انڈے بھی
رکھ دیئے جاویں تو اُن کو بھی سے لیتا ہے۔ اس کے بچوں کی پرورش کیلئے یہ بڑی
ضروری بات ہے کہ جگہ گرم اور ریتلی ہو۔ ورنہ فوراً بیمار ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس
نسل کے بچوں کی پرورش محنت طلب اور خرچ والی ہے۔ اگر اس نسل کی مرغی کو برہما کے مرغ
سے ملایا جاوے۔ تو اُن بچوں کا گوشت اور بھی زیادہ عمدہ موٹا چکنا اور لذیذ ہو جاتا ہے۔ اور
چھچھڑے وفضولیات یعنی راتب بہت ہی کم نکلتا ہے۔ اگر برہما کا مرغ نہ ملے۔ تو ٹرا مرغ
اُسکے عوض ملنا چاہیئے۔ اس نسل کے ۳ اقسام ہیں۔ سفید چاندی سا دودیا اور رنگدار۔
اس نسل کی پانچ انگلیاں اور ایک خار ہوتا ہے۔ گردن اور ٹانگیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ بعض تجربہ کار
مرغ بازوں کا قول ہے کہ اس نسل کے صرف اس مرغ کی پانچ انگلیاں اور ایک خار ہوتا ہے۔
جس کا بدن سفید اور کلغی گل اناری رنگ ہو۔ اور جس رنگدار ڈارکنگ کی ۵ انگلیاں۔ وہ عموماً سری
اور سیکس نسل کا دوغلا ہوتا ہے۔ اگر مرغ ایک رنگ کا ہو اور مرغی دوسرے رنگ کی تو
بچے مختلف الالوان پیدا ہونگے۔ نمایش گاہوں میں اس نسل کے مرغ ایسے ایسے عمدہ دیکھنے میں
آئے ہیں کہ جنکی کلغیاں ۴-۴ اور ۵-۵ انچ لمبی تھیں۔ اور سب مصنوعی ترکیب سے بڑھائی گئی
تھیں۔ جنکا ذکر موقع بموقع آتا جاوے گا۔ نمایش گاہوں کیلئے ذیل کا رنگدار جوڑا اعلا نہ زیادہ
پسند کیا گیا ہے۔ مرغ کی گردن اور چونچ سفید ہو۔ چھاتی اور دم سیاہ ہو۔ اور مرغی کا بدن
سیاہی مائل ہو۔ پروں پر گہرا سیاہ رنگ ہو۔

(۱۵) سفید ڈورکنگ

اس قسم کو وہ لوگ پسند کرتے ہیں۔ جو سفید پر جمع کرنے کی خاطر سفید رنگ کی مرغیاں
پالتے ہیں۔ یہ صرف زیبایشی مرغ ہوتے ہیں۔ ورنہ اس سے فائدہ لینا چوڑا کوئی نہیں۔
جیسا کہ رنگدار ڈارکنگ ہے۔ جو ہر بات میں سوائے پانچ انگلیوں کے سری کے مرغ سے

مرغ کے مشابہ ہے۔ اِس نسل کی کلغی گلاب کے پھول کی طرح گھیدار ہوتی ہے۔ مگر مرغ قد و قامت میں چھوٹے اور دوسروں کی نسبت بدن میں پتلے ہوتے ہیں۔ جب کہ دوسرے ڈورکنگ قد میں بڑے۔ وضع میں سنڈول سینہ میں بھاری۔ اور گوشت میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ سفید رنگ کے ڈورکنگ چند سالوں میں قد و قامت میں گھٹنے شروع ہو گئے ہیں۔ اور انکی نسل کم پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ بار بار بہت چارہ چگتے ہیں۔ اور کم بچا سکتے ہیں۔ اسلئے غذا ٹھیک ہضم نہیں ہوتی۔ جسکے سبب خون کم پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ بالمقابل بھورے رنگ کے سیسکس مرغ یا رنگدار ڈارکنگ بسبب بھاگنے دوڑنے کے غذا کو اچھی طرح بچا لیتے ہیں۔ اس لئے خوب مضبوط ہوتے ہیں۔ اور نسل بھی خوب پیدا کرتے ہیں۔ اِس نقص کو دور کرنے کیلئے مرغبازوں نے یہ ترکیب نکالی ہے۔ کہ سفید ڈارکنگ مرغی کو رنگدار یا خاکی دوحیا دارکنگ سے ملاتے ہیں۔ جنکی دوغلی نسل نہایت قوی ہوتی ہے۔ اِس طرح اگر گچھے دار کلغی والے ڈارکنگ سے مذکورہ بالا مرغی ملائی جاوے۔ تب بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ اس اصیل نسل کے دوغلا ہو جانے کے نقص کو پھر اس طرح دور کر دیا جاتا ہے۔ کہ دوغلا نسل کی سفید رنگ مرغی کو اصیل سفید ڈارکنگ سے ملا دیتے ہیں۔ بجز اِس قسم کے حکمتوں کے بڑا قد اور سفید ڈارکنگ حاصل کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ فاختہ کے رنگ کا ڈارکنگ مرغ بھی بہت عمدہ اور فائدہ بخش ہے۔ کیونکہ انڈوں کو خوب سہتا ہے۔ اور اسلئے مرغ باز اِسکو زیادہ پسند کرتے ہیں +

(۱۶) ہمبرگ کا مرغ

جرمنی کے ملک میں ہمبرگ ایک مقام ہے۔ جہاں کے مرغ کو اِس نام سے پکارتے ہیں۔ اِس نسل کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ ایک کو چتلی دوسری کو چکیلی کہتے ہیں۔ اول الذکر کے پر داغدار ہوتے ہیں۔ جن کا رنگ یا تو بالکل سفید یا زرد ہوتا ہے۔ ان پروں کی نوکیں لمبی لمبی نکلی ہوئی ہوتی ہیں۔ سفید رنگ پر والوں کے نام یہ ہیں۔ بولٹن گرے۔ ڈچ کا چتکبرا۔ چیٹہرال۔ ہمبرگ کا چاندی رنگ کورل اور جن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ اُن کا نام یہ ہے۔ بولٹن بیز۔ سنہری ہمبرگ چکیلی قسم کا رنگ زیادہ سیاہ ہوتا ہے۔ اور پھر اسکی بھی چند قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن کا رنگ سفید ہو۔ مگر وسط میں سیاہ داغ ہوں۔ یا وہ جنکا رنگ زرد ہو

کر نیچ میں سیاہ یا خاکی یا دو دو یا سبز ہو (یہ سب رنگ جسقدر دفعہ ۱۶ میں لکھے گئے ہیں۔ گردن کے رنگ ہیں) اِس قسم کے اول الذکر مرغوں کے یہ نام ہیں۔ سلور سپینگلڈ۔ سلور فیزنٹ سیلور مونیز۔ اور سلور پاسس۔ اور آخر الذکر اقسام کے نام یہ ہیں۔ گولڈ سپینگلڈ۔ گولڈ فیزنٹ۔ گولڈ مونیز۔ ریڈکیپ اور کاپرداس۔ ہمبرگ کے مرغ انگلینڈ کے شمالی حصہ میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہاں اُنکی قدر ہے۔ کچھ تو بوجہ خوبصورتی کے اور کچھ بوجہ زیادہ انڈے دینے کے چنکیروں کی نسبت یکرنگ مرغ زیادہ جفاکش ہوتے ہیں۔ سردی اور ہوا کے اثر کو کچھ نہیں سمجھتے۔ اور بہت کم بیمار ہوتے ہیں۔ سردیوں میں انڈے بہت دیتے ہیں۔ اور قد و وزن میں بہت بڑھتے ہیں۔ انگلینڈ کے شمالی حصوں میں بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ ہمبرگ کے نام سے مشہور ہیں۔ لیکن جہاں تک معلوم ہے۔ وہاں سے کبھی نہیں آئے اگرچہ یکرنگ ہمبرگ ہالینڈ سے انگلینڈ کو بہت آتے ہیں۔ ہمبرگ کی کوئی سی قسم بھی (سنہری یا روپہری) انڈوں پر نہیں بیٹھتی ہے۔ (اگر کہیں سال بھر میں ایک آدھ دفعہ بیٹھ بھی جاوے تو یہ کچھ بیٹھنا نہیں ہے۔) مگر انڈے کثرت سے دیتے ہیں۔ اور چونکہ اِن کے بچے بہت جلد پر نکال لیتے ہیں۔ اِسلئے اپریل کے آغاز میں بھی اچھی طرح سینے جا سکتے ہیں۔ جو لوگ آوارہ گرد مرغوں کو پسند نہیں کرتے۔ اُن کیلئے ہمبرگ مرغ قابل اعتراض ہیں۔ کیونکہ یہ ہر جگہ اُڑ کر چلے جاتے ہیں۔ مگر چونکہ پھل پھول وغیرہ جو کچھ ملے کھا جاتے ہیں۔ اِسلئے اُنکی پرورش پر چنداں خرچ نہیں پڑتا۔ کیونکہ اپنا پیٹ آپ پال لیتے ہیں۔ نیز بوجہ جلد بیمار نہ ہونے کے بھی مفید ہیں۔

نوٹ طلائی چمکدار رنگ والے ہمبرگ مرغ باقاعدہ انڈہ دینے والے ہیں۔ بچے جب ۶ ماہ کے ہو جاتے ہیں تب انڈے دینے لگتے ہیں۔ دو ہفتہ میں ۱۱ عدد انڈے دیتے ہیں۔ اور جب تک کُڑک نہیں کرتے برابر انڈے دیتے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ فی سال ۲۰۰ انڈوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ انڈوں کا رنگ ہلکا ہلکا پیازی مائل صاف ہوتا ہے۔ اور ذائقہ نہایت عمدہ۔ نقرئی رنگ والے ہمبرگ مرغ اِس سے بھی بڑھ کر ہیں۔ وہ پانچ ماہ کے ہو کر انڈے دینے لگتے ہیں۔ اور ایک سال میں اڑھائی سو تک انڈے دیتے ہیں۔ کُڑک جلد ختم کر چکتے ہیں۔ اور ۱ ہفتہ کے عرصہ میں پھر انڈے دینے شروع کر دیتے ہیں

اور برابر دیئے چلے جاتے ہیں جب تک کہ پھر کر بڑ کرنے کا وقت آجاتا ہے۔

۲ سال کے بعد پھر انڈہ دینے کے مطلب کے نہیں رہتے۔ انڈہ تو دیتے ہیں لیکن چونکہ اُن میں طاقت اور حرارت بہت گھٹ جاتی ہے۔ اِسلئے اگر کھا دیں تو ذائقہ بھی عمدہ نہیں ہوتا۔ اور طاقت بھی نہیں دیتے۔ اور اگر انڈوں سے بچے نکلوادیں تو وہ کمزور نکلتے ہیں ٭

(۱۷) سلور پنسلڈ

یہ مرغ اول درجے کے انڈے دینے والے ہیں۔ اور جنگلی مرغ کے برابر قد میں ہوتے ہیں۔ اِن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ مرغ کے جسم پر قدرے سیاہ داغ ہوتے ہیں۔ گردن۔ پوٹا۔ چھاتی۔ پیٹھ۔ اور چونچ کے پاس کا حصہ بالکل سفید ہوتا ہے۔ یہ خیال غلط ہے۔ کہ اِن کی چھاتی پر سیاہ دھاریں ہوتی ہیں۔ صرف دُم اور بازوں پر سیاہ رنگ ہوتا ہے ٭

نوٹ اگر اول درجے کے ہمبرگ مرغ کو چھوٹے میل کی مرغیوں سے ملایا جاوے جنکا رنگ ہلکا چتکبرا ہو۔ اور کان کی جگہ بالکل سفید ہو۔ تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ سفید ہوگا اور اُس کی لَو یعنی بناگوش نہایت خوبصورت ہوگی۔ جو مرغی با احتیاط پالی جاوے۔ اور اصیل ہو۔ اُس کی چونچ سفید ہوگی۔ اور تمام جسم بازو اور دُم پر سیاہ رنگ دھاریں ہونگی۔ مرغ بازوں کا بیان ہے کہ ایسی مرغی کے ہر ایک پَر پر پانچ دھاریں ہوا کرتی ہیں ٭

(۱۸) گولڈن پنسلڈ

یہ مرغ ہر بات میں نمبر ۱۷ کے موافق ہے۔ اگر فرق ہے صرف اتنا۔ کہ اس کا رنگ سنہری ہوتا ہے اور نمبر ۱۷ کا رنگ روپہری۔ اصیل مرغ کی پہچان صرف یہی ہے کہ بازوں پر سیاہ رنگ ہوتا ہے۔ اس نسل کے عمدہ مرغ ہونے کی علامت رنگ کی گہرائی ہے

جس کا رنگ اعلے درجہ کا سنہری ہوگا۔ وہ اوّل درجہ کا گولڈن پنسلڈ ہے۔ اگر اس مرغ سے عمدہ بچے پیدا کرنے ہوں تو حسب ذیل جوڑا ہونا چاہیے۔ مرغ۔ دُم سیاہ اور جسم پر سنہری سنگین کلغی قدرے سیاہی اور پیچھے سے اس کی نوک آگے کو جھکی ہوئی ہو۔ مرغی جسم پر سیاہ دھاریاں سفید ہموار ہوں۔ کلغی حسب مندرجہ بالا ۔

ہر دو کی لاتیں یعنی مرغ اور مرغی کی لاتیں سیاہی مائل ہوں۔ جو نہایت پسند کی گئی ہیں ۔

(۱۹) سلور سپنگلڈ

سلور پنسلڈ کی نسبت یہ مرغ قد میں بڑا ہوتا ہے۔ اس کے رنگ کی زمین سفید ہوتی ہے مگر دونوں بازوؤں پر سیاہ داغ یا رنگ ہوتا ہے جس کے سبب چھاتی نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ پروں کا رنگ وہاں نظر آتا ہے۔ گردن کا مخروطی اور پیٹھ کا درمیانی حصہ سیاہ ہوتا ہے۔ جس کے گرداگرد سفید حاشیہ ہوا کرتا ہے۔ دُم کے پر ملے جلے سیاہ و سفید ہوتے ہیں۔ جن میں سفید زیادہ ہوتے ہیں کلغی دوہری پیچھے دار ہوتی ہے۔ اور اس کی پچھلی طرف کی نوک اوپر کو اٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ مگر قد میں بڑی نہیں ہوتی۔ کانوں کی لویں یعنی گل چھڑا بے بالکل سفید اور لاتیں ہلکے نیلے رنگ کی ہوتی ہیں ۔

اس نسل کے مرغ سے اگر اچھی نسل لینی ہو۔ تو جوڑا حسب ذیل ہونے چاہئیں۔ مرغ کی پیٹھ پر سیاہ داغ یا رنگ ہو۔ اور بہتر ہے کہ موٹی قسم کا مرغ ہو۔ اور موٹی قسم کی مرغیاں ہوں۔ اگرچہ اس جوڑے کے بچے نمائش کے لائق نہیں ہوتے ۔

نوٹ: اگر داغدار مرغی کے تمام جسم پر سر سے دُم تک ہے۔ داغ عالی ہوں تو وہ نہایت خوشنما ہوا کرتی ہے۔ سلور پینسلڈ اور سلور سپینگلڈ مرغیوں میں بڑا فرق یہ ہے کہ سلور پینسلڈ کی گردن کا مخروطی حصہ بالکل سفید ہوتا ہے۔ جبکہ سلور سپینگلڈ کی گردن کا مخروطی حصہ سیاہ داغدار ہوتا ہے۔ دوسرا امتیازی نشان یہ ہے سلور پینسلڈ کے پروں پر پانچ پانچ سیاہ دھاریں ہوا کرتی ہیں اور سلور سپینگلڈ کے پروں پر سیاہ داغ ہوتے ہیں ۔

(۲۰) گولڈن سپینگلڈ

مرغ مندرجہ نمبر ۱۹ میں اور اس میں سوائے سنہری رنگ کے اور کچھ فرق نہیں ہوتا کیونکہ در اصل دونوں قسمیں ایک نسل ہیں۔ اگر اس قسم کے بچوں کو نمائش کیلئے پالنا ہو (نمائش کو لائق بہت ہوتی ہیں) تو الگ الگ برتنوں میں غذا کھلانی چاہیئے۔ یعنی ایک بچہ کے ساتھ دوسرا بچہ نہ کھانے پاوے۔ چھوٹی قسم کے مرغ کو موٹی قسم کی مرغیوں کے ساتھ ملانے سے عمدہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ملانے کیلئے ایک سال کا مرغ اور ۳ سال کی مرغیاں ہوں۔

(۲۱) سلور مونی

اس نام کی وجہ تسمیہ میں بہت کچھ اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے کہ یہ ایک علیحدہ نسل ہے اور بعض کہتے ہیں کہ صرف پروں پر چاند سا نشان ہونے سے یہ نام رکھا گیا ہے۔ فیصلہ ابھی تک کوئی نہیں ہوا۔ خواہ کچھ ہی وجہ تسمیہ ہو۔ مگر ہیئت یہ ہے کہ مرغ کسی قدر اونچا ہوتا ہے۔ سر بیڈول۔ کلغی کرخت۔ گل پھڑے داغدار۔ کان کے سوراخ سیاہی مائل۔ دُم عموماً سیاہ ہوتی ہے۔ اور مرغی کا سر اور چونچ ملائم داغ عمدہ۔ گل پھڑے نرم۔ بازوں پر لہرے دار دھاریں۔ سفید دُم ہر ایک پر کے سر پر چاند کی طرح سفید نشان۔ اور تمام بدن پر سفید جال۔

(۲۲) سلور فیزنٹ

جس جنگلی مرغ کا رنگ سفید ہو۔ اُسے اس نام سے پکارتے ہیں۔ یہ مرغ کسی قدر چھوٹا ہوتا ہے۔ سر اور کلغی ملائم۔ گل پھڑے سفید بے داغ اور ان سے قدرے بڑی چونچ۔ سبز رنگ کا کوئی نشان نہیں ہوتا۔ اس کے خیال نہ تو بڑی کے سے گول اور نہ موتی کے سے بڑے ہوتے ہیں۔ پچھلے حصہ کا سا سیاہ داغ ہوتا ہے۔ دُم سفید ہوتی ہے

بکا سرا انداز ہوتا ہے ۔ مرغی کے باروں پر لہریا بنا ہوتا ہے ۔ پیٹھ پر چھوٹے چھوٹے داغ ہوتے ہیں ۔

(۲۳) گولڈن فیزنٹ

یہ مرغ قد میں بڑا ہوتا ہے ۔ کلغی کرخت اور گل پھڑے سفید لمبے لمبے ہوتے ہیں دُم سیاہ اور پیٹھ داغدار ہوتی ہے ۔ مولی نسل کی نسبت اس کے چاند چھوٹے اور کم روشن ہوتے ہیں ۔

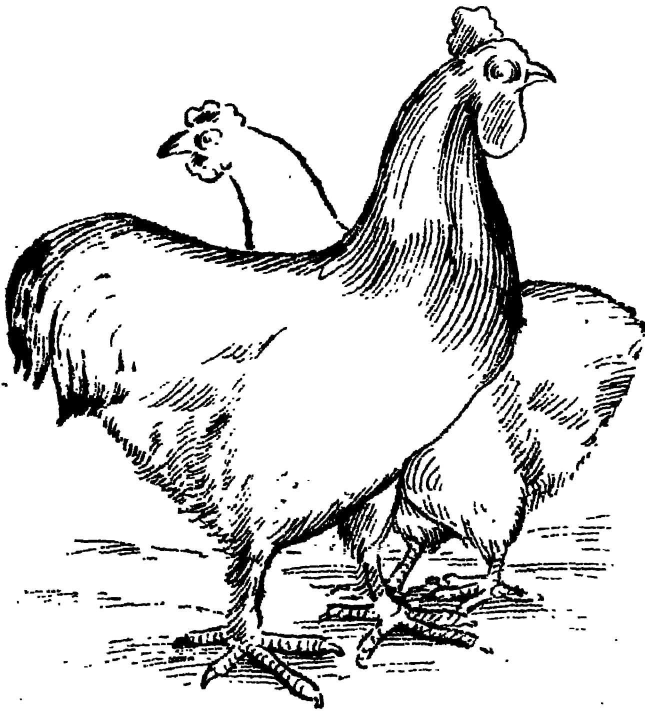
(۲۴) سیاہ ہمبرگ

خوبصورت مرغ ہے اس کی نسبت مرغبازوں کا قول ہے ۔ کہ یہ دوغلا نسل ہے اس کے پر چمکدار کلغی مونگا کے رنگ کی (مرجان) اور گل پھڑے سفید ہوتے ہیں ۔ یہ گرمیوں میں بہت انڈے دیتا ہے ۔ اس نسل کو لینے کیلئے مختلف رنگ کے جوڑے ملانا چاہئیں ۔ لیکن سنہرے رنگ کے ہمبرگ کو سیاہ ہسپانیہ سے ملانا چاہئے ۔ جیسا کہ بعض وقت لاعلمی سے بعض لوگ کر بیٹھتے ہیں ۔

(۲۵) کوچین چینا مرغ

شروع شروع میں جیسا خوش خوش مرغ بازوں میں اس نسل کے پیدا کرنے اور پالنے میں پیدا ہوا تھا ایسا کبھی نہیں ہوا ۔ چونکہ ان کا قد بھی بڑا ہوتا ہے ۔ وضع قطع بھی خوب صورت ہوتی ہے ۔ رنگ بھی اوجلا ہوتا ہے ۔ اور انڈے بھی بڑے بڑے دیتے ہیں اسلئے سب سے زیادہ ان کی قدر کی جاتی ہے ۔ ان کے انڈے اور بچے دونوں کی بڑی قدر ہے ۔ انڈوں کی قدر تو یہاں تک کی جاتی ہے کہ فی درجن ایک گنی یعنی ۱۵ روپیہ بکتے ہیں ۔ گو یا ایک ایک انڈا سوا روپیہ کا بکتا ہے ۔ ملا مشلم جو مہر نے اپنے

مرغ ۔ یعنی تمام وتھلو ۔ بڑی قدرت سے انکو رفتہ رفتہ آتی ہے۔ اس آواز چھوٹے چھوٹے بازو اور دم ۔ رانوں اور پیٹ کے ملائم ریشم دار پر ۔ یہ سب بالکل نرالی اور خوبصورت وضع ہے۔ یہ بقدر قد آور ہوتے ہیں کہ مرغ کا وزن ۵ سیر اور مرغی کا ۴ سیر ہوتا ہے ۔ اور کبھی اس سے بھی زیادہ ۔ سال کے جس حصہ میں انڈے بہت پیارے ہوتے ہیں ۔ تو یہ مرغیاں درمیانہ قد کے انڈے دیتی ہیں ۔ اگر دیسی مرغ سے ملائی جاویں ۔ تو بچے بڑے جفاکش پیدا ہوتے ہیں ۔ کیونکہ ان میں بڑھیا صفت یہ ہوتی ہے کہ موسم سرما میں جلد انڈے دیتے ہیں ۔ نیز کے کام ایسے نہیں آتے جیسے کہ مرغی خانہ کے سٹاک کیلئے مفید ہیں ۔ وجہ یہ ہے کہ ان کی ٹانگیں بے ہنگم اور سینہ چھوٹا ہوتا ہے ۔ اور گوشت کا ذائقہ بھی جنگلی مرغ کا سا ہوتا ہے۔ باوجود اس بات کے بھی چونکہ یہ انڈے بچے بہت دیتے ہیں ۔ اسلئے ان کی بڑی قدر کی جاتی ہے ۔ اور بڑی قیمت پاتے ہیں ۔ ان میں سے جو یک رنگ سفید ہوتے ہیں ۔ اگرچہ وہ خوشنما زیادہ ہوتے ہیں ۔ مگر کسی وجہ سے رنگدار کی برابری نہیں کر سکتے ۔ مگر رنگداروں میں ہلکے رنگ والے زیادہ پسندیدہ ہیں ۔ اور ان میں سے بھی وہ جن کا زردی مائل یا الائچی کا سا رنگ ہو ۔ بہتر شمار کیئے جاتے ہیں ۔ الائچی کے سے رنگدار مرغ زیادہ پسند کیئے جاتے ہیں ۔ جنکا رنگ چاندی کی طرح چمکدار ہو ۔ کیونکہ جب وہ دھو دھا کر صاف کیئے جاتے ہیں ۔ تو چمکنے لگتے ہیں ۔ جو دیکھنے میں نہایت خوشنما معلوم ہوتے ہیں ۔ کوچین نسل کے مرغوں میں جن کا رنگ ہلکا سا بری سفیدی مائل ہو ۔ وہ زیادہ قیمت پاتے ہیں ۔ کیونکہ اس رنگ کے مرغ اس نسل میں اعلیٰ ترین شمار کیئے گئے ہیں ۔ اور پالنے والوں کا بیان ہے کہ اس قسم کے یک رنگ اور بے داغ نسل کا پیدا کرنا سخت دشوار ہے اگرچہ اس نسل کے بچوں کے پر دیر میں نکلتے ہیں ۔ مگر انڈے جلد دینے لگتے ہیں ۔ پیدائش سے چوتھے مہینے میں انڈے دیتے ہیں ۔ اور چھٹے مہینے میں بچہ دار ہو جاتے ہیں ۔ لیکن اس شتاب روی میں ایک نقص بھی ہے ۔ اور وہ یہ کہ جتنی جلدی انڈے بچے دینگے ۔ اتنی زیادہ کمزور نسل ہوگی ۔ اس لئے لائق مرغ باز ان کو چھوٹی عمر میں ملنے نہیں دیتے ۔ البتہ جب پورے جوان اور طاقتور ہو جاویں ۔ تب ان کا جفتی کرانا ہر طرح پر از حد مفید ثابت ہوا ہے ۔ کوچین مرغ تنگ جگہ میں گھٹکر رہنا پسند نہیں کرتے ۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے



کوچن چین کے مرغ

کہ ان کو بند رکھا جاوے۔ تو زیادہ خوراک کھاتے ہیں۔ بہ نسبت ان کے جو بھاگتے اور دوڑتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ بھاگنے والوں کو زیادہ اور بند رہنے والوں کو کم غذا کھانی چاہیئے۔

(۲۶) سابری مرغ

کوچین نسل کے مرغوں میں یہ رنگ نہایت افضل شمار کیا گیا ہے۔ پس اس قسم کے اور ہلکے رنگ کی زرد مرغیاں یا سنہری رنگ کے مرغوں سے ملانا چاہیئے۔ اور ان چوزوں کا رنگ لاکچیوں کی طرح سفید ہو۔ ان کو اسی قسم کے مرغوں سے ملایا جائے

بعض لوگ لیموں کے سے رنگ کو پسند کرتے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ اس رنگ کے مرغ نہایت خوبصورت ہوتے۔ اس قسم کے رنگدار جانور حاصل کرنے کیلئے حسب ذیل جوڑ کرانا چاہیئے۔ مرغ کا رنگ ہلکا سیاہ اور مرغی کا لیموں کا سا ہونا چاہیئے۔ او اگر ہلکے سیاہ رنگ کا مرغ لیموں کے سے رنگ سے قدرے تیز رنگ والی مرغی سے لایا جاوے تو نہایت خوشنما بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یک رنگ لیموں ا[illegible]ت پیدا کرنی بڑی مشکل ہے۔ کیونکہ یک رنگ سابری مرغوں کے بچے ہمیشہ اُن سے ہلکے پیدا ہوتے ہیں۔ سر سے پاؤں تک یکرنگ بچوں کا پیدا کرنا محض قدرت پر منحصر ہے۔ ورنہ کہیں نہ کہیں ضرور داغ ہوجاتا ہے جو بچے صاف ہوتے ہیں۔ اُن کی گردن پر سیاہ رنگ ضرور ہوتا ہے۔ اور اس طرح کے بچے بعد میں اکثر سلوری و روپہری رنقری ہوجاتے ہیں۔

(۲۷) سیاہ کوچین

جنگلی مرغ تیتر اور فاختہ سیاہ رنگ والی مرغوں میں پسندیدہ ہیں۔ جنگلی مرغ اور جنگلی مرغ دونوں قریبا یکساں ہیں۔ گرچنداں عام نہیں۔ اور بہت نہیں پائے جاتے۔ تیتری مرغ کے رنگ میں کاہی کی جھلک ہوا کرتی ہے۔ مگر رنگ چنداں گہرا نہیں ہوا کرتا۔ اور اگر مرغ اور مرغی دونوں ایک طرح کے تیترے ہوں تو بچے بھی بالکل ہی اُس رنگ کے پیدا ہوتے ہیں۔ برخلاف چین کے دوسری اقسام کے۔ کہ اگر والدین ایک ہی رنگ ڈھنگ کے بھی ہوں تو بھی بچے ویسے نہیں پیدا ہوتے۔ جب تیتر رنگ کے مرغوں کی نسل لینی ہو۔ تو جنگلی رانیں چھاتی اور دُم سیاہ ہوں۔ وہ انتخاب نہیں کرنے چاہئیں۔ زیادہ جن کا رنگ ہلکا ہو اور گردن و پیٹھ پر بدنما داغ ہوں جس مرغ کی چونچ چھوٹی۔ گردن نحیف محرابی۔ اور دُم کی متوازی ہو۔ وہ عمدہ ہوتا ہے۔ مرغی بڑے قد کے پروں سے بھرپور۔ سر ملائم۔ کیس چھوٹی اور نرم گردن پر سیاہ داغ۔ زمین سنہری۔ رانوں کے بال نرم ریشم دار ان پر سیاہ چکدار ہو داغ ہوں۔ الغرض نہایت خوشنما دنگ کی مرغی ہو۔

(۲۸) سفید اور سیاہ کوچین

یہ مرغ ایک عجیب کھیل تماشے سمجھے گئے ہیں۔ اور پالنے والوں کا مقولہ ہے کہ یہ اصلی کوچین کی نسل کو زرد و بدل کر کے مصنوعی طور پر بنائے گئے ہیں۔ جو دیکھنے میں نہایت ہی خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ ان کی ٹانگیں بجائے زرد کے سبز ہوتی ہیں۔ سفید کوچین کی چوٹی ہموار اور دندانہ دار ہوتی ہے۔

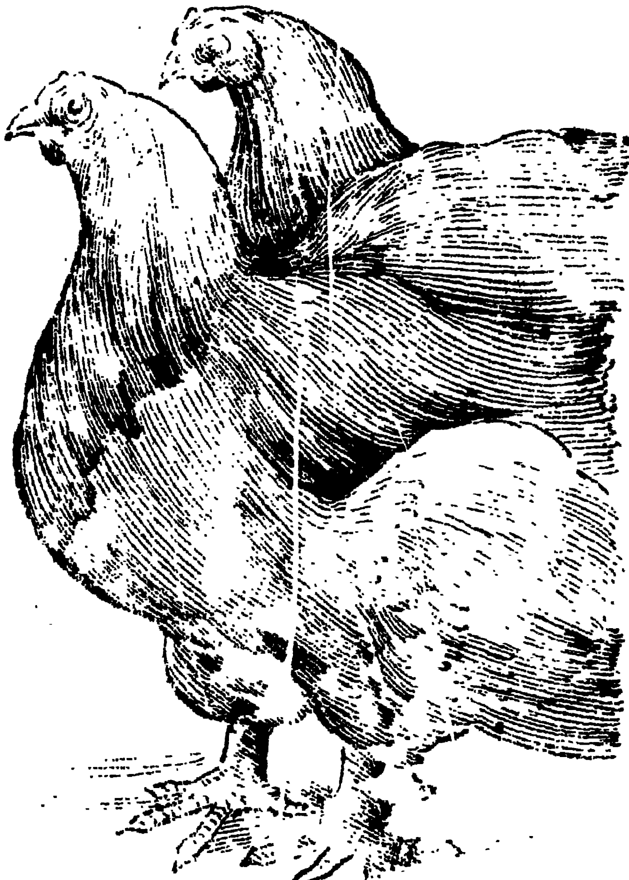
(۲۹) برہما

ان کا اصلی نام برہم پوتر ہے۔ انگلینڈ میں یہ نسل امریکہ سے آئی تھی اور ۱۸۵۰ء کے قریب داخل ہوتے ہی تمام ملک میں ہر دلعزیز اور عام ہو گئی بعض پالنے والوں کا بیان ہے کہ برہم پوتر مرغ کوئی علیحدہ نسل نہیں ہے۔ بلکہ بھورے رنگ کوچین مرغوں کو ڈارکنگ ہو ملانے یا دوغلا نسل کے کوچین کو ملائی مرغ سے ملانے سے پیدا ہوئے ہیں۔ ملائی کے عوض اگر چٹاگانگ سے ملا دیں تب بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے بعض دیگر مرغباز اس بات کو بالکل نہیں مانتے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ایک علیحدہ قسم ہے۔ جسکا دوغلا پن سے کوئی تعلق نہیں خواہ کچھ ہی بات کیوں نہ ہو۔ ہم اس بحث کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ بہر حال یہ قسم بڑی مفید ثابت ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ نسل نہایت عمدہ انڈے بکثرت دیتی ہے۔ کوچین کی نسبت یہ اپنا چارہ خود بخود ہی تلاش کر لیتے ہیں۔ اور پھر انڈوں کو سینے اور بچوں کو پالنے کیلئے بھی بڑے کارآمد اور مفید ہیں۔ کوچین نسل کی نسبت ان کے بچے جلد پر نکالتے ہیں۔ بڑھتے بھی جلدی ہیں۔ اور محنتی بھی ہوتے ہیں۔ اور بڑے مرغوں کی طرح خطرہ سے اپنے آپ کی حفاظت بھی خوب کرتے ہیں۔ اور دوسرے جانوروں کی طرح بیمار بھی جلد نہیں ہوتے۔ اور ان کے پالنے میں نہ کچھ لمبا چوڑا خرچ ہوتا ہے۔ اور نہ محنت۔ کوچین کی نسبت غذا بھی کم کھاتے ہیں۔ مگر کھلا میدان چاہتے ہیں۔ تاکہ اس میں بھاگیں اور دوڑیں۔ اور کھلے میدان میں بھاگنا دوڑنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ تاہم اگر کسی بند باڑہ یا کھڑکی

برہما

ہوئی جگہ میں رکھیں تو رہ سکتے ہیں۔ کوچین کی نسبت اس نسل کی مرغی انڈوں پر قدرے کم بیٹھتی ہے۔ اور جب بچے پیدا ہوتے ہیں تو ان کے پر مختلف قسم کے رنگ کے ہوتے ہیں یعنی خوبصورت۔ بادامی۔ اور زرد عکس دار ہوتے ہیں۔ لیکن جب بڑے ہوتے ہیں تو وہ رنگ بدل کر سیاہ سفید۔ یا بادامی ہو جاتا ہے۔ جو اُن کا خاص رنگ ہے۔

(یہ مرغ خواہ کوچین سے بنائے گئے ہیں۔ یا ایک علیحدہ نسل کے ہیں۔ مگر اب کوچین سے بالکل علیحدہ معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ نہ وضع قطع اور نہ رنگت و خصلت ملتی ہے) ان کی ٹانگوں کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ اور اوپر پر اوگے ہوئے ہوتے ہیں۔ چونکہ آنکھیں قدرے بھر ہوتی ہیں۔ اسلئے سر کی چوٹی بڑی چوڑی معلوم ہوا کرتی ہے۔ دُم تو چھوٹی ہوتی ہے۔ مگر پھیلاؤ دار ہوتی ہے۔ نر مرغ کی دُم چکھا نما ہوتی ہے۔ برہما کی کلغی ناسپاتی سی ہوتی ہے اور پروں کے نیچے کا رنگ بادامی ہوتا ہے کوچین نسل کے بچوں کا رنگ کبھی یکساں نہیں رہتا۔ سفید ماں باپ کے بچے رنگدار۔ اور رنگداروں کے بچے سفید



برہمے

یا کسی اور قسم کے ہو جاتے ہیں۔ لیکن برہما نے مرغوں کا رنگ ہمیشہ سفید سیاہ اور خاکی ہوتا ہے سینے کا رنگ سفید اور اوپر کے حصے سیاہ اور خاکی ہوا کرتے ہیں چونکہ برہما

مرغ جفاکش ہوتے ہیں۔ اس سے جو [illegible] ذخیرہ کے پاس پالنے میں ہوتی
ہے۔ وہ ان کے پالنے میں بالکل نہیں ہوتی۔ اگر ان کا ذخیرہ بہت اچھا رکھنا منظور ہو
تو وہ مرغ ملانا چاہیے جس کی عمر ۲ سال ہو۔ اور کلغی۔ گلپھڑے دُم اور قطع وضع
بہت اچھی سڈول ہو۔ ٹانگیں زرد رنگ ہوں۔ اور سفیدی کی آمیزش دُم میں نہ ہو۔
اگر اس نسل سے روپہری خاکی رنگ کے بچے لینے ہوں تو ایسا مرغ ملانا چاہیئے کہ
چھاتی اور رانیں سیاہ گردن کا [illegible] اور پیٹھ کے [illegible] سیاہ [illegible] داغدار ہو۔
دُم کے جھاڑ کی نوکیں یعنی دُم کے پروں کے سرے [illegible] ذری سفید ہوں۔ [illegible]
پروں والا یا جس کی دُم کا رنگ ارغوانی ہو۔ وہ مرغ استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ
اس سے مذکورہ بالا رنگ کے بچے پیدا نہیں ہوتے۔ مرغی کا رنگ اپنے باپ سے
زیادہ سیاہ ہونا چاہیئے۔ جس پر روشن دھاریں ہونی چاہئیں۔ اگر خاکی رنگ کے
بچے لینے ہوں۔ تو مرغ کی چھاتی پر خفیف داغ ہونے چاہئیں۔ [illegible] مرغی کی چھاتی
کا رنگ سیاہ اور پر خاکی ہوں۔ اور چھاتی پر دھاریں۔ [illegible] تو مرغی کے
عیب سب خود درست ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ بچے کا زیادہ انحصار [illegible] پر اور [illegible]
جن بچوں کا رنگ خاکی ہوتا ہے وہ سیاہ اور گہرے۔ روپہری بھورا رنگ کی نسبت [illegible]
طرح پالے جا سکتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ مرغ کا قد بہت بڑا ہو بلکہ مرغی قد آور اور تندرست
اور رانوں پر بہت پرواز ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اگر دونوں جانور (مرغی اور مرغ) یکساں ہوں
تو بچے بہت عمدہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور ایک جانور دوسرے کے عیب کی [illegible]
کچھ اصلاح کر دیتا ہے۔ اس سے اگر دونوں میں سے کسی ایک میں عیب ہو تو [illegible]
نہیں۔ بشرطیکہ دوسرا بالکل درست ہو۔ تاہم اس بات کا بڑا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ کہ
نر جانور سب طرح درست ہو۔ اگر ہلکے رنگ کے جانور پیدا کرنے ہوں [illegible]
اسی حالت میں اچھا معلوم ہوتا ہے جب کہ وہ صاف اور [illegible] ہوں۔ [illegible]
منتخب کرنی چاہئیں۔ جن کی گردن کے پروں کا رنگ ہلکا [illegible] ہو۔ [illegible] سیاہ [illegible]
مرغیاں ہوں تو مرغ ایسے ہونے چاہئیں جن کی گردن [illegible]
صورت میں جو بچے پیدا ہونگے۔ وہ سب [illegible] کیونکہ یہ بار [illegible]
آچکا ہے کہ اگر دونوں جانوروں کا رنگ ہلکا ہو۔ تو ان سے [illegible]

کے بچے پیدا نہیں ہو سکتے۔ ہرچند کہ بہت سے مرغیاں پالنے والے آدمی رنگوں کی بالکل پرواہ نہیں کرتے۔ اور صرف یہ چاہتے ہیں کہ بڑے بڑے وزن دار بہت سے انڈے حاصل ہوں۔ تاہم اگر اس کے ساتھ نسلوں کے قسموں اور رنگوں کے بوقلمونی کا لحاظ رکھا جاوے۔ اور مختلف قسم کی نسلیں حاصل کی جاویں تو نسبتاً مفید تر ہے۔ ایک اور بات یہ بھی ہے کہ نسلوں کے درست رکھنے اور طرح طرح کے رنگدار اقسام کی جماعت بندی سے کہ خیالات اور اصولوں کو ترک کر دینے سے ذخیرہ بالکل خراب ہو جاتا ہے۔ اور مخلوط نسل کے جانور جمع ہو جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ مالک کے حق میں خراب ہوتا ہے۔ جو شخص نہایت عمدہ جانور حاصل کرنے کے مشتاق ہوں۔ اُن کیلئے برہم پوتر مرغ نہایت مفید ہے۔ کیونکہ اس کے پالنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ انڈے بچے بھی بہت پیدا ہوتے ہیں۔ کوچین اور برہما مرغوں کا بہت دفعہ مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور دونوں میں کئی باتوں کا بہت بڑا فرق دیکھا گیا ہے۔ مثلاً کوچین کے انڈے کو سپینش اور ڈارکنگ کی نسبت بڑے ہوتے ہیں۔ تاہم جانور کے قد کے مقابلہ میں چھوٹے شمار کئے گئے ہیں ان انڈوں کا اوسط وزن ایک چھٹانک ہوتا ہے۔ جب ان میں سے بچے نکلتے ہیں تو ان کا قد انڈہ کے قد کی نسبت بڑا ہوتا ہے۔ کوچین کے بچے بہت جلد جوان ہو جاتے ہیں۔ گو پر ایسی جلدی نہیں نکالتے۔ کیونکہ جس طاقت کو پروں کا کام سنبھالنا تھا وہ اُن کے قد و قامت اور جسم کی بناوٹ پر لگ جاتی ہے۔ اس نسل کے چوزے پٹھوں کی نسبت کچھ زیادہ دیر پر نکالنے میں نہیں لگاتے۔ کیونکہ پٹھوں میں نرو مادہ کی تمیز بہت جلد ہونے لگ جاتی ہے۔ کوچین کی دُم اور بازو کے پر بھی تھوڑے اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور مرغ کی آواز بھاری گرجدار ہوتی ہے۔ جسکو سُنکر اکثر مرغ باز بطور ہنسی کہا کرتے ہیں کہ یہ مرغا نہیں بولتا بلکہ شیر گرجتا ہے۔ انڈہ دینے اور سینے میں کوچین بہت مشہور ہیں۔ کیونکہ ایک دفعہ برمنگھم کی نمائش میں ماہ دسمبر میں کوچین کے جوڑے دکھائے گئے تھے۔ جنکے دادا مرغ نے اسی سال کے آغاز میں بچے دیئے تھے۔ گویا جس کوچین مرغ نے آغاز جنوری میں بچے دیئے تھے۔ اُن بچوں نے اُسی سال کے اخیر بچے نکالے تھے۔ جو ستمبر کی

(۴) اصیل مرغ

کسی زمانہ میں یہ مرغ بڑی قدر اور کثرت سے پالا جاتا تھا۔ کیونکہ یہ مرغ بازی میں بڑا بہادر اور نمایاں جانور مانا گیا ہے۔ اور جب مرغبازی کا وحشیانہ طریق انگلینڈ میں رائج تھا۔ تو اس کی بڑی قیمت ملتی تھی۔ یہ بڑی پرانی نسل ہے جس کو اہل روما انگلینڈ میں لائے تھے۔ کیونکہ وہ مرغبازی کے بڑے شوقین تھے۔ مدتوں تک یہ جانور بڑی تعداد سے انگلینڈ میں بکتے رہے۔ جنکو مرغبازی کا شوق ہے وہ اب بھی ان کی قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ خوب صورت بھی ہوتے ہیں۔ مرغی کا بدن تیتر کا سا ہوتا ہے۔ اور گردن کے بالوں پر سنہرے خط ہوتے ہیں۔ ان کی ٹانگیں سفید ہوتی ہیں۔ مرغ کا سر اونچا اور چونچ سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ کلغی چھوٹی اور سیدھی کھڑی ہوتی ہے۔ اور چھاتی بھاری اور گوشت سے بھری ہوتی ہے۔ اور تمام بدن کسا ہوا اور ورزش دار معلوم ہوتا ہے۔ پر ایسے کسے ہوئے ہوتے ہیں جیسے پہلوان کس کر جانگھیا باندھتے ہیں جس سے اس کی وضع چست اور چالاک معلوم ہوتی ہے۔ مرغی کی دم اوپر بہت اٹھی ہوتی ہے۔ اور پتلا ہوتا ہے۔ سب نسلوں سے اصیل مرغ زیادہ خوبصورت ہوتا ہے۔ بڑا مغرور اور بدلہ لینے والا ہے۔ لڑائی سے کبھی منہ نہیں موڑتا۔ حتیٰ کہ اگر لہو لہان بھی ہو جاوے۔ تو بھی مقابلہ پہ ڈٹا رہتا ہے۔ اصیل مرغیوں میں بچوں کو پالنے اور حفاظت کرنے کی خاصیت بےنظیر ہوتی ہے۔ ۲۵ انڈے دیکر سینے بیٹھ جاتی ہے۔ انڈوں کا رنگ ہلکا سا بری ہوتا ہے۔ اصیل مرغ کے انڈے اور گوشت ہر دو کھانے میں لذیذ ہوتے ہیں۔ گو دوسری قسموں کی نسبت چھوٹے اور تھوڑے ہوتے ہیں۔ چونکہ گوشت سفید رنگ رسدار ہوتا ہے اس لیے پر ذائقہ ہوتا ہے۔ یہ بہت سے اکٹھے نہیں پالے جا سکتے۔ کیونکہ جوں جوں جوان ہوتے ہیں۔ آپس میں لڑنے لگتے ہیں۔ اور ایسا سخت لڑتے ہیں کہ اندھے۔ کانے۔ لنگڑے۔ اور گنجے ہو جاتے ہیں۔ اور اکثر ہلاک ہو جاتے ہیں

اپنی خوراک خود تلاش کر سکتا ہے۔ اپنا پیٹ خود پال لیتے ہیں۔ اس لیے بھاگنا دوڑنا اُن کیلئے نہایت ضروری ہے۔ تاکہ غذا ہضم اور پٹھا پکا ہو جاوے۔ ان کے کئی طرح کے رنگ ہوتے ہیں۔ مثلاً سیاہ چھاتی سرخ بدن۔ سنہری چھاتی سرخ بدن۔ ادرک کا سا رنگ سرخ کے سے بازو بسنتی۔ سیاہ۔ سفید اور بھورے ہیں۔

انجمن ہمدردی حیوانات نے مرغوں کا رونڈا کرنا روکنا چاہا تھا لیکن نمائش گاہ کے لئے ایسا کرنا قانوناً جائز سمجھا گیا رونڈا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک شخص مرغ کو مضبوط کر کے پکڑ لیتا ہے دوسرا شخص ایک تیز قینچی سے اُس کی کلغی کان اور گل پھڑے کاٹ ڈالتا ہے۔ اور زنگار پانی میں گھول کر زخموں پر لگا دیا جاتا ہے جس سے خون



اصیل مرغ

فوراً بند ہو جاتا ہے۔ یہ عمل اُس وقت کیا جاتا ہے۔ جب مرغ کا نر بچہ ۵-۶ ماہ کا جوان ہوتا ہے۔ مرغ باز لوگوں کیلئے یہ عمل اس واسطے مفید ہے۔ کہ لڑائی میں رونڈے مرغ کو کچھ تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ گل پھڑے اور کلغی ہی وہ نازک مقام ہیں۔ جہاں چونچ کی ضربیں نقصان اور تکلیف پہنچاتی ہیں۔ اگر اصیل مرغ کے بچے لینے ہوں۔ تو اس بات کا بڑا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ کہ مرغ تندرست اور جوان ہو۔ چھاتی اور پیٹھ فراخ ہو گردن لمبی اور خم دار ہو۔ گردن کے پر سٹے ہوئے ہوں۔ اور بازو چھوٹے۔ اور جسم کے ساتھ سٹے ہوئے ہوں۔ مرغیاں تاردار بہتر سمجھی گئی ہیں۔ کیونکہ ان سے مضبوط بچے پیدا ہوتے ہیں۔ جن کے سر اور گردن میں چھوٹی ۔ اور کانوں پر سفید داغ ہوں۔ وہ قابل اعتراض ہیں۔ جن کے پاؤں کی انگلیاں چھوٹی۔ پر ملائم۔ اور دم گلہری کی طرح ہو۔ وہ لڑائی کے قابل نہیں ہیں۔ اصیل مرغ جتنا پرانا ہو۔ اُتنے ہی مضبوط نکلتے ہیں۔ ۵ سے ۷ سال تک کی عمر کا مرغ جس کا وزن ۳ سیر سے زیادہ نہ ہو۔ زیادہ پسندیدہ ہے۔ مرغی کا وزن سوا دو سیر سے اڑھائی سیر تک ہونا چاہیئے جتنی بڑی عمر کا اصیل مرغ ہوگا اُتنے ہی زیادہ نر بچے نسبتاً زیادہ پیدا

ہونگے جو اس بات کی علامت ہے۔ کہ اصیل مرغ جیسے زیادہ عمر کا ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس میں نسل پیدا کرنے کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔

(۳۱) سیاہ چھاتی والے سرخ اصیل مرغ

یہ قسم زیادہ قابل ترجیح ہے۔ اگر عمدہ نسل کرنے ہوں۔ تو مرغ ایسا لو جس کی گردن کے بالوں کا رنگ گہرا نارنگی ہو۔ اور ان پر دھاریاں نہ ہوں۔ پیٹھ گہرے رنگ کی مخمل نما ہو۔ اور ٹانگیں زرد ہوں۔ اور آنکھیں سرخ اور روشن ہوں۔ مرغیوں کے گردن کے بالوں کا رنگ ہلکا سنہری ہو۔ اور ان پر داغ یا دھاریاں ہوں۔ چھاتی کا رنگ زرد مچھلی کا سا۔ اور پیٹھ گہری طلائی ہو۔ بازو درمیانہ رنگ کے ہوں۔ اور ان پر کوئی نشان داغ یا دھاریں نہ ہوں۔ رنگ کے مناقضات ان کو اور کسی قسم سے نہیں ملانا چاہئے۔

(۳۲) بھوری چھاتی والے سرخ اصیل مرغ

ان کو جنجر بھی کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مرغیوں کی نسبت یہ قد و قامت اور وضع قطع میں زیادہ عمدہ ہوتے ہیں۔ اگر ان کی نسل لینی ہو۔ تو سب سے مقدم بات یہ ہے۔ کہ اول درجہ کا مرغ ہو۔ جسکی آنکھیں خاکی زردی یا اور چہرہ ارغوانی ہو چھاتی کا رنگ عموماً دھندلا کاکریزی ہو جنپر کوئی داغ نہ ہو۔ خوبصورت۔ رنگدار۔ اور خوشنما بچے اس طرح پیدا ہوسکتے ہیں۔ کہ سنواری رنگ کا مرغ اور سنواری ہلکے رنگ کی مرغی ہو۔ جس کا رنگ سرخی مائل ہو۔ ان کے ملاپ سے جو بچے پیدا ہونگے ان کی چھاتی پر داغ اور دھاریں ہونگی۔

(۳۳) ڈک ونگ یعنی جن کے پر بطخ کے سے ہوں

بہت کاریگروں کا خیال ہے کہ اصیل مرغ کی سب قسموں سے یہ قسم زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔ سفید ڈک ونگ مرغ کا رنگ چاندی سا سفید ہوتا ہے۔ گردن کے پر اور پیٹھ سفید

چھاتی سیاہ دُم نقرئی۔ ٹانگیں گاؤ دُم۔ زیتونی رنگ کی ہوتی ہیں۔ زرد مرغ کی گردن کے پروں کا رنگ سوکھے گھاس کی مانند ہلکا زرد ہوتا ہے۔ پیٹھ کا درمیانی حصہ بھی ہلکا زرد دُم کے بال اور پیٹھ کا پچھلا حصہ پھیکا قرمزی۔ ٹانگیں زرد یا زیتونی رنگ کی۔ مرغیوں کی چھاتی کا رنگ عموماً زرد ہو مچھلی کا سا ہوتا ہے۔ گو کبھی کبھی مختلف الالوان بھی ہوتے ہیں۔ اصل نسل ہونے کی پہچان یہ ہے کہ آنکھیں زرد اور ٹانگیں سفید ہوں۔ ٹانگیں کبھی کبھی نیلی بھی ہوتی ہیں۔ مگر جو لوگ نمائش کے لئے پالتے ہیں۔ وہ سرخ آنکھ اور زیتونی رنگ زردی مائل ٹانگ کو پسند کرتے ہیں۔ اگر اس نسل کے مضبوط چوزے حاصل کرنے ہوں۔ تو مرغ سڈول مضبوط لمبے لمبوتری رنگ کا عمدہ خاردار ہونا چاہئے۔ اور مرغیاں بھی ایسی ہی ہونی چاہئیں جن کی آنکھیں اور ٹانگیں مضبوط اور عمدہ ہوں۔ عمدہ جوڑے حاصل کرنے کیلئے اس نسل کا مرغ سفید ہو۔ جس کی گردن کے پروں کا رنگ بھی سفید ہو۔ مگر مرغی کا رنگ سیاہ سرخی مائل ہونا چاہئے۔ اگر ڈرکنگ نسل کے مرغی اور مرغ دونوں یکساں ہوں۔ تو بچے بھی یقیناً ویسے ہی ہونگے ۔

(۳۴) پشم دار مرغ

اس نسل کا مرغ جس کی چھاتی سفید ہو۔ زیادہ پسند کیا گیا ہے۔ اس نسل کا عمدہ مرغ حاصل کرنے کے لئے مرغی پشم دار اور مرغ سیاہ سرخی مائل اصیل ہونے چاہئیں۔ کیونکہ اگر مرغی اور مرغ دونوں اسی نسل سے پشم دار ہوں۔ تو رنگ اچھا نہیں ہوتا۔ بلیک ریڈ مرغی اور پشم دار مرغ ملانے سے جو مرغی پیدا ہوئی۔ اگر اس کو پھر پشم دار مرغ سے ملایا جاوے۔ تو چوزے نہایت ہی خوبصورت پیدا ہوتے ہیں۔ اگر بجائے پشم دار مرغ کے اپنی طرز کے مرغ سے یعنی بلیک ریڈ مرغ سے ملائی جاوے تو اعلیٰ درجہ کے بچے نکلتے ہیں۔ پشم دار نسل کی ٹانگیں زرد دُم سفید۔ ٹانگیں اور پر نہایت سرخ ہونے چاہئیں ۔

(۳۵) سفید اور سیاہ اصیل مرغ

سفید اصیل مرغ جس کی ٹانگیں سفید اور آنکھیں سُرخ ہوں۔ اپنی سب نسلوں اور قسموں سے افضل شمار کیا جاتا ہے۔ سیاہ اصیل مرغ کی آنکھیں سیاہ اور ٹانگیں سیاہ زیتونی مائل ہوتی ہیں۔ سفید اور سیاہ دونوں قسم کے اصیل مرغ اپنی اصلی نسل کے لاپ سے حاصل ہوتی ہیں۔ اور اگر دو غلے کئے جاویں۔ تو گو بچے نہایت خوبصورت پیدا ہوتے ہیں مگر وہ اصالت نہیں رہتی۔

اصیل مرغ کی پہچان

اس کا کل بدن کا گوشت کرخت۔ ہڈیاں موٹی جسم وزن دار۔ سر کی کلغی چھوٹی اور سخت جس میں تین دھاریں ہوتی ہیں۔ نوک کم۔ گردن اور ٹانگیں چھوٹی مگر مضبوط۔ آنکھیں سُرخ و زرد۔ آواز چھوٹی۔ یعنی جب بانگ دیتا ہے۔ تو چھوٹی سی دیتا ہے لمبی نہیں کھینچتا۔

(۳۶) پولنڈ

یہ نسل نہایت ہی خوبصورت اور بہت انڈہ دینے والی ہے۔ کھانے میں بھی ان کا گوشت بڑا لذیذ ہوتا ہے۔ گو قد میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور جسم میں گوشت بھی تھوڑا ہوتا ہے۔ ان کی بہت سی اقسام ہیں۔ اور سب ہی انڈہ دینے والے ہیں۔ لیکن ان کے بچوں کا پالنا کسی قدر مشکل ہے۔ کیونکہ یہ ایسی جگہ ملتی ہیں۔ جہاں پانی اثر نہ کرے۔ جیسے ریگستان میں سنگریزہ زمین۔ یا خشک زمین اسلئے اگر صرف ان کو ہی مرغی خانہ میں رکھا جاوے۔ تو چنداں فائدہ نہیں ہوتا ان کی بڑی خوبی یہ ہے کہ ان کے سر پر پروں کا ایک گچھا ہوتا ہے۔ جیسے کسی جرنیل

کے سر پر کلغی۔ جیسی کہ عموماً ہندوستانی مرغوں میں ہوتی ہے۔ ایسے ہی یہ جانور خوبصورت معلوم ہوگا۔ اس کے پیچھے سے آگے چھوٹی سی کلغی بالکل سلیگ معلوم ہوا کرتی ہے۔ گل پھڑے جن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ مرغ کے نسبتاً اور مرغی کے چھوٹے ہوتے ہیں۔ مگر گول ہوتے ہیں۔ چونچ نازک سی لگی ہوئی آگے کو نکلا ہوا۔ اور آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی ہوتی ہے۔ بازوؤں کے پر بڑے بڑے اور جسم کی طرف ڈھلکے ہوتے ہیں۔ ٹانگیں صاف اور عمدہ۔ مگر قدرے لمبی اور رنگ ان مرغوں کی سینے کے رنگ کی ہوتی ہے۔ دُم کا رنگ آبی یا نقرئی ہوتا ہے۔ اور ہر ایک پر کا سرا چمکدار سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ اور بچے جب تک ۲ سال کا جوان نہ ہو جائے نظروں میں جچتا نہیں۔ ان کا نام پولنڈ اس لیے رکھا گیا ہے۔ کہ پہلے پہل ہندوستان سے پولنڈ کو لے جائے گئے تھے۔ ان کی خاص قسموں کے نام یہ ہیں۔ وائٹ کرسٹڈ۔ سلور سپینگلڈ۔ گولڈن سپینگلڈ۔ بعض وقت ہمبرگ نسل یا سفید و سیاہ پالش نسل کا دھوکا لگتا ہے۔ پولنڈ کے اکثر مرغوں کی ٹھوڑی پر داڑھی بھی ہوتی ہے۔ اور گلے کے گرد پروں کے گلہڑے ہوتے ہیں۔

(۳۷) سیاہ پولنڈ

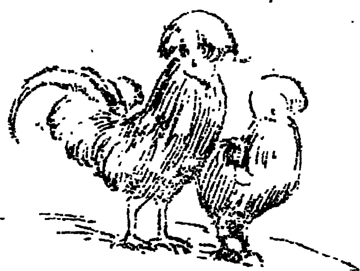
سیاہ پولنڈ کی نسل سے کبھی بالکل سفید اور نہایت خوبصورت بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ ایسے نازک ہوتے ہیں کہ ان کا پالنا بہت ہی مشکل ہے۔ اس قسم کے مرغ بڑے ہوتے اور گداز ہوتے ہیں۔ جن کا وزن اڑھائی سیر سے لیکر ۳ سوا تین سیر تک ہوتا ہے۔ اور مرغیاں مرغوں سے قریباً آدھ سیر وزن کم ہوتی ہیں۔ بلیک پالش مرغ جس کے سر پر سفید چوٹی ہو۔ نہایت خوبصورت جانور ہے۔ چونکہ اس کا جسم سیاہ ہوتا ہے۔ اور سر پر سفید چوٹی ہوتی ہے۔ اس لئے دور سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تو یا جلنے کا جرنیل کھڑا ہے۔ اور سفید پالش مرغ جس کے سر پر سیاہ چوٹی ہو۔ عجائبات میں سے ہے۔ کیونکہ یہ جنگل بہت کم پیدا ہوتا ہے۔ سفید چوٹی والے پولنڈ مرغوں کی چوٹیاں اکثر زرد ہو جاتی ہیں۔ لیکن خوبی یہ ہوا کرتی ہے کہ بالکل سفید کلغی والے مرغ پیدا کئے جاویں جن کے سامنے کے بال سیاہ ہوں۔

(۳۸) سلور سپنگلڈ پولش

سیاہ قسم کی نسبت یہ بڑے ہوتے ہیں۔ ان کی زمین سفید اور پر رنگ سیاہ ہوتا ہے مرغ کی چوٹی سر پر ایک گچھا سا لٹکتی ہے۔ اور اس کی ہر ایک پر کا سر سیاہ ہوتا ہے۔ اگر ان کی عمدہ نسل لینی ہو تو اس بات کو مدنظر رکھو کہ مرغی کی کلغی گوندھی پیٹھ اور چھاتی اور مرغ کی چھاتی ہموار ہو۔ اور یکساں رنگدار ہو۔ اور عام پر دھاری دار ہوں خواہ رنگدار ہوں۔

(۳۹) گولڈن سپنگلڈ پولش

ان میں اور مندرجہ بالا میں صرف رنگ کا فرق ہے۔ جب یہ دونوں قسم کے مرغ ملائے جاتے ہیں تو بچوں کا رنگ ہر طرح سے اپنے ماں باپ پر ہوتا ہے۔ لیکن پالنے والوں کا تجربہ یہ ہے کہ سنہری رنگ ماں باپ کا بچوں میں جا کر پھیکا پڑ جاتا ہے۔ اس لئے سنہری رنگ کے وہ مرغ لینے چاہئیں جن کا رنگ گہرا ہو۔ بڑی بھاری جسامت یہ ہونی چاہئے کہ مرغی اور مرغ دونوں کی گردنوں پر رنگ کی طرح پروں کا جھرمٹ ہو۔



سپنگلڈ پولش

(۴۰) لارک کرسٹڈ فول

یہ مرغ بہت طرح سے پولش کے مشابہ ہے۔ کیونکہ اس کے سر پر بھی پروں کا گچھا ہوتا ہے لیکن سر کے پچھلی طرف ایک چوٹی بھی ہوتی ہے۔ اور کلغی

تھی گویا اس کے سر پر ۲ اشیاء ہوتی تھیں - ایک کلغی ایک گچھا - اور ایک مچھلی طرف ہوتی - یہ بہت پرانی قسم ہے - اور کسی زمانہ میں اس کی بڑی قدر تھی - اس میں سے سفید قسم نہایت اعلیٰ عزیز اور خوبصورت سمجھی جاتی تھی - ان کا قد میانہ ہوتا ہے اور انڈے بھی خوب دیتے ہیں - اور انکو سیتے بھی اچھی طرح سے ہیں محنتی بھی ہوتے ہیں - چونکہ ان کا گوشت لذیذ ہوتا ہے - اس لئے کھانے میں بھی بہت استعمال کئے جاتے ہیں یہ کہیں کہیں خاص ضلعوں میں دستیاب ہو سکتے ہیں - اور دو سو برس سے پہلے بہت ملا کرتے تھے ۔

(۴۱) ملائی

یہ مرغ سب سے زیادہ بڑی نسل کے ہیں - مرغ کا وزن بعض وقت ۵ اور ساڑھے ۵ سیر وزن تک ہوتا ہے - اور مرغی کا وزن مرغ سے سیر یا ڈیڑھ سیر کم ہوتا ہے - مرغ ۳ فیٹ اونچا ہوتا ہے - جسکی ٹانگیں لمبی اور رانیں بڑی ہوتی ہیں - مگر کل جسم دُبلا پتلا دکھائی دیتا ہے - آنکھیں سُرخ چہرہ بدنما - اور گلا بھی سُرخ بالکل ندارد - ایسا دکھائی دیتا ہے - کہ گویا لڑاکا اور جھگڑالو جانور ٹھہرا ہے - دُم وضعدار اور ڈھالو ہوتی ہے - جس کا رنگ گہرا سیاہ ہوتا ہے اور اس کا سر سانپ کے سر کی مشابہ ہوتا ہے - اُوپر سے چپٹا - آنکھوں کے پاس سے اُبھرا ہوا - کلغی موٹی اور چھوٹی بالکل ویسے جیسے اصیل مرغ - زرد یا گیہوا - اس کے پیچھے جلد انڈے دینے لگتے ہیں - خصوصًا جاڑوں میں زیادہ دیتے ہیں - انڈے کا قد میانہ اور رنگ ہلکا سا بری - جب بچے انڈوں سے نکلتے ہیں تو بڑے مضبوط ہوتے ہیں - اور تمام بدن پر رُواں ہوتا ہے اور قد میں اسقدر جلد بڑھتے ہیں کہ پروں کے نکلنے کو بھی مات کر دیتے ہیں اور جب تک اپنے قد کے ایک تہائی بڑھ چکتے اُن کی پیٹھ اور بازوں پر پر نہیں آتے - اور اوپر سے نیم برہنہ دکھائی دیتے ہیں - اور اس لئے سردی اور بارش سے زیادہ متاثر ہو جاتے ہیں - اس لئے جو شخص اس نسل کے بچے پالنا چاہتے - اُسے مناسب ہے کہ آغاز سال میں بچے نکلوالے - تاکہ موسم

گرما میں ہل جاویں۔ تاکہ مئی اور جون کے مہینے میں۔ اور برسات سے پہلے ہوشیار ہو جاویں۔ جو ماہ جولائی میں شروع ہو جاتی ہے۔ اس کا گوشت کرخت اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اور اس سئے باورچی خانہ کے مطلب کی یہ نسل بالکل نہیں ہے۔ ہاں اس سے ایک بڑا فائدہ یہ حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ اگر کسی دوسری نسل سے اس نسل کے مرغ کو ملا دیا جاوے تو بچے بڑے قد آور پیدا ہوتے ہیں۔ اس نسل کے جانوروں کے [illegible] رنگ ہوتے ہیں۔ یعنی سفید۔ سیاہ۔ بھورے۔ مگر سب سے زیادہ عام رنگ لائچی کا سا سفید ہے اگر ان کی سرخ قسم سے اچھے بچے پیدا کرنے ہوں۔ تو چاہیئے کہ مرغ کے گردن کے بالوں کا اور [illegible] رنگ گہرا ہو۔ بعض وقت شید سیاہ ہو۔ پیٹھ اور مونڈھوں کا رنگ [illegible] ہو۔ سینہ کالا۔ یا سیاہ۔ سرخ آمیز۔ بازو دھاریدار۔ مرغی کے پر سرخ بھورے رنگ کے [illegible] خوبصورت ہوں۔ گردن اور پیٹھ پر چمکدار ہوں۔ سینہ پہ دھندلے۔ لیکن دم کے نہایت [illegible] آنکھیں موتی کی مانند سفید۔ چونچ مضبوط۔ کان اور گل پھڑے چھوٹے ہوں۔

(۴۲) فرنچ فول

چند عرصے سے انگلستان میں فرنچ فول کے بہت سے اقسام پھیل گئے ہیں۔ جن میں سے خاص [illegible] ہیں۔ لافلیچ۔ ڈی کریوی کیور۔ ہوڈان [illegible] لابریز۔ ڈی گوالڈ ریز۔ ڈوماش*

(۴۳) لافلیچ

فرنچ فول کی سب قسموں سے یہ بہتر سمجھے جاتے ہیں۔ اور کسی قدر فائدہ بخش بھی ہیں کیونکہ خوبصورت بھی ہوتے ہیں۔ اور جفاکش بھی ہوتے ہیں۔ بچے بہت جلد بڑھتے اور آسانی سے پرورش پا سکتے ہیں۔ اور مرغی بہت بہت انڈے دیتی ہے۔ ان کا رنگ [illegible] اور اوپر سے چمکدار ہوتا [illegible]

بناگوش لنبے اور سفید چہرہ صاف اور سرخ رنگ ہوتا ہے۔ نر مرغ کا وزن ساڑھے ۴ سیر اور مرغی کا وزن ۳½ سیر ہوتا ہے۔ نتھنے چوڑے اور ہموار اور چونچ لنبی اور سیاہ ہوتی ہے۔ گردن قدرے خمدار۔ گردن کے پر چھوٹے گرد گلدار۔ ٹانگیں اور رانیں لنبی اور مضبوط۔ اور جسم کا سانچہ سڈول ہوتا ہے۔ یہ نسل فرانس کے شمال میں کثرت سے ہوتی ہے۔ اور دیگر نسلوں و اقسام کی نسبت انگلنڈ کی آب و ہوا کے زیادہ لائق ہوتی ہے۔

(۴۴) کریوی کیور

یہ سیاہ رنگ کے خوبصورت مرغ ہیں۔ جن کے سر پر گچھے دار چوٹی ہوتی ہے مرغ کے سر کا گچھا زیادہ پھیلا ؤدار ہوتا ہے۔ گردن کے بال سیاہ ہوتے ہیں جو پچھلی طرف کو جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگر ان میں ایک پر بھی سفید ہو تو وہ عیب گنا جاتا ہے۔ گو بوڑھے اور بڑی عمر کے مرغوں کے سفید پر ہو جایا کرتے ہیں اس چوٹی کے سامنے کلغی ہوتی ہے۔ جس کی دو شاخیں دو سینگوں کی طرح کھڑی ہوتی ہیں۔ لاتیں سیاہ رنگ ہوتی ہیں۔ اور اُن پر کوئی پر نہیں ہوتا۔ کھانے میں یہ نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ اور مرغی بہت انڈے دیتی ہے جن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ مگر یہ انڈوں کو اچھی طرح سیتے نہیں۔ مرغ کا وزن ۹ پونڈ اور مرغی کا وزن ۷ پونڈ اور کبھی کبھی اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ مرغ باز بیان کرتے ہیں۔ کہ اس نسل کی مرغی ۲ سال کی ہو اور مرغ ایک سال کا ہو۔ تو اُن کے ملاپ سے بڑے مضبوط بچے پیدا ہوتے ہیں۔ مگر ان کی پرورش میں ایک بڑی روک یہ ہے کہ ان کو گرم مقام چاہیئے ورنہ انکو ایک خاص بیماری ہو جاتی ہے۔ جس کو روپے کہتے ہیں۔ جس کا مفصل حال آئندہ لکھا دیا جائیگا

(۴۵) ہوڈنس

یہ نسل چند سالوں سے زیادہ پھیل گئی ہے۔ عوام میں اس لئے مرغوب

ومقبول ہے کہ مرغی بڑی گداز ہوتی ہے۔ جو وزن میں سوا ۲ سیر سے پونے ۳ سیر تک ہوتی ہے۔ اور مرغ ۴ سیر سے پونے ۵ سیر تک وزنی ہوتا ہے۔ ان کا رنگ سیاہ اور سفید ہوتا ہے۔ جسم کا سیاہ رنگ سفید کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ مگر سفید رنگ تمام جسم میں یکساں بٹا ہوا ہوتا ہے۔ نر مرغ کی کلغی بڑی اور محراب نما ہوتی ہے۔ جو ایک طرف کو جھکی ہوئی ہوتی ہے۔ کلغی کا رنگ ٹوٹکا کی طرح سرخ اور چمکدار ہوتا ہے بعض وقت کروی کی طرح شاخ دار یا بہت دار کلغی ہوتی ہے۔ گلی پھڑوا میانہ قد کے رنگ میں سرخ اور پتلے ہوتے ہیں۔ چہرہ سرخ اور چونچ کا نچلا حصہ تمام ڈاڑھی سے بھرا ہوا۔ رانیں چھوٹی مگر مضبوط۔ اور ٹانگیں سفید۔ اس کی دم بھرپور دندانہ دار اور قریباً کھڑی ہوتی ہے۔ دندانہ دار پر کبھی سفید ہوتے ہیں اور کبھی سیاہ۔ سیاہ زیادہ قابل ترجیح ہوتے ہیں۔ یہ قسم اگرچہ بہت مفید ہے۔ اور لوگ بھی اس کو پسند کرتے ہیں۔ مگر دیکھنے میں کچھ خوشنما نہیں ہوتے ۔

(۴۶) لابریز

یہ قسم اگرچہ دیکھنے میں چنداں خوبصورت نہیں۔ لیکن کھانے کیلئے بڑی کارآمد ہے۔ کیونکہ چوزے بہت جلد جوان اور موٹے ہو جاتے ہیں بعض وقت مرغی سے الگ ہوتے ہی بڑے بڑے موٹے ہو جاتے ہیں۔ ان کا گوشت سفید لذیذ اور شوربا دار ہوتا ہے۔ قد میں گو بہت بڑے نہیں ہوتے مگر وزن میں بہت بھاری ہو جاتے ہیں۔ ۴½ مہینے کی عمر کا بچہ وزن میں ۳ سیر ہوتا ہے۔ اور آختہ مرغ وزن میں ۴ سیر سے ۴½ سیر ہوتا ہے۔ اس لئے اس نسل کو موٹے مرغ کہتے ہیں۔ یہ قسم کچھ ہلو پینلڈ ہمبرگ سے مشابہ ہوتی ہے مرغ کے بدن کا رنگ سفید اور صاف ہوتا ہے۔ لیکن مرغی کا داغدار۔ مرغ کی دم سیاہ اور کنارہ سفید ہوتا ہے۔ لیکن مرغی کی دم پر رنگ کی دھاریں ہوتی ہیں۔ مرغ کی کلغی کھڑی اور لمبی۔ اور مرغی کی ایک طرف کو گری ہوئی ہوتی ہے۔ ٹانگوں کا رنگ نیلا ہوتا ہے۔ مرغی انڈے اچھے دیتی ہے۔

لیکن جانوروں میں بہت انڈے دینے والی نہیں ہے۔ اس قسم کا بڑا اور خاص فائدہ یہ ہے۔ کہ چوزے جلد جوان اور موٹے ہو جاتے ہیں ؛

(۴۷) گوالڈرز

اس قسم کی نہ چوٹی ہوتی ہے نہ کلغی۔ سر بالکل گھونا ہوتا ہے لیکن گل چھڑے لمبے ہوتے ہیں۔ یہ قسم سفید سیاہ اور بھورے رنگ کے کوکوڈارکنگ کے مشابہ ہوتی ہیں۔ ان کے پر سٹے ہوئے اور چہرہ خوبصورت ہوتا ہے قد میں بڑے ہوجاتے ہیں۔ چھاتی چوڑی اور وضع قطع میں محنتی اور جفاکش۔ ٹانگیں پتلی۔ اور اُن پر کسی قدر پر۔ دُم لمبی اور سیدھی کھڑی ہوئی مرغی تمام سال انڈے دیتی ہے۔ اور چونکہ سینے کے لئے اُن پر بیٹھتی نہیں اس لئے جہاں انڈوں کی خواہش ہو وہاں یہ قسم ازحد مفید پائی گئی ہے ؛

(۴۸) ڈومانس

اس قسم کی مرغی بھی بہت انڈے دیتی ہے۔ اور سینے کیلئے اُن پر بیٹھتی نہیں۔ یہ قسم میز کے لئے بھی مفید ہے۔ کیونکہ جلد موٹی ہوجاتی ہے۔ پروں کا رنگ سیاہ چتکبرا ہوتا ہے۔ سر پر دوہری کلغی ہوتی ہے یہ نسل بڑی مفید ہے ؛

(۴۹) امریکن فول

امریکہ سے مختلف اقسام کی مرغیاں آتی ہیں۔ وہاں ان کے پالنے۔ دوغلی نسلیں پیدا کرنے اور کلوں کے ذریعہ بچے نکالنے کا بڑا رواج ہے۔ ان میں سے خاص خاص اقسام مندرجہ ذیل بہت ہی مفید ہیں۔ پلے موتھ راک۔ ڈومی نی کو۔ لیگ ہارن۔ موخر الذکر قسم کی امریکہ میں پرورش کا بڑا بھاری شوق ہے ؛

(۴۹) لیگ ہارن

یہ مرغ سفید اور خاکی رنگ کے ہوتے ہیں۔ سفید نہایت ہی خوبصورت ہوا کرتے ہیں۔ اُن کی دُم اُوپر کو اُٹھی ہوئی کلغی لمبی لال اور کھڑی یعنی تپلی جو سر کے پچھلی طرف ہوتی ہے۔ سر چھوٹا ہوتا ہے۔ گل پھڑلے لمبے ہموار اور جھکے تمام گردن لمبی اور خمدار گردن کے بال بھرے ہوئے۔ مرغی کا جسم زیادہ سڈول ہوتا ہے۔ چھاتی بھری گول۔ پر بدن کے ساتھ جمے ہوئے لمبے اور کھڑے ہوئے۔ دُم۔ کلغی لمبی سا اور سُرخ ایک طرف کو گری ہوئی۔ ٹانگیں پتلی لمبی اور زرد بھورے رنگ کے لگ ہارن۔ مرغ اور مرغی اُس اصیل مرغ سے بہت مشابہ ہوتی ہیں جن کا رنگ سیاہ اور سُرخ ہو۔ مرغ کی گردن کے پروں کا رنگ اور پیٹھ کے وسط کا رنگ مدھم سالنسواری ہوتا ہے۔ دُم چمکیلی سیاہ۔ چھاتی اور رانیں کالی۔ اور ٹانگیں زرد ہوتی ہیں۔ کلغی اور چہرہ کے علاوہ اس قسم کی مرغی بھی سیاہ سُرخ رنگ کی اصیل مرغی کے مشابہ ہوتی ہے۔ کیونکہ تمام بدن کا عام رنگ بالکل مذکورہ بالا اصیل مرغی کا سا ہوتا ہے۔ چھاتی کا رنگ گہرا سنگر بعدا رُوہو مچھلی کا سا ہوتا ہے۔ جو رانوں کے پاس سے ہلکا خاکی سا ہوتا ہے۔ مرغی بڑے بڑے انڈے دیتی ہے۔ اور بچے جلد جوان ہو جاتے ہیں۔ جو بڑے طاقتور ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ غذا کم کھاتی ہیں۔ اور بڑے بڑے انڈے بہت دیتے ہیں اس لئے انڈہ فروشوں کے لئے بڑے مفید ہوتے ہیں۔ مگر ان کا گوشت ذائقہ دار نہیں ہوتا۔

(۵۰) سپلے موتھ راک

یہ مرغ بڑا جستی مضبوط اور تربیت پذیر ہے۔ کھانے کے کام کا بھی بہت آتا ہے۔ کیونکہ اس کا گوشت بڑا لذیذ ہوتا ہے۔ اس میں ساری خوبیاں ہیں۔ یعنی انڈے بھی بہت دیتا ہے۔ تربیت پذیر بھی ہے مضبوط بھی ہے اور کھانے میں بھی بہت عمدہ ذائقہ دار ہے۔ کیونکہ اس کا گوشت پر ذائقہ اور رسیلا

ہوتا ہے۔ اس کے پر بڑے خوبصورت کچھ ایک کو کو ڈار کنگ کے مشابہ ہوتے ہیں جن کا رنگ نیلا سیاہی مائل ہوتا ہے۔ جن پر سیاہ دھبے ہوتے ہیں۔ کلغی پتلی کھڑی اور درمیانہ قد کی ہوتی ہے۔ گل پھڑے درمیانہ اور خوب گول پیٹھ چوڑی اور خمدار۔ چھاتی چوڑی اور گہری۔ دم لمبی۔ بازو درمیانہ۔ ٹانگیں زرد رنگ مضبوط۔ جھوٹی ہوتی ہیں مرغی کا وزن ۷-۸ پونڈ ہوتا ہے۔ اور مرغ کا ۱۰ پونڈ کہتے ہیں کہ بڑی حکمتوں سے یہ نسل مصنوعی طور پر پیدا کی گئی ہے۔ کوچین۔ ڈار کنگ۔ اور ملائی کو آپس میں ملانے سے یہ مرغی انڈوں کو خوب سیتی ہے۔ اور بچوں کو خوب پالتی ہے۔ اس کے انڈوں کا رنگ کھلا ہوا زرد ہوتا ہے۔ اور تمام جاڑوں پر انڈا دیتی ہے چنانچہ اس میں کوچین کے خواص زیادہ پائے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ دوغلا نسل ہے اسلئے اس میں کوچین ملائی اور ڈار کنگ کے خواص ملے جلے پائے جاتے ہیں۔

(۵۱) ڈومی نی کو

ان میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ انڈے بھی بہت دیتی ہیں۔ سیتے بھی اچھی طرح ہیں۔ اور بچوں کو بھی پالتے ہیں۔ ان کے پر فاختہ کے سے ہوتے ہیں جن کا رنگ ہلکا سلیٹ کا سا ہوتا ہے۔ جن پر سیاہ داغ ہوتے ہیں۔ ان کی کلغی لال اور بڑی ہوتی ہے۔ گل پھڑے گول اور میانہ قد۔ چونچ اور ٹانگیں زرد۔ بناگوش سرخ۔

(۵۲) ہمبرگ فول

ان کو پنسلین اور ٹکون بھی کہتے ہیں۔ ان کی دم نہیں ہوتی۔ ان کے بہت بہت سے اقسام ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک الگ الگ قد ہوتے ہیں جن میں ہمبرگ اصیل اور منظم بھی شامل ہیں۔ ان میں سے جو قسم انگلنڈ میں زیادہ مشہور ہے اس کا قد میانہ اور کلغی دوہری ہوتی ہے۔ جو انڈے بھی بہت دیتے ہیں۔ اور کھانے میں بھی بہت استعمال ہوتے ہیں۔ جو خوشنما ہیں وہ سفید رنگ ہوتے ہیں

جو لوگ عجایب پسند ہیں۔ وُہی اُن کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اِس نسل کے بعض اقسام مشرق سے انگلنڈ میں لائے گئے ہیں۔ جن کا رنگ سیاہ۔ سر پر جونڈا۔ ۵ انگلیاں اور پاؤں پر داراں کا جسم معمولی کی نسبت زیادہ سیدھا ہوتا ہے۔ مصر یا رُوم سے زیادہ آتے ہیں ؞

۵۳) فرزلڈفول

یہ بھی دوعنصر نسل ہے جو دراصل مشرقی ایشیا سے لائی گئی تھی۔ جو زیادہ تر جزائر مشرق الہند اور جزائر و قطعہ بحر ہند میں پائے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ نازک مزاج اور پستہ قد ہوتے ہیں۔ اِس لیے مرطوب آب وہوا ان کو موافق نہیں ہوتی۔ ان کے پر اُلٹے ہوتے ہیں۔ اِسلیے اِن کا نام فرزلڈ ہے۔ سوائے دُم اور بازوں کے جو عام مُرغوں کی طرح سیدھے ہوتے ہیں۔ ان اُلٹے پروں کے سبب انکی شکل کچھ عجیب معلوم ہوا کرتی ہے۔ ان کا رنگ عموماً سفید ہوتا ہے۔ اور مُرغی خانہ کے عجائبات کسی ہیں قیمت میں نسبتاً کم ہوتے ہیں ؞

(۵۴) بنٹم

اِس نسل کی بہت سی قسمیں پالتو رکھنے کے زیادہ کام آتی ہیں۔ بہ نسبت اُن کو کچھ فائدہ حاصل کرنے کے۔ کیونکہ یہ جانور دلیر اور شریف چلن غریبانہ طریق ہوتا ہے۔ اِس لیئے اِن کے چھوٹے چھوٹے انڈے بڑے عزیز سمجھے جاتے ہیں۔ اِن کے بہت اقسام ہیں۔ سُنہری۔ حاشیہ دار۔ روپہری حاشیہ دار۔ سفید۔ سیاہ اور اصیل چند سال سے ان کی خواہش و رغبت بدل گئی ہے۔ جن کی لاتوں اور پاؤں پر پر ہوا کرتے تھے پہلے وقتوں میں اُن کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ کیڑے مکوڑے اور کیڑیوں کو بہت کھاتے ہیں خصوصاً جن کا رنگ سیاہ سفید اور آبی ہو ؞

(۵۵) سنہری اور روپہری حاشیہ دار اور آبی رنگ کے بنٹم

سنہری حاشیہ دار کا رنگ گہرا زرد چمکیلا۔ اور روپہری حاشیہ دار کا رنگ چمکیلا سفید

نقرہ سکے مانند ہوتا ہے۔ پروں کے گرداگرد سیاہ حلقہ ہوتا ہے۔ اگر یہ حلقہ ابرق تو عیب میں شمار ہوتا ہے۔ تو مرغ کی دُم اور پر عام مرغوں کے سے ہوتے ہیں۔ گردن پر ایال نہیں ہوتے۔ بازو لنبے لنبے ہوتے ہیں۔ اور مرغ کی وضع قطع کچھ آوارہ گرد کی سی معلوم ہوا کرتی ہے۔ مرغی اور سب طرح سے نر مرغ کے مشابہ ہوتی ہے۔ لیکن سر چھوٹا اور نرم ہوتا ہے۔

(۵۶) سفید اور سیاہ بنٹم

یہ نہایت پسندیدہ جانور ہیں۔ جنکی دُم نسبی اور کلغی دوہری ہوا کرتی ہے گل پھڑے چوڑے چھوٹے اور پتلے۔ سینہ بھرا ہوا۔ اور اگلی طرف کو نکلا ہوا۔ عمدہ وہ خیال کیا جاتا ہے جو یک رنگ ہو۔ خواہ سیاہ ہو خواہ سفید۔ اور قد پستہ ہو۔ سیاہ رنگ لےکے بازو نہایت چمکدار ہوتے ہیں۔

(۵۷) گیم بنٹم یعنی لڑنے والا بنٹم

وضع قطع کے لحاظ سے یہ بھی ایک اصیل مرغ ہے۔ جس کے بہت سے اقسام ہیں جیسے ڈک ونگ۔ سیاہ چھاتی۔ سرخ چشم۔ وغیرہ۔ ان میں سے ڈک ونگ بنٹم نہایت خوبصورت چھوٹا جانور ہے۔ بعض بنٹم بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں حتیٰ کہ وزن آدھا سیر سے لیکر ۵ تولہ تک ہوتے ہیں۔ اور مرغی اس سے بھی کم۔

(۵۸) پاموز بنٹم

اس قسم میں سے زیادہ خوبصورت سفید رنگ کے مرغ ہوتے ہیں۔ جن کی لاتوں پر پر بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور انگلیوں کے سروں تک شیروں کی طرح ہوتے ہیں ان میں سے بعض کی داڑھی ہوتی ہے۔ لیکن یہ قسم بہت ہی کمیاب ہے۔ اکثروں کا پالنا بہت ہی دقت طلب ہے۔ چونکہ سر جان سبی رابرٹ صاحب نے ان کی ایک قسم کو بڑی محنت اور محنت سے پالا تھا۔ اس لئے انہیں کے نام پر اس قسم کا نام بھی برابرٹ بنٹم پڑ گیا۔

(۵۹) چاپانیز بنٹم

یہ کسی قدر عجیب جانور ہیں۔ جن کا بدن چھوٹا اور گہرا ہوتا ہے۔ کلغی لمبی۔ دُم نکلتی ہوئی
یہ اکثر سفید رنگ ہوتے ہیں۔ جنکی دُم سیاہ اور دُم کا کنارہ تمام سفید یا دو دو یا سینہ
آگے کو نکلا ہوا۔ ڈانچ سیدھا۔ اور شکل دلیرانہ۔ اس نسل کے مرغ کا وزن ۲۸ اونس اور
مرغی کا وزن ۲۲ اونس ہوتا ہے۔ جو مرغ سی برایٹ قسم کے ہوں اُن کا وزن ۲۰ اونس
اور مرغی کا ۱۶ اونس مقرر ہے۔ یہ نسل کیڑے مکوڑوں کی سخت دشمن ہے۔ سوائے دیکھنے
اور پالنے کے اور اُن سے کچھ حاصل نہیں۔

(۶۰) سلکی

یہ چھوٹے قد کا نہایت خوبصورت جانور ہے۔ اس کا وزن ۱/۲ ۲ پونڈ اور مرغی
کا ۱/۲ ۱ پونڈ ہوتا ہے۔ اس کے پر نہایت ملائم ریشم کی طرح اور سفید ہوتے ہیں۔ مرغی
چھوٹے چھوٹے اور گول گول بہت سے انڈے دیتی ہے۔ اور اعلےٰ درجہ کی بچوں کے پالنے
والی ہے۔ اکثر یہ چھوٹے اور نازک بدن قسم کے مرغوں کے بچوں کو خوب پالا کرتی ہے۔
اسکے بچے چنداں مضبوط نہیں۔ اس لیے اُن کو خشک جگہ رہنے کو چاہیئے۔ سلکی مرغ کو
بعض وقت حبشی اور سلکی نگر بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کی جلد کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ بلکہ ہڈیاں
تک بھی سیاہ ہوتی ہیں۔ لاتیں چھوٹی چھوٹی اور پاؤں کی انگلیاں پانچ پانچ ہوتی ہیں
مگر پر نہایت خوبصورت سفید رنگ ہوتے ہیں۔ اور ان میں یہی ایک عجیب بات ہے کہ پر سفید
اور جلد سیاہ ہوتی ہے۔

(۶۱) روسی مرغ

یہ مرغ بھی مختلف اللون ہوتے ہیں۔ کوئی سیاہ کوئی سفید کوئی خاکی کوئی نیلا۔ اور بعض
کا رنگ اصیل مرغ کا سا ہوتا ہے۔ کھانے کے مطلب کے بہت اچھے ہوتے ہیں۔ کیونکہ
ان کا گوشت سفید ذائقہ دار اور رسا دار ہوتا ہے۔ مرغی انڈے بہت دیتی ہے۔ اور یہ
نسل بڑی جفاکش ہوتی ہے۔ اور بڑی آسانی سے پل سکتے ہیں۔ سیاہ رنگ

کے پروں کے گل مچھے جبڑے کے دونوں طرف اُگے ہوئے ہوتے ہیں - اور چونچ کے نچلی طرف ایسے پر ہوتے ہیں جیسے داڑھی - یہ مرغ انگلینڈ کی نسبت سکاٹلینڈ میں زیادہ پائے جاتے ہیں بعض وقت سپینگلڈ ہمبرگ کی طرح ان کے بھی سنہرے اور روپہرے داغ یا حاشیہ ہوتا ہے جن کے سبب شوقین اسکو زیادہ قیمت سے خریدتے ہیں *

(۶۲) ہیکی یا ڈیلی

یہ مرغ خاص سکاٹلینڈ ہی میں پائے جاتے ہیں - اور چونکہ پرگوشت ہوتے ہیں اس لیے وہاں ان کی بڑی قدر کیجاتی ہے - ان کی ٹانگیں چھوٹی - اور پر سیاہ - و بھورے ملے ہوئے ہوتے ہیں - یعنی پر یا تو سیاہ اور سفید ملے جلے ہوتے ہیں - یا سفید اور بھورے - ان میں تینوں خوبیاں ہیں - یعنی انڈے بھی خوب دیتے ہیں سیتے بھی اچھی طرح ہیں - اور بچوں کو بھی خوب پالتے ہیں - اس لیے انگلینڈ میں ان کی بڑی قدر ہے - اکثر انگریزی مرغ باز ان کو پال کر مختلف الالوان نسل پیدا کرتے ہیں *

(۶۳) زنگون

یہ دلیر اور خوبصورت بھی ہوتا ہے - جس میں لڑائی مرغ کے کئی ایک خواص پائے جاتے ہیں - بھاری - ڈاہنچ سیدھا - دُم ٹیڑھی - اور شکل لڑائی مرغ کی طرح ہوتی ہے *

(۶۴) امیو یا سلکی کوچین

یہ کوچین نسل میں سے مصنوعی طور پر ایک نئی قسم پیدا کرلی گئی ہے اس کے پر بھی ملائم ہوتے ہیں *

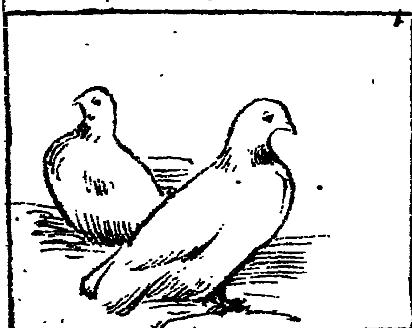
۶۵ سلطان

یہ نہایت خوبصورت مرغ ہوتے ہیں - بعض کا گمان ہے کہ پولنڈ کی ایک قسم ہے ان کی ٹانگوں پر بال ہوتے ہیں - قد چھوٹا ہے - اور پاؤں کی پانچ پانچ انگلیاں ہوتی ہیں - نہایت پھرتیلے چلبلے ہوتے ہیں - مرغی انڈے بہت دیتی ہے -

مگر ہوتے نہیں۔ مُرغ کی گردن کے بال اور ایال لمبے ہوتے ہیں۔ مُرغی کے پر بھرپور جسم کے ساتھ ملے ہوئے۔ اور گٹھا ہوتے ہیں۔ جسم کے پر تمام سفید چمکدار ہوتے ہیں یہ جانور نہایت تیز طبع سڈول مگر ڈیل ڈول میں کم ہوتے ہیں۔ مُرغ کا وزن ۴½ پونڈ اور مُرغی کا ۲½ پونڈ ہوتا ہے ؎

(۶۶) پٹرمی گن

اس نسل کے بارہ میں بعض کا خیال ہے کہ یہ مصنوعی نسل پیدا کی گئی ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ مصنوعی نہیں ہے۔ کوئی اعلےٰ نسل تنزل ہو گئی ہے۔ اس کا پر سفید۔ قد چھوٹا۔ وضع کبوتر کی سی۔ اور سر پر بودی جو بعض حالتوں میں دُم کی طرح کھڑی ہوتی ہے کلغی پیالہ نما۔ اور ٹانگیں پاپوزہ ہوتی ہیں خوبصورت جانور ہوتا ہے ؎



(پٹرمی گن)

(۶۷) پالش فول

اس کا دُوسرا نام پولنڈ ہے۔ جہاں اس کا مفصل بیان لکھا جا چکا ہے ؎

مختلف رنگ کے لحاظ سے مرغ کے مختلف ہندوستانی نام

سفید نورا ۔ جس کے تمام جسم کا رنگ سفید یک رنگ۔ اسے کبھی نقرئی اور روپہلا بھی کہتے ہیں ؎

کالا ۔ جس کا رنگ تمام سیاہ ہو ؎

طاؤسی ۔ جس کا رنگ سیاہ ہو۔ مگر اس میں سبزی جھلکتی ہو جیسی مور کی گردن ؎

زرد ۔ جس کا رنگ پیلا ہو۔

زرد سنہرا ۔ پیلا رنگ جس میں سنہری جھلک معلوم ہوتی ہو ؎

لاکھا ۔ جو مرغ سیاہی مائل جیسے لاکھ کا رنگ ہوتا ہے ؎

لاکھا زرد - جس لاکھے میں زردی جھلکتی ہو۔
لاکھا جلا - لاکھ جلی ہوئی کا جیسے رنگ ہوتا ہے۔ ویسا رنگ ہو
چیل پرہ جسم کا رنگ سیاہ - بازو دونوں سیاہ۔ اور سفید ملے جُلے ہوں ایک پر سفید اور ایک پر سیاہ ہو۔ مگر ہر ایک پر ثابت یک رنگ ہو اسطرح پر۔
دو باز - جس کے دونوں کندہوں کا رنگ سفید ہو۔ اور باقی جسم سیاہ یا زرد ہو ہ
پھول سرا - سر پر سفید رنگ کے پھول ہوں۔ باقی جسم کا رنگ خواہ کچھ ہو ہ
عنابیا - عُناب کا سا سُرخ گہرا رنگ سیاہی مائل ہو ہ
کشمشیا - کشمش سا سُرخ رنگ ہو ہ
زرمی - چھاتی سیاہ اور اُوپر زرد گل ہوں ہ
کھجوریا - بازو سفید سر زرد جسم سیاہ۔ گردن دُم اور بازو کے پر رنگدار ہوں۔ اُن میں دھاریاں پڑی ہوئی ہوں۔ مگر پروں کا صرف اُوپر کی طرف سے رنگدار ہو۔ اگر اُلٹا کر دیکھیں تو اندر کی طرف سے سفید ہوں ہ
چینا چینا - تمام بدن پر سفید گول داغ ہوں۔ باقی جسم کا رنگ خواہ کچھ ہی ہو۔
جاوا - جاوا کے جسم پر لمبی لمبی دھاریں ہوتی ہیں۔ اور چینا کے گول گول داغ ہوتے ہیں۔ ورنہ دونوں یکساں ہوتے ہیں۔ جاوا کے بازو بھی سیاہ و سفید ہوتے ہیں ہ
تولیا - یہ تینوں رنگ جاوا قسم کا ہیں یعنی اگر جاوا مرغ میں سُرخی زیادہ جھلکتی ہو۔ تو تولیا تولیا دو دیا کہیں گے اور اگر اس میں دُودیا رنگ نظر آتا ہو۔ تو تولیا دودیا کہینگے۔ اور اگر تولیا تیلیا چکنا رنگ معلوم ہو۔ اور سُرخ رنگ گہرا ہو جیسے مجیٹھ کا رنگ تو اُسے تولیا تیلیا کہیں گے ہ
شہرزہ - اس کی جلد کا رنگ زرد سنہرا ہوتا ہے۔ اُوپر جاوا کی طرح داغ اگر جاوا کا رنگ غالب آگیا تو سنہرا جاوا کہلائیگا۔ اور اگر غالب رہا۔ تو شہرزہ کہلائیگا ہ
مہندیا - جسم کا رنگ مہندی کا سا لال ہو ہ
سبز دار - نیلا رنگ جگہ جگہ سفید داغ - گالوں پر پروں کے گچھے - بدن گول -

وضع نہایت خوبصورت ۔ قد چھوٹا ۔ میانہ قد سبزوار بھی ہوتے ہیں ؂

نوٹ واضح ہو کہ جسقدر ۔ رنگ اُوپر بیان کئے ہیں ۔ یہ دونوں قسم کے مرغ کے ہوا کرتے ہیں ۔ یعنی ٹینی کے بھی ۔ اور اصیل کے بھی ۔ ٹینی کو ڈا بھی کہتے ہیں ؂

باب دُوسرا ہر قسم کے مرغ کا بیان بلحاظ جماعت بندی

(۶۸) مرغ کے اقسام جو کھانے میں لذیذ ہیں

ہوڈن ۔ کری وی کیور ۔ لافلیچ ۔ ڈورکنگ ہسپانیہ چوزہ ۔ اصیل مرغ معہ انڈہ ۔ پولنڈ ۔ لارک کرسٹڈ فول ۔ لاریز ۔ پلے موتھ راک ۔ روسی مرغ ؂

(۶۹) وہ مرغ جو انڈے بہت دیتے ہیں

ہسپانیہ کی کل قسم ۔ ہمبرگ کے کل اقسام خصوصاً سلور سپنگلڈ ۔ برہما یا پرہم پوتہ ۔ پولنڈ لارک کرسٹڈ فول ۔ لافلیچ کریوی ۔ سب سے افضل گوالڈریز ۔ لیگ ہارن ۔ پلے موتھ راک ۔ ڈومی نی کو ۔ رنبلس فول ۔ رُوسی مرغ ۔ سلطان ؂

(۷۰) وہ مرغ جو انڈے خوب سیتے ہیں

برہما ۔ لارک کرسٹڈ فول ۔ ڈارکنگ ۔ پلے موتھ راک ۔ ڈومی نی کو ۔ بیکی ؂

(۷۱) وہ مرغ جو انڈہ نہیں سیتے

ہسپانیہ مرغ ۔ منورکس ۔ انڈلوسیان ۔ لگ ہارن ۔ ہمبرگ ہر قسم ۔ پولنڈ یا پالش سیلکی ۔ فرزلڈ ۔ رمپلس ہیڈکپ ۔ بنٹم ہر قسم ۔ کریوی کیور ۔ گوالڈریز ۔ ڈو بالش ۔ سلطان ؂

(۷۲) بچے پالنے والے مرغ

برہما اصیل ۔ ڈومی نی کو سیلکی ۔ بیکی ؂

(۷۳) جنکے بچے جلد بڑے ہوجاتے ہیں

برہما - ملائی - لافلیچ - لابریز - ڈومانس - لیگ ہارن ۔

(۷۴) جنکے انڈے وزن دار اور بڑی ہوتے ہیں

ہسپانیہ - منورکس - کوچن چینا ۔

(۷۵) جنکے بچے جلد پر نکال لیتے ہیں

برہما - ہمبرگ ۔

(۷۶) قدآور مرغ

کوچن چینا - اصیل مرغ - ملائی - ہوڈانس - پلے موتھ راک ۔

(۷۷) چھوٹے قد کے مرغ

پولنڈ - فرزلڈ فول - بنٹم - ہر قسم - سلکی - بیکی - سلطان - پیٹرمی گن ۔

(۷۸) میانہ قد کے مرغ

ڈارک کرسٹڈ - رنپلس فول ۔

(۷۹) خوبصورت مرغ

انڈلوسیان - سیاہ ہمبرگ - کوچن چینا - پولنڈ - لارک کرسٹڈ - لافلیچ - کریوی کیور - سفید منگ - لاک ڈان - رنپلس فول - فرزلڈ فول - سلکی - سلطان - پٹرمی گن ۔

(۸۰) نازک مزاج اور جلد بیمار ہوجانیوالے مرغ

سپین - چوزہ ڈورکنگ - پولنڈ - فرزلڈ فول ۔

(۸۱) محنتی جفاکش اور مضبوط مرغ

ہمبرگ - برہما - لارکہ کرسٹنڈ محنتی ہے - ملائی - لانفلیچ - گوالڈ ریز - پلے موتھ راگ - روسی مرغ ٭

(۸۲) آزاد رہنے والے اور کھلے پھرنیوالے مرغ

ڈورکنگ - ہمبرگ آوارہ گرد ہے - برہما ٭

(۸۳) بند رہنے والے مرغ

(۸۴) تھوڑا کھانیوالے مرغ

ہمبرگ - کوچن چینا - برہما - لگ ہارن - روسی ٭

(۸۵) وہ مرغ جنکے بچوں کی تجارت میں نفع نہیں

ہسپانیہ ٭

باب تیسرا مرغی خانہ کیلئے گھر اور احاطہ وغیرہ بنانا

(۸۶) مکان کی ضرورت

مُرغی پالنے والا جب اس بات کا فیصلہ کر چکے کہ کس کس اقسام کے مرغیوں کے پالنے سے اُس کو فائدہ پہونچے گا - تو اُس کے بعد اس بات کا انتظام ضروری ہے کہ خاطر خواہ اور عمدہ مکان یا مرغیوں کا باڑہ بنایا جاوے - مکان بنانے کے متعلق تین باتوں کا خیال رکھنا ضروری اور لازمی ہے ۔ مکان گرم ہو ہوادار ہو ۔ کھلا ہو اور

اس کا فرش کسی ایسی شئے کا ہو۔ جو جھاڑو دینے سے جلد صاف ہو سکے۔ اگر پتھر کا فرش بنایا جاوے۔ تو یہ زیادہ سرد ہوتا ہے۔ اور اگر اینٹ کا بنایا جاوے تو نسبتاً گرم تو ضرور ہوتا ہے۔ مگر اینٹ کے جوڑوں میں غلاظت اور دانہ دنکا پھنسکر سڑند اس پیدا کر دیتا ہے۔ اور اگر اسکو صاف بھی کیا جاوے۔ اور پانی سے دھو بھی جاوے تب بھی اینٹوں میں سڑاند اس پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ اُن کا قدرتی خاصہ ہے۔ اگر لکڑی کا فرش بنایا جاوے تو اُس میں بھی وہی قباحت ہے جو اینٹ میں ہے۔ اس لئے فرش حسب ذیل بنانا چاہیئے۔ جسقدر فرش بنانا منظور ہو۔ اُتنی جگہ کو ایک فیٹ گہرا کھود ڈالو۔ اور اندر کی مٹی نکال کر اُس میں راکھ یا جلی ہوئی مٹی بھر دو۔ اور اگر سنگریزہ بھرا جاوے تو یہ سب سے بہتر ہے۔ اس بھرتی کو کوٹ کر جما دو۔ تاکہ ہموار ہو جاوے۔ پھر اُس اُوپر چونہ راکھ۔ تلچھی اور ریت باہم ملا کر پلستر کر دو۔ خشک ہو کر یہ ایسا خشک فرش بن جاوےگا کہ پھر نہ سیل اثر کرے گی۔ اور نہ پانی ٹھہرنے پاویگا۔ اس کی سطح پر ہمیشہ ریت یا چولھے کی راکھ یا مٹی بچھا رکھا کرو۔ اور روزانہ بدل ڈالا کرو۔ (اسکے روزانہ بدلنے میں کوئی دقت نہیں۔ کیونکہ چولھے کی راکھ مفت ہر جگہ مل سکتی ہے۔) اس فرش کے جھاڑن سے جو کوڑا اکھٹا ہوا کرے اُسے علیحدہ ایک جگہ ڈھیر کرتے جاؤ۔ کیونکہ وہ باغ اور کھیت کے لئے اعلےٰ درجہ کی کھاد ہے۔ اور قیمت سے بک جاتا ہے۔ اگر زمین کے کھودنے پر اندر سے نمی برآمد ہو۔ اور وہاں مرغی خانہ بنانے میں کچھ شبہ یا اندیشہ ہو تو اُس گڑھے میں کوئلے ڈال کر آگ لگا دو۔ اُن کی حرارت سے نمی سوکھ جاوے گی اور زمین مرغی خانہ بنانے کے لائق ہو جاوے گی۔ مرغیوں کے لئے جسقدر نمی مضر ہے ایسی مضر اور کوئی شئے نہیں ہے۔ اس لئے حتی المقدور نمی پاس بھی رہنے نہ پاوے ۔

(۸۷) مکان کا رُخ

مرغی خانہ کے مکان کی طاقیاں حتی المقدور جنوب کی طرف رکھنی چاہئیں کیونکہ اس طرف سے جاڑوں میں مکان گرم رہتا ہے۔ لیکن ہر جگہ یہ بات چونکہ میسر نہیں ہو سکتی ہے اسلئے مرغی خانہ کے پاس ادھر اُدھر درخت ضرور ہونے چاہئیں۔

سرد اور گرم ہوا کے جھونکوں - اور بارش کی بوچھاڑ کو روکیں - اور مرغیاں حسب منشا اُن میں بنا لیں ۔

(۸۸) مکان بنانے کیلئے اشیا و اجزا

مکان ہر شے کے بن سکتے ہیں۔ مثلاً لکڑی - اینٹ - مٹی - دھات کے چادر جیسی مالک کی مرضی ہو ویسے بنائے جا سکتے ہیں - مگر مکان کا رخ شمال اور جنوب کی طرف ضرور رکھنا چاہیئے - دیواروں میں سوراخ یا گڑھے بالکل نہ رہیں - کیونکہ اِس میں جانور اور کرم وغیرہ پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے - اِس لئے یا تو ریخت یا پلستر کرانا چاہیئے اور چھپّر کی چھت کے چھجے دیوار سے بڑھے ہوئے ہوں - تاکہ بارش اور بارش کی بوچھاڑ کو روک سکیں - چھت بندی کے لئے تارکول لگا ہوا یا سیاہ وارنش چڑھا ہوا کپڑا بڑا مفید ہے - کیونکہ گرم ہوتا ہے - اِس کے اُوپر اگر گیس تار یا اور کوئی سستا روغن پھیر دیں تو بارش اور پانی کو خوب روک سکتا ہے - جن مرغی خانوں پر کھپریل ڈالتے ہیں - وہ اکثر جلد خراب ہو کر اُکھڑ جاتی ہے - کیونکہ مرغیوں کے بار بار چڑھنے اترنے سے کھپریل ٹوٹ کر گر پڑتی ہے - اِس کا علاج یہ ہے کہ اِس پر بہت بہت گھاس پھوس ڈال دیا جاوے - مگر پھر اِس میں ایک اور قباحت ہے کہ کیڑے اور کرم پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے حتی المقدور کھپریل ڈالنی ہی نہ چاہیئے - اگر ڈالی جاوے تو اُسے ریخت کرانا چاہیئے ورنہ سب سے بہتر یہ ہے کہ لکڑی کی چھت پر روغنی کپڑا یا کاغذ چڑھا دیا جاوے - مکان کی چھت آگے کو جھکی ہوئی ہونی چاہیئے - اِس لئے پچھاڑی کی دیوار ۶ فیٹ اُونچی اور آگے کی دیوار ۵ فیٹ اُونچی ہونی چاہیئے - چوڑائی ۴ فیٹ ہو - اور لمبائی مرغیوں کی مقدار پر منحصر ہے ۱۲ تا ۱۳ فیٹ لمبا مکان جس کے دو حصے کئے گئے ہوں ۹ مرغیوں اور ایک مرغ کے لئے کافی سمجھا گیا ہے - مکان کو ایسا بنانا چاہیئے کہ اس میں سورج کی شعاع اور روشنی کافی آوے اِس لئے دروازہ یا طاقچے مشرق اور جنوب کی طرف ضرور رکھنی چاہیئیں ۔

(۸۹) بدرو

تصویر میں گو آپ کو ایسا مکان معلوم ہوگا کہ اس میں پانی کا لگاؤ ممکن نہیں -

گر پھر بھی بارش کی تیز بوچھاڑ سے پانی کے اندر چلے جانے کا احتمال ہے۔ اس لئے پانی کے نکاس اور اس کے لئے علیحدہ جگہ کا کوئی انتظام ہونا ضروری ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ مرغی خانہ کے اندر کا فرش ڈھالو بنایا جاوے تاکہ جو پانی اس پر پڑے وہ پھسل کر فوراً باہر نکل جاوے۔ اور فرش کے پاس ہی نالی کھود کر دور تک لیجا کر ایک چورس حوض بنا دینا چاہیئے تاکہ تمام پانی مرغی خانہ کے اردگرد سے سمٹ کر کھائی کی راہ اس حوض میں جا کر جمع ہو جاوے۔ یہ حوض مرغی خانہ سے فاصلہ پر ہونا چاہیئے۔ تاکہ سیلی اور سڑاند اس سے مرغیاں بیمار نہ ہوں۔ کھائی کھودنے کا بھی یہی مطلب ہے کہ پانی مرغی خانہ کے اردگرد نہ ٹھیرے حوض اور کھائی پختہ ہوں یا کنکر اینٹیں کوٹ کر جمائی ہوئی ہوں۔

(۱۰) ہوا

مرغی خانہ کا ہوادار ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے مکان میں دروازے تیقیان۔ کھڑکیاں اور روشندان حسب موقع بہت بہت رکھنے چاہییں تاکہ ہوا کھلے طور پر مرغیوں کو لگے۔ مگر روشندان ایسے ہوں۔ کہ ان کی راہ پانی یا ہوا کے جھونکے مرغیوں کو نہ لگیں۔ جبکہ وہ اپنے اڈے پر بیٹھی ہوں۔ اگر مرغیاں پالنے والے آدمی کو اتفاق سے ایسا مکان مل جاوے کہ اس کی کھڑکیاں کھلی ہوئی ہوں تو مجبوراً کھڑکیوں کے اوپر چھت یا کسی دوسری دھات کی چادر لگا کر چھجا بنا کر سایہ دار کر دو۔ تاکہ بوچھاڑ اندر آنے سے رکے۔ مرغیوں کی صحت کا بڑا مدار کھلی اور تازی ہوا روشنی اور گرمی پر ہے۔ اس لئے مکان ایسا بنوانا چاہیئے جس میں ان سب باتوں کا لحاظ رہے اگر مختلف قسم کے جانور علیحدہ رکھے جاویں۔ تو ان کی نسلیں بھی بہت ٹھیک ٹھیک پیدا ہوتی ہیں اور انتظام بھی درست رہتا ہے۔ اور اگر سب ملا کر ایک ہی تنبے مکان میں اکٹھے بند کئے جاویں۔ تو ان کا انتظام بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے چھوٹے مکانات میں بھی انتظام بخوبی ہو سکا کرتا ہے۔ گو تنگ مکان صحت کے لحاظ سے قابل اعتراض ہے۔

(۹۱) جانوروں کی تعداد کے موافق مکان کا طول و عرض

ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ چھوٹے مکان میں جانوروں کا بخوبی انتظام ہو سکتا ہے۔ ۵ فٹ چوڑا ۶ فٹ اونچا اور ۱۲ فٹ لمبا۔ مکان جس میں دو کمرے ہوں ۶ مرغیاں اور ایک مرغ کیلئے کافی ہے۔ اور جب اُس کے ساتھ جنگلا لگا دیا جاوے تب مرغوں کے پھرنے کیلئے کافی چراگاہ بن جاتی ہے۔ پس اس طرح کے مکان میں مرغیوں کو کافی ہوا مل جاتی ہے۔ دراصل جن مکانات کی چھتیں نیچی اور احاطے گھرے ہوئے ہوں تو وہ نسبتاً گرم ہوتے ہیں۔ بہ نسبت کھلے اور اونچے مکان کے جہاں مرغیوں کو مختلف اوقات اور مختلف حالتوں میں اڈوں پر بسیرا کرنا پڑتا ہے۔ جہاں اڈے با ترتیب بنے ہوئے نہیں ہوتے۔ وہاں اکثر اُوپر والے اڈوں سے کوڑا کرکٹ یا غلاظت وغیرہ گر کر نیچے والی مرغی پر پڑتے ہیں۔ اور اُن کے جسم کو خراب کر دیتے ہیں۔ اسلئے اڈے اس طرح بنانے چاہئیں۔ کہ جہاں نیچے والا اڈا ہو۔ وہاں اُوپر والا نہ ہو۔ ہر چند اردگرد کا جنگلا کھلا ہونا چاہیئے۔ مگر بہت زیادہ لمبا چوڑا بھی مناسب نہیں کیونکہ اس میں انتظام درست نہیں رہتا۔ اس لئے اگر صفائی اور احتیاط پوری رکھی جاوے۔ تو بڑے احاطہ کی کچھ ضرورت نہیں پڑتی۔ بڑے سے بڑے مرغی خانہ میں ایک کمرہ میں ۵۰ سے زیادہ مرغیاں نہیں رکھنی چاہئیں جن لوگوں کے پاس جگہ تھوڑی ہو۔ اُن کو پچاس کی تعداد بڑی معلوم ہوگی۔ دراصل یہ مقدار کچھ بھی بڑی نہیں۔ کیونکہ اتنی تعداد تو ۵-۶ بچوں سے چند ماہ میں ہو جاتی ہے۔ پچاس کی تعداد کے تعین سے میرا مطلب ایک کمرہ کا ہے۔ ورنہ اسی حساب اور اسی انداز سے تمکو اختیار ہے۔ چاہو کئی ہزار رکھو۔ تھوڑی سی مرغیوں کا انتظام اچھی طرح اس واسطے ہو سکتا ہے۔ کہ تھوڑی سی جگہ میں وہ جلد اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ ہر صبح و شام جب تھوڑا سا دانہ ڈالا۔ اور آواز دی۔ تو سب جھٹ جمع ہو جاتی ہیں۔ لیکن جو مرغیوں کی تعداد زیادہ ہووے۔ اور جگہ تنگ ہوئی۔ تو ہر صبح و شام کئی مرغیوں کا خون ہوا کریگا۔ کیونکہ اُن کی زیادہ تعداد تھوڑی جگہ میں بخوبی سما نہیں سکے گی مگر دانہ کے لالچ سے ہر ایک پیشقدمی کرنے کی کوشش سے اپنے ساتھیوں

کو روند کر باہر نکلنا چاہیں گی۔ جس کا نتیجہ ہوگا کہ آپس میں لڑا بھڑا کریں گی۔ نیز ایک دوسری قباحت یہ بھی ہے کہ تھوڑی سی جگہ زیادہ مرغیوں کے بیٹ اور فضلات سے جلد گندہ ہوکر سڑ جایا کریگی۔ اور رسند اس سے مرغیوں کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اگر کوئی ہزار مرغ مرغی رکھتی ہو۔ تو پچاس پچاس یا نوروں کا کمرہ علیحدہ علیحدہ بنا دینا ور بہتر ہو۔ ہر ایک قسم۔ اور نسل جُدا جُدا رکھو۔ مؤلف کتاب ہذا نے اپنے باغ کی دیوار نے ساتھ ایک معمولی مرغی خانہ بنا کر ڈیڑھ سو جانور اس میں رکھے تھے اور چونکہ جگہ تنگ تھی۔ اس لئے پہلے سال تو بھی طرح تندرست رہے کیونکہ اُن کے گزارہ کے وقت کافی جگہ تھی۔ لیکن جب بچے نکلے اور نئی نسل پھیلی۔ تو جگہ کی تنگی کا اُن کی صحت پر بُرا اثر ہوا کیونکہ بچے اور بُڈھے دن بدن کمزور ہونے لگے۔ اور اُن کی بیٹ اور غلاظت بھی چونکہ زیادہ پھیلنے لگی۔ اور بچے پاؤں غلاظت میں بھر کر مر جگہ نے جانے لگے اس لئے وہ تمام مرغی خانہ تھوڑے سے ہی عرصہ میں سڑ گیا جس کی وجہ سے پہلے ننھے بچے مرنے لگے اور پھر بڑے بڑے جانوروں کی باری بھی آ گئی۔ تب مالک کو مجبوراً مکان بدلنا پڑا۔ اور بہت فراخ مکان لے کر اس میں الگ الگ کمرے بنانے پڑے۔ جس ترکیب سے اُن کی صحت روبترقی ہوئی۔ اور بیمار بچے تندرست ہو گئے اس لئے مکان کی صفائی بڑی ضروری ہے ؎

(۹۳) اڈوں کا انتظام

بعض مرغی خانوں میں اُن کے بنانے میں ایک بڑا عیب یہ ہوا کرتا ہے۔ کہ اڈے بہت اونچے بنا دیے جاتے ہیں۔ یہ ہرگز نہیں چاہیے۔ کیونکہ جتنا اونچا ہوگا اتنی ہی زیادہ سردی جانور کو لگیگی۔ اور چونکہ مرغی کے لئے سردی سخت مضر ہے۔ اس لئے اڈا نیچا رکھنا چاہیے۔ اڈہ ڈھائی فٹ اونچا زمین سے کافی سمجھا گیا ہے۔ اور جسقدر جانور بھاری اور وزن دار ہو۔ جیسے کوچین کا مرغ تو اڈا۔ اور بھی نیچے ہونا چاہیے گویا ایک ہی فیٹ زمین سے اونچا رہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ جب اڈے پر سے اُڑ کر مرغ نیچے آتا ہے۔ تو اونچا اڈا ہونے کے سبب

مرغ کی ٹانگوں کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اکثر لنگڑے ہوجاتے ہیں۔ خصوصاً جو مرغ بھاری ہو جیسے کوچین ۔ بلکہ بعض وقت ڈھہا کے صدمہ سے ان کی چھاتی کی سیلیں بھی کرو کھاتی ہیں۔ جن مرغوں کے پر بالکل چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور اڑ نہیں سکتے اُن کو صدمہ زیادہ پہنچتا ہے۔ ایک اڈہ۔ ڈیڑھ۔ یا حد ۲ فیٹ تک لمبا دیوار کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ عمدہ گول صنوبر کی لکڑی جو ۴۔ ۵ انچ قطر کی ہو۔ اڈے کے لئے بڑی موزون سمجھی گئی ہے۔ بعض ہوشیار مرغ پالنے والے ان اڈوں کے سروں پر نالی کے پودے لمبائی میں خوب مضبوط باندھ دیتے ہیں ┬ جس پر جانور بڑی آسانی سے بیٹھ جاتا ہے۔ اور چھاتی و سیلی کی ہڈیاں ٹیڑھی بھی نہیں ہوتیں۔ جو پتلے اڈے پر بیٹھنے سے اکثر ہوجایا کرتی ہیں۔ کیونکہ پنجوں کی گرفت کو قائم رکھنے کے لئے جسم سادہ بنا پڑتا ہے۔ اور اسلئے وزن کو درست رکھنے کے لئے جانور کو اپنا سینہ ٹیڑھا کرنا پڑتا ہے۔ اس نالی کا اڈا بنانے میں جو تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ اس کا عمدہ ثمرہ مالک کو یہ ملتا ہے۔ کہ مرغ درست اور آرام سے رہتا ہے۔ ورنہ جو مرغ بھاری وزن دار ہوتے ہیں۔ اُن کے جسم کا بوجھ ہی اُن کے پاؤں کو صدمہ پہنچا دیتا ہے۔ کیونکہ پنجے سخت شئے پر ٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور جسم کا بوجھ پنجوں کو خراب کر دیتا ہے ؛

(۹۳) لازمی سامان

اڈوں کے علاوہ مرغی خانہ میں اور بھی کئی لازمی سامان ہیں۔ مثلاً دو طرح کے گھونسلے ایک وہ جو جڑے ہوئے ہوں۔ دوسرے وہ جو نقل پذیر ہوں۔ یعنی جہاں چاہیں اُتار کر لے جاویں۔ نوجوان اور بچوں کے لئے کھانچے یعنی ٹاپے مگر ان سب سے بڑھ کر ایک شئے نہایت ضروری۔ اور اکثر وہ خیال سے اُتر جایا کرتی ہے۔ وہ ایک صندوق ہے۔ جس میں مٹی بھری ہوا کرتی ہے۔ جس میں مرغیاں۔ مرغ۔ اور جوان بچے کھیلتے ہیں۔ اور پروں پر ڈال ڈال کر نہاتے ہیں۔ جہاں بند مرغی خانہ ہوں۔ اور گرد جیسرا گاہ یا احاطہ نہ ہو۔ وہاں اس کا رکھنا نہایت ہی ضروری اور لازمی ہے۔ کیوں کہ وہاں جانوروں کو مٹی کھیلنے کے لئے

ملتی نہیں۔ اس شئی کا پروں پر ڈالنا ان کی صحت کیلئے نہایت ضروری ہے ؛

(۹۴) صفائی

صفائی کا رکھنا سب باتوں سے مقدم اور ضروری ہے۔ کیونکہ صحت کا سارا مدار اسی پر ہے۔ اگر دو الگ الگ مکانوں میں جانور رکھے جاویں۔ اُن میں سے ایک مکان صاف ستھرا رکھا جاوے۔ اور دُوسرا غلیظ رہے تو جو کچھ اُس کی صحت میں فرق آویگا وہ بالکل واضح کر دیگا۔ کہ صفائی کیسی ضروری ہے۔ اگر صفائی ٹھیک نہ رہے تو جانوروں کو پہلے تو ٹھنڈک لگ جاویگی۔ اور پھر زُکام ہوکر سرسام ہو جاویگا۔ جو مرغیوں کیلئے نہایت مضر اور ہلاک مرض ہے۔ اور چوزوں کو نمناک غلیظ اور اندھیری جگہ میں رہنے سے خناق ہو جاتا ہے۔ پاخانہ زیر نکل آتے ہیں۔ بیٹیں ہر روز صاف کردینی چاہئیں۔ اور کیڑے کوڑے دُور کرنے کی خاطر مرغی خانے کو سال میں دو دفعہ قلعی کرنا چاہئے۔ اگر چونے اور قلعی کے پانی میں قدرے سریش یا لعاب ملا دیا جاوے۔ تو جب انڈوں کو اکٹھا کرنے کیلئے آدمی اندر جاتے ہیں تو اُن کے ساتھ لگنے سے چونہ گرنے نہیں پاتا ؛

(۹۵) جانوروں کیلئے باڑہ یا احاطہ

احاطہ کا جنگلہ بالکل اُتنا ہی ہونا چاہئے جتنا کہ مکان کی دیواریں اُونچی ہیں اور اُس کا چوڑان کم از کم ۱۲ فیٹ ہونا چاہئے۔ تاکہ جانور اُس کے اندر اچھی طرح پھر سکیں۔ سب سے عمدہ طریق یہ ہے کہ اُس جنگلہ کے بیرونی دروازہ سے لیکر مرغی خانہ کے دروازہ تک سنگریزوں کا اُونچا سا رستہ بنا دینا چاہئے جس کے گرد سبز گھاس اُگا ہوا ہو۔ تاکہ اُس راہ سے جانور آویں جاویں۔ اور جب دل چاہے تب اُس گھاس پر چرنے لگ جاویں۔ بلکہ آدھے حصہ میں گھاس اور باقی کے آدھے حصہ کی زمین کو کھود کر پولا کر چھوڑیں۔ تاکہ جانور اُس کو اپنے پاؤں سے کرید کر گڑھا بنالیں۔ اور جب پسند کریں اُس میں گھس کر بیٹھیں۔ جیسا کہ اُن کی عادت ہے احاطہ اگر کھلا بنا ہوا ہو اور اس میں سنگریزوں کا اُونچا رستہ بنا ہو۔ اور ارد

گرد گھاس اُگی ہو۔ اور پولی زمین مرغیوں کے کھیلنے اور مٹی پروں پر ڈالنے کے لئے ہو تو مرغ تندرست اور توانا رہیں گے:

(۹۶) برسات کے لئے چھتا ہوا باڑہ

اگر باڑہ چھتا ہوا ہو۔ تو مرغیوں کو ہر موسم میں آرام ملیگا۔ جاڑہ۔ برسات۔ گرمی، لو کے جھونکے وغیرہ وغیرہ سب سے امن رہیگا۔ سرد ہوا اُن کو سخت نقصان دیتی ہے۔ زمانہ جب تند ہوا چلتی ہے۔ تو یہ کونوں میں گھستی پھرا کرتی ہیں۔ برسات میں جب اُن کے پر بھیگ جاتے ہیں۔ تو سردی کھا کر بیمار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے چھت دار احاطہ انکو بھیگنے سے اور گرمیوں میں لو اور گرمی سے محفوظ رکھیگا۔ اگر لوہے کا یا لکڑی کا ایسا چھتا ہوا جنگلا یا احاطہ میسر نہ آوے تو گزارہ کیلئے آسان حکمت یہ ہے کہ چھپروں کی چھت بنا کر بلیوں پر کھڑی کر دیں لمبائی چوڑائی ضرورت اور مکان پر منحصر۔ چنانچہ ۵۔ ۶ فیٹ سے ۲۰ فیٹ تک لمبا۔ اور ۵ فیٹ سے ایک طرف اور ۳ فیٹ سے دوسری طرف سے اونچا ہو۔ یا اس سے بھی زیادہ ہو جتنا درکار ہو۔ اگر خشک زمین پر ایسا چھپر باندھ دیا جاوے۔ اور ارد گرد احاطہ بنا دیا جاوے تو علاوہ بارش سردی اور دھوپ کے بچاؤ کے وہاں اور بھی کئی فائدے پہنچینگے۔ یعنی مرغیوں کو مٹی پروں پر ڈالنے کے لئے اور کنکر چگنے کے لئے۔ اور ہاضمہ کی طاقت کو بڑھانے کے لئے بہت ملا کریں گے جو نہایت ضروری ہیں۔

(۹۷) بیشمار مرغی پالنے کے لئے مرغی خانہ

جتنی باتیں پہلے لکھی جا چکی ہیں۔ وہ محدود مرغیاں رکھنے کے لئے ہیں۔ لیکن جہاں بہت سی مرغیاں پالنی ہوں۔ وہاں زمین میں لکڑیاں گاڑ کر اُن پر چھت کی چادریں یا چھپر ڈال کر چھت بنا دو۔ اس طرح پر بہت بڑا لمبا چوڑا مکان بنا دو۔ اور ارد گرد سے محفوظ رکھنے کے لئے بھی چند بڑی بڑی ٹٹیاں بنا کر تیار رکھو۔ جس طرف کی ہوا یا لو دیکھو یا جس طرف سے بارش کی بوچھاڑ آتی ہو۔ اُسی طرف اُنکو کھڑا کر دو۔ مرغیاں بہت نازک مزاج [illegible]

بارش تو اُن کے لیے مضر ہے ہی۔ مگر زیادہ گرمی۔ لو۔ اور دھوپ بھی ویسی ہی نقصان دہ ہے۔ اور اگر مکان ہوادار اور روشنی والا نہ ہو۔ تو بھی صدہا بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لیے جو لوگ بحیثیت مرغی خانہ بنو لتے ہیں۔ اُن کو چاہیئے۔ کہ مکان میں بہت سی کھڑکیاں ایسی کھلوائیں۔ کہ جنکا رُخ مشرق اور جنوب کی طرف ہو۔ تاکہ اُس طرف سے سورج کی شعاع کی روشنی بخوبی آسکے۔ اور جب سرد ہوا یا بارش آوے۔ تو اُن کو بند کر دیا جاوے۔ اگر کسی نے ۶ مرغیاں اور ایک مرغ رکھنا ہو تو اس تعداد کے لیئے ۲۵ فٹ لمبا اور ۶ فٹ چوڑا کمرہ کافی ہے۔ جسکی چھت خواہ جست کی ہو خواہ چھپر کی۔ لیکن جس نے بڑا بھاری مرغی خانہ بنانا ہو۔ اُسے انجن گودام یا انجن شیڈ کی طرح ایک کھلا اور لمبا مکان بنانا چاہیئے۔ مکان خشک جگہ پر ہو۔ جسکے پاس کوئی جھیل یا پانی کھڑا ہوا نہ ہو۔ زمین ریتلی اور سنگریزہ والی ہو اور اگر زمین پر اونچی کرسی بنا کر مکان بنایا جاوے۔ تو اور بھی اچھا ہے۔ مرغی خانہ کے پاس اگر بہت سے سایہ دار درخت ہوں۔ تو بہت بہتر ہوا کرتے ہیں کیونکہ مرغیاں دھوپ اور بارش سے وہاں پناہ لے لیتی ہیں۔ مرغی خانہ کے لیئے زیادہ لکڑی بھی نہیں لگانی چاہیئے۔ کیونکہ لکڑی بھی اُن کے لیئے مضر ہے۔ اس میں دیمک اور چیونٹی گھس کر اُن کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس لیے صرف چند ضروری جگہ لکڑیاں گاڑ کر مکان بنانا چاہیئے۔ تاہم لکڑیوں پر تارکول لگا دینا چاہیئے۔ کہ دیمک وغیرہ سے محفوظ رہیں۔ میں نے پہلے بیان کر دیا ہے کہ ۶ مرغی اور ایک مرغ کے لیئے ۲۵ فٹ لمبا اور ۶ فٹ چوڑا مکان کافی ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ اندر کا مکان جس میں مرغیاں بند رہتی ہیں۔ وہ اتنا بڑا ہو۔ بلکہ مکان مع احاطہ مراد ہے۔ گویا اس پیمانہ میں سے صرف ۵ فیٹ جگہ مکان کے لیئے ہو اور ۲۰ فیٹ کھلے احاطہ کے لیئے۔ جسکے اندر جانور ہر طرف کو دوڑ سکیں اور پھر سکیں جہاں تک ممکن ہو سکے مرغیوں کو زمین پر مت بیٹھنے دو۔ اُن کے لیئے اڈے بنا دو۔ کہ اُس پر زمین سے اونچے ہو کر بیٹھیں۔ اڈوں کا بنانا بالکل آسان ہے۔ زمین میں ڈیڑھ یا دو فیٹ اونچے موسٹے موٹے کھونٹے گاڑ دو جن کے سرے اوپر سے چوڑے ہوں یا اُن پر بانس کی موٹی موٹی پٹیاں باندھکر

اس شکل کا بنا دو۔ تاکہ جانور اُس پر چڑھ کر بیٹھیں۔ بھاری جانوروں کے لیے اڈوں کے پاس۔ سہارا دینے کے لیئے اور سیڑھیاں بنا دینی چاہیئیں۔ تاکہ آسانی سے اُوپر چڑھ سکیں۔ ورنہ اُنکو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور اکثر اترتے وقت اُنکے پاؤں کو ضرب آجاتی ہے۔

(۹۸) مرغی خانہ کے اندر گھونسلے

مرغیوں کے انڈہ دینے اور اُن کو صدمات سے محفوظ رکھنے کے لیئے گھونسلا بنانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ دو قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ ایک منقولہ جہاں چاہیں لیجا سکیں۔ اور لگا سکیں۔ دُوسرے غیر منقولہ جو وُہیں جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو زمین میں جڑے ہوتے ہیں اور نقل پذیر نہیں ہو سکتے ہیں۔ وہ بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک تو لکڑی کے صندوقوں کے اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ فرش زمین سے ۹ انچ کی اُونچائی پر ۲ فیٹ چوڑی ۲ فیٹ لنبی اور ۲ فیٹ گہرے صندوقوں کی قطار لگا کر ادگرد سنگریزے لگا دو۔ تاکہ وہ صندوق ملنے نہ پاویں۔ یہ گھونسلے بڑے بڑے وزنی جانوروں کے لئے ہیں جو زیادہ اونچے چڑھ نہیں سکتے۔ اُن کے اوپر ایک اور قطار صندوقوں کی لگاؤ۔ جو ۱۵ انچ چوڑی ۱۵ انچ لنبی اور ۱۵ انچ گہری ہو۔ یہ دوسری قطار کم وزنی جانوروں کے لیئے ہے۔ اس پر تیسری قطار اور لیسے صندوقوں کی لگاؤ۔ جو ۹ انچ چوڑے اور ۹ انچ لنبے۔ اور ۹ انچ گہرے ہوں۔ یہ اور بھی ہلکے جانوروں کے لیئے ہیں۔ اس طرح پر ۳۔۴ یا اس سے بھی زیادہ قطاریں بنائی جا سکتی ہیں۔ چھوٹے اور بڑے صندوقوں کے تلے اُوپر رکھنے سے جو جگہ چھت پر بچی رہیگی وہ سڑک یا گذرگاہ کا کام دیگی۔ اگر صندوق اسقدر نہ ہوں کہ اُن کی چھت پر گذرگاہ بن سکے۔ تو ریکٹ لگا کر اس پر لکڑی کا راستہ بنا دو۔ مرغی خانہ اور اُن کے گھونسلوں کے درمیان تار کا جنگلا ضرور لگا دینا چاہیئے۔ ورنہ دوسری مرغیاں رات کو گذرگاہ پر ضرور چڑھ کر بیٹھ جایا کریں گی۔ اور انڈہ دینے والی مرغیوں کے لئے سدراہ ہونگی ایک ترکیب تو غیر منقولہ گھونسلوں کی یہ ہے جو مذکور ہوئی۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ بجائے

صندوقوں کے جالیاں گاڑ دو۔ اور چونہ و سنگریزہ لگا کر خوب مضبوط کر دو جالیوں کے چھید یا تو خوب فراخ ہوں۔ ورنہ اُن کو توڑ کر کافی چوڑا کر دو جالیوں کے اندر دریا کا موٹا موٹا ریت بچھا دو۔ جس پر انڈے حفاظت سے رہیں۔ اور ٹوٹنے نہ پاویں بعض لوگ صندوقوں کے گھونسلوں کے اندر پھوس بچھا دیتے ہیں گو وہ نرم اور گرم ہوتا ہے مگر اس میں دو نقص ہیں۔ ایک تو اُس میں کیڑے مکوڑے گھس جاتے ہیں۔ دوسرا مرغیوں کے پاؤں میں پھنسکر پھیل جاتا ہے۔ اور باہر نکل پڑتا ہے۔ اس لیے اس کے عوض تارکول لگا ہوا کاغذ نہایت موزون ہے۔ کہ وہ گرم ہوتا ہے۔ اور اُس میں کیڑے وغیرہ بھی نہیں پڑتے۔ جب اس طرح کے گھونسلے بھی بن جاویں تو اب ہر ایک گھونسلے میں ایک ایک۔ دو۔ دو مصنوعی انڈے رکھنے چاہئیں۔ جنکی رغبت سے انڈہ دینے والی مرغیاں وہاں جاکر بیٹھیں۔ اور انڈہ دیں۔ یہ مصنوعی انڈے پتھر چینی۔ یا چاک کے بنے ہوتے ہیں۔ اگر ایسے نہ مل سکیں تو لکڑی کے بنوا کر اُن پر سفید رنگ کرا لینا چاہیے۔

(۹۹) منقولہ گھونسلے

یعنی وہ گھونسلے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے جا سکیں۔ بڑے بڑے گھونسلوں کی نسبت یہ بدرجہا بہتر ہیں۔ کیونکہ جہاں مناسب جگہ اور موقعہ دیکھا وہیں اُن کو لگا سکتے ہیں۔ اور جب چاہا اُتار کر صاف کر سکتے ہیں۔ دُھو سکتے ہیں۔ ہوا لگا سکتے ہیں۔ بدل سکتے ہیں۔ اور دیوار کو سفیدی کرا سکتے ہیں۔ یہ گھونسلے یا تو بید کی یا جھاؤ کی نرم شاخوں کے بنے ہوتے ہیں جن کے اندر تنکے یا گھاس۔ یا تارکول لگا ہوا کاغذ بھرا ہوتا ہے۔ اگر معمولی ٹوکریاں لیکر کونوں میں رکھ دی جاویں۔ تو بھی یہی مطلب حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک خاص قسم کے تاروں کے گھونسلے بنے ہوئے ہوتے ہیں جن کے اندر تنکے یا پھوس بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اس میں جانور بڑے آرام سے بیٹھ سکتا ہے۔ تار کی ٹوکری کے اوپر دو کنڈے سے بنے۔ اور نیچے میخ لگانے کے لئے ایک ہک بنا ہے۔ اُس کو دیوار کے ساتھ لگا کر دو میخ اوپر ایک نیچے ٹھوک کر گاڑ دیتے ہیں۔ . . . .

باب چوتھا مرغی کا پالنا اور انڈہ حاصل کرنا

(۱۱۰) جانور کو پالنا

مرغیوں کو تھوڑا دانہ ڈالنا کہ جس میں انکا پیٹ بھی نہ بھرے نقصان دہ ہے کیونکہ غذا کی کمی سے وہ رفتہ رفتہ گھٹنے لگ جاتے ہیں۔ اور اس انڈوں کی تعداد اور وزن میں بھی فرق آجاتا ہے۔ مگر اسقدر زیادہ بھی نہیں کھلانا چاہیے۔ کہ وہ بدہضمی کے مارے۔ بیمار ہو جاویں۔ اس لیئے غذا ایسے انداز اور اعتدال کے ساتھ دینی چاہیے۔ کہ حسب ضرورت وخواہش اُن کو کفایت کر جاوے۔ یہ بات چند روز کے تجربے سے حاصل ہو جاتی ہے۔ ہم آگے چل کر خود بھی بہت مقدار اور وزن کا حال درج کرینگے۔ ایک موٹی پہچان یہ بھی ہے۔ کہ اگر غذا عمدہ اور حسب منشا ملیگی۔ تو جو کھانے کے مطلب کی مرغیاں ہیں۔ وہ تو موٹی ہونا شروع ہو جاوینگی اور جو انڈہ دینے والی ہیں۔ وہ جلد انڈے دینے لگ جاوینگی۔ جو اکسی قسم کی مرغیاں ہوں۔ جب وہ فاقوں کے مارے آدھ موئے ہو جاویں۔ تو انکو پال کر موٹا کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ کیونکہ جسقدر اُن کی طاقت ضائع ہو چکی ہے اُس کا دوبارہ عود کرنا کچھ آسان کام نہیں اُن کو عمدہ اور صاف غذا دینی چاہیے۔ خواہ غذا کوئی ہی ہو۔ مگر اُن کے کھانے والی ہو۔ بس ماندہ فضلات کا دینا مرغیوں کا نقصان کرتا ہے۔ عمدہ غذا چاہو صبح شام تھوڑی تھوڑی زمین پر ڈال کر اُن کو کھلائی جاوے۔ مگر غذا عمدہ اور مناسب ہونی چاہیئے۔ اس میں شک نہیں کہ لوگ عموماً گھروں کے بچے کھچے فضلات پر اُن کو پلتے ہیں۔ مگر وہ فائدہ بھی کچھ نہیں اُٹھاتے۔ اس کام کے لیئے کم خرچ بالانشینی والی بات یہ ہے کہ اناج کی منڈیوں کا جھاڑن جو جھاڑو دینے سے اکٹھا ہوتا ہے۔ خرید لیا جاوے۔ کیونکہ اُن میں اناج بہت کچھ ہوا کرتا ہے۔ مرغیوں کو مختلف اقسام کی غذاؤں پر چرنے سکھانا چاہیے۔ تاکہ جو

غذا آسانی سے مل سکے۔ وُہی کھلادی جاوے۔ مختلف اقسام کی مرغیاں مختلف اقسام کی غذائیں کھاتی ہیں۔ بعض کو ایک شئے پسند ہوتی ہے۔ اور بعض کو دو۔ دوسری مرغیوں کے لیئے سب سے بہتر غذائیں یہ ہیں۔ گیہوں۔ جو۔ کابلی جو بر کنگ۔ جو کا آٹا ٹکیہ بناکر۔ اور گوندھ کر بعض آدمی اناج کو اُبال کر کھلاتے ہیں۔ یہ انڈہ دینے والی مرغیوں کے لیئے بہت مفید ہے۔ کیونکہ پھول بھی جاتا ہے۔ اس لیئے اُبالے ہوئے اناج کے دینے میں فائدہ کے علاوہ کفایت شعاری بھی ہے۔ کہ تھوڑے سے اناج سے پیٹ بھر جاتا ہے۔ مگر جو انڈوں پر بیٹھی ہوئی ہوں۔ اُن کو مقوی اور سخت اناج کچا دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ طاقت بھی دے۔ اور بہت دیر تک معدہ میں ٹھہرے جانوروں کا معدہ غذا کو ہضم کرنے کے لیئے بہت مشہور ہے۔ حتیٰ کہ مرغیاں کنکر پتھر کھا جاتی ہیں۔ وہ اندر جاکر تمام گل جاتے ہیں۔

(۱۱۱) مختلف غذاؤں کا مختلف اثر

مختلف قسم کی مرغیوں پر مختلف قسم کی غذائیں جُدا جُدا اثر کرتی ہیں بعض غذائیں جسم کی حرارت بڑھاتی ہیں۔ اور جسم کی طبعی حرارت کو قائم رکھتی ہیں۔ بعض نشوونما میں مدد دیتی ہیں۔ اِس لیئے جانور قد و قامت میں ترقی کرتا ہے۔ قد اور وزن میں بڑا ہوتا ہے۔ بعض ہڈیوں کے بنانے کا مادہ رکھتی ہیں۔ بعض مرغن اور چکنی غذائیں بدن میں چربی کثرت سے پیدا کر کے موٹا کر دیتی ہے۔ لہذا جن غذاؤں میں سوجی کا مادہ زیادہ ہے۔ وہ بدنی اور طبعی حرارت کو قایم رکھنے والی ہیں۔ مثلاً چاول کو۔ شکر قند۔ سنگھاڑا۔ کیلا وغیرہ۔ جن غذاؤں سے گوشت زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ گیہوں۔ اور جو وغیرہ ہیں۔ اور جن میں ہڈیاں بنانے کی خاصیت ہو وہ یہ ہے۔ اناج کا باہر کا حصہ۔ جیسے بُورا چھان۔ یا جو کے ستو وغیرہ اس لیئے مرکب غذا جس میں یہ سب خواص موجود ہوں دینے نہایت مفید ہیں۔ اور جن لوگوں نے مرغیوں کو [illegible] انڈہ [illegible] کی غرض سے پالنا ہے۔ وہ ایسا کرتے ہیں۔ بچوں کو مضبوط بنانے [illegible] سب سے عمدہ غذا یہ ہے کہ ہڈیوں کو پیس کر میدہ جیسا کر دیا جاوے۔ اور اُن میں کوئی دوسرا اناج شامل

چاول بیا جو کا آٹا دلکر کھلایا جاوے تو بہتر ہے ۔ دال اور چنے کے چھلکے بھگا کر اور
باریک کرکے کھلانے بھی بہت مفید ہیں ۔ مگر چاول اور ترکاریات ہی دینی چاہیے
گرم موسم میں دینا مضر ہے ۔ یہ غذا ضرورت کے موافق دینی چاہیئے ۔ زیادہ دینا
جائز نہیں ۔ کچا گوشت چونکہ ثقیل ہوتا ہے ۔ اس لئے اس کا کھلانا اچھا نہیں ۔
اس کے عوض گرم اور گاڑھا نہایت نرم لذیذ ہاضم گوشت والی غذا ہے ۔
مرغیوں کو اگر کچا گوشت کھلایا جاوے ۔ تو شریر اور جھگڑالو ہو جاتی ہیں ۔ غذا اول بدل
کر دینی چاہیئے ۔ کیونکہ بدل کر دینا نہایت مفید سمجھا گیا ہے ۔ چھوٹا چھوٹا کٹا ہوا نرم
اور سبز گھاس مرغیاں بہت پسند کرتی ہیں ۔ اس لئے مشین کے ذریعہ یا باغبان
جو گھاس کاٹتے ہیں جسقدر مرغیاں کھاویں ۔ انکو کھلانا چاہیئے ۔ جوار یا باجرہ
کے برابر سنگریزے اور کوئلہ کے ٹکڑے ان کی گذرگاہ میں بکھیر دینے چاہئیں
تاکہ جسقدر رغبت سے چگنا چاہیں ۔ چگ لیں ۔ کیونکہ اپنی مرضی رغبت سے جو شئے جانور
چگ کر کھاوے ۔ وہ زیادہ مفید ہوتی ہے ۔

(۱۱۲) ہر قسم کی غذاؤں کا تعین پرورش

اس فصل میں ہم بیان کرینگے کہ کون غذا کسقدر طاقت دیتی ہے ۔ اور کیا فائدہ
پہنچاتی ہے ۔ اور اس میں کس مقدار کا کون خاصہ موجود ہے ۔ مرغیوں کے حق میں جو عمدہ
مقوی اور ذائقہ دار غذا ہے ۔ اس میں گوشت بنانے والے اجزا گیارہ فیصدی
ہیں ۔ ان کو کوٹ کر دینا چاہیے ۔ جو میں شوجی کا مادہ ۷۰ فیصدی ۔ اور روغن کا مادہ ۳
فیصدی ہے ۔ بچوں کو بڑھانے اور قد آور کرنے کے لئے جو خاصہ اوٹ میل میں
ہے ۔ وہ اور کسی میں نہیں ۔ اس کو پانی میں گوندھ کر گولیاں بنا کر دینا چاہیئے ۔
چین مرغ کے بچے تو اس کے کھانے سے بہت ہی جلد بڑھتے اور بہت پر نکالتے ہیں
گیہوں میں گوشت بنانے والے اجزاء ۱۲ فیصدی ۔ سوجی بنانے والے فیصدی
ستر ۔ اور چربی بنانے والے فیصدی ۳ ہیں ۔ بڑ کنگ جسکو بڑا انک بھی
کہتے ہیں ۔ وہ بھی گیہوں کے برابر اپنے سب خواص میں ہے ۔ البتہ
کی نہایت مفید اور موافق غذا ہے ۔ جو مرغیوں کے حق میں مفصل شمار کی گئی ہے

اس میں سوجی کا مادہ فیصدی ۶۸ ہے۔ اور گوشت کا مادہ فیصدی گیارہ مگر چربی بنانے اور موٹا کرنے والا مادہ ۸ فیصدی بعض قسم کے مرغ اس کو بڑی رغبت سے کھاتے ہیں۔ مثلاً کوچین کی قسم اور دیگر شل ڈارکنگ اور ہسپانیہ کے اس کی پرواہ بھی نہیں کرتے چھوٹے بچوں کو چاول بہت موافق ہیں۔ کیونکہ یہ جلد ہضم ہو جاتے ہیں خصوصاً پکائے ہوئے چاول جلد ہضم ہو جاتے ہیں۔ لیکن جوان پٹھوں کو ہرگز نہ دیئے جائیں کیونکہ اُسے وہ اجزا درکار ہیں جو ہڈی بنا دیں۔ اور گوشت پیدا کریں۔ ہاں گاہے گاہے کبھی دوسری شئے میں ملا کر دینا مضائقہ نہیں تاکہ غذا جلد ہضم ہو جاوے۔ گیہوں کا دلیا پورا چھانا ہوا اور موٹا آٹا سستی اور عمدہ غذا ہے۔ اس میں گوشت پیدا کرنے کے اجزا ۱۸ فیصدی ہوتے ہیں۔ جو دوسری غذاؤں کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ جو کا ستو پانی میں گھول کر کھلانا بہت مفید ہے۔ دہان کی پھلیاں بھی بہت فائدہ بخش ہیں۔ جہاں چند جانور ہوں۔ وہاں تو گیہوں کھلانے چنداں گراں نہیں۔ البتہ جہاں بڑے بڑے مرغی خانے ہوں وہاں اس کا خرچ مشکل سے برداشت ہو سکتا ہے۔ اس لئے گیہوں کی جگہ دہان جن کے اندر دانے ٹوٹ کر رہ گئے ہوں کھلانے مفید ہیں۔ اور باکفایت ثابت ہوئے ہیں۔ مٹر اور باقلا میں گوشت بنانے کے اجزا بہت ہیں۔ لیکن ان کی دال کھلانی منع ہے۔ مٹر اور باقلا جو مقوی اور دیر ہضم ہیں۔ روز روز نہیں کھلانے چاہئیں۔ بلکہ کبھی کبھی صرف اس حالت میں دینا مفید ہے۔ جبکہ جانور کی طبعی گرمی گھٹ گئی ہو اور وہ کمزور ہو گیا ہو۔ اور گو یہ جلد گلتا نہیں مگر مرغیوں کے لئے عمدہ غذا نہیں ہے۔ ان کے بہت کھانے سے پیٹ اور انڈہ دان کی حالت کسی قدر خراب ہو جاتی ہے۔ آلو اگر ابال کر اور چھیل کر دیئے جاویں تو سب سے عمدہ غذا ہے۔ کیونکہ اس میں سوجی بہت ہے۔ جو حرارت کو بڑھانے والی ہے۔ جو ۱۹ فیصدی اس میں موجود ہے۔ اور ¾ حصہ پانی موجود ہے۔ اور یہ جسم کو وہی فائدہ بخشتی ہیں۔ جو چاول دیتے ہیں۔ اور چاولوں کے ہی عوض دیئے جاتے ہیں۔ سبز اور تازہ ترکاریاں بھی مرغیوں کے لئے نہایت ضروری ہیں کیونکہ جہاں گنجائش ملتی ہے۔ سبز ترکاریوں کو بغیر توڑ کر کھاتی ہیں

پیدا ہو چکے ہوں مشہور کی نسل کا جوڑا انڈوں کے حق میں سب سے افضل تر ہے۔ خصوصاً اگر انکو تازہ اور زندہ کیڑے ... کھلائے جاویں۔ تو کثرت سے انڈے دیتے ہیں۔ باجرہ اور جوار اگر پانی میں ابال کر کھلایا جاوے۔ تو انڈے بھی کثرت سے پیدا ہوتے ہیں نوجوان بچے ہمیشہ ہی اور دوسرے مجھولے انڈے کثرت سے دیتے ہیں۔ اس لئے نوجوان مرغیوں کو رکھ کر بڑی عمر کی مرغیوں کو فروخت کر ڈالنا چاہیئے۔ اس لئے میں زور سے ہدایت کرتا ہوں۔ کہ ہر دوسرے سال کی گرمیوں سے پہلے پہلے بڑی بڑی مرغیوں کو فروخت کر دینا چاہیئے۔ مگر انڈے حاصل کرنے کی غرض سے کبھی رکھنا مناسب نہیں۔ کہ اس میں فائدہ نہیں۔ کھانے کی کام کے انڈے حاصل کرنے کے لئے مرغیوں کو مچھلی ہرگز نہ کھلانی چاہیئے۔ کیونکہ اس کی تاثیر سے انڈوں کا ذائقہ بالکل خراب ہو جاتا ہے۔ چونہ۔ نمک۔ ہڈیاں۔ کھریا مٹی۔ سیپ کا چھلکا۔ یہ سب اشیاء انڈہ کیلئے ایک خاص اثر رکھتے ہیں۔ اگر یہ اشیاء کھلائی جاویں تو انڈے بہت مضبوط پیدا ہونگے۔ جنکے چھلکے سخت اور ایسے مضبوط ہونگے۔ کہ اگر ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجائے جاویں۔ تو ٹوٹ سکتے نہیں۔ ان سب میں ہڈیاں زیادہ موثر ہیں۔ اگر پیس کے چاولوں میں بطور خمیر ملا کر باسی کر کے کھلائی جاویں۔ تو ایک ایک مرغی ... ۸ انڈے دیتی ہے۔ اور اگر پانی غذا میں ہڈیوں کا سفوف ملایا جاوے۔ تو انڈے بڑے مضبوط اور عمدہ حاصل ہوتے ہیں۔ اگر مغز الطین خشک ان میں اضافہ کر دئے جاویں تو اور بھی ترقی ہو جاتی ہے۔ اگر بجائے ہڈیوں کے سفوف کے انڈوں کے چھلکوں کا سفوف ملایا جاوے تو انڈے نہایت خوشنما پیدا ہونگے۔

(۱۴۲) انڈوں کا جمع کرنا

انڈوں کے آسانی سے جمع کرنے کے لئے اس قسم کے گھونسلے کا ہونا ضروری ہے۔ جو مقفل ہوں اور دیواروں سے چند قدم کے فاصلہ پر الگ لگے ہوئے ہوں۔ اور جن کے ایک طرف دروازہ ہو جس سے مرغی نکل سکتی ہو۔ اس طرح کے انتظام سے جب چاہیں آہستہ سے دروازہ کھول کر انڈہ نیچے سے نکال سکیں

اور جانور کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی ۔ وہ اپنے آرام سے بیٹھا رہتا ہے ۔ بلکہ بعض وقت اُسکو خبر تک بھی نہیں ہونے پاتی ۔ گھونسلے اگر دیواروں سے الگ ہوں تو انڈہ جمع کرنے والوں کے کیڑے بھی خراب نہیں ہوتے ۔ اکثر مرغیاں ان ہی گھونسلوں میں انڈے دیتی ہیں ۔ کہ جہاں وہ خوگیر ہو جاتی ہیں ۔ مگر ایسا بھی اکثر ہوتا ہے کہ کسی اور جگہ کونے میں بھی دیدیتی ہیں ۔ اس طرح پر انڈہ دینے والی مرغیوں میں سب سے زیادہ خراب گینی فول یعنی پیرو ہیں ۔ یہ جھاڑ وروں کونوں میں آوارہ گردی کرتے ہوئے انڈے دیتی ہیں ۔ اور بعض وقت بہت دور جاکر اسی جگہ انڈے دے آتی ہیں ۔ کہ وہاں کا گمان بھی نہیں ہوتا ۔ بعض اوقات جہاں دور جاکر انڈے دیتی ہیں ۔ وہ انکو سینے لگ جاتی ہیں ۔ اور اس طرح کئی کئی روز تک اپنے باڑہ سے غایب رہ کر جب بچے نکال لیتی ہیں ۔ تب بچوں سمیت آجاتی ہیں ۔ یہ اُن کی عجیب عادت ہے ۔ کہ اپنے اصلی گھر کو نہیں بھولتیں انڈہ جمع کرنے کی ٹوکریاں بھی عجیب ہوتی ہیں ۔ جھاؤ یا بید یا بانس کی بنی ہوئی ہوتی ہیں ۔ گول اور اونچے کناروں والی ہوتی ہیں ۔ پکڑنے کے لئے اوپر ایک ہینڈل لگا ہوتا ہے اندر کی طرف کپڑا اور روئی دار گدیاں لگی ہوتی ہیں ۔ تاکہ انڈے ٹکرا کر ٹوٹ نہ جاویں بعض ٹوکریوں کے درمیانی حصہ میں سوراخ یا جالی بنی ہوئی ہوتی ہے ۔ تاکہ ہوا اُس راہ سے انڈوں کو لگتی رہے ۔ اُسکے اوپر ڈھکن بھی ویسا ہی گدی لگا ہوتا ہے ۔ اگر زیادہ احتیاط کی ضرورت محسوس ہو ۔ تو اُن کے اندر گھاس یا پھوس یا نالی رکھ دیتے ہیں جن میں انڈے پھنسے رہتے ہیں ۔ اور ٹوٹنے سے ضائع نہیں ہوتے ۔ اور جب انکو دور روانہ کرنا ہو تو رستہ میں ٹکرا کر ٹوٹ جانے کے اندیشہ سے اُن کو نالی یا روئی میں لپیٹ کر صندوقوں میں گھاس بچھا کر انہیں بند کرکے روانہ کرتے ہیں ۔ ایک اور عمدہ اور سستا اور آسان طریقہ یہ ہے کہ موٹا ریت بھر کر اس میں انڈوں کو دبا دیتے ہیں جن سے نہ ہلتے ہیں نہ ٹوٹتے ہیں ٹوکروں میں رکھنے کے لئے بھی ایک خاص ترکیب ہے ۔ کہ اگر اس طرح پر رکھے جاویں تو زیادہ خراب ہو کر ضائع نہیں ہوتے ۔ اور وہ یہ کہ بجائے چورس قطار بندی کرنے کے ▤ ان کا گول حلقہ بنانا چاہئے جس طرح پہ سانپ کنڈلی مار کر بیٹھتا ہے ۔ اُسی طرح پر ان کو رکھنا چاہئے ۔ ◎ اور اس بات کا لحاظ رہے کہ ایک ہی رخ پر سب یعنی سب کے چوڑے سرے ایک طرف کو اور دوسری طرف

(۱۳۹) سینے کیلئے فی مرغی انڈوں کی تعداد

انڈوں کی تعداد مرغی کے قد اور انڈوں کے قد پر منحصر ہو سکتی ہے۔ یا کچھ ایک حد تک موسم کے لحاظ سے مقدار کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سینے میں بڑی بات یہ مد نظر رکھی جاتی ہے کہ انڈے اچھی طرح ڈھک جا سکیں۔ اگر ننگے رہینگے تو جلد خراب ہو جاویں گے۔ اسلئے اتنے انڈے ہونے چاہئیں جو مرغی کے جسم کے ساتھ لگے رہیں۔ تاکہ جسم کی حرارت کا پورا اثر کریں عام طور پر ۱۰ سے ۱۵ انڈے رکھنے چاہئیں۔ مگر سرد موسم میں کم رکھنے پڑتے ہیں۔ بڑے قد کی مرغی ظاہر ہے زیادہ انڈے سینہ سکتی ہے جیسے کوچین۔ ڈورکنگ مرغی ۱۲ انڈے بخوبی سینہ سکتی ہے۔ مرغی کا قدرتی خاصہ ہے۔ کہ انڈوں کو ادلا بدلا کرتی رہتی ہے۔ یعنی جو انڈے سینہ کے نیچے ہوں انکو کھسکا کر باہر کر دیتی ہے۔ اور جو باہر ہوتے ہیں انکو نیچے کر لیتی ہے اس طرح ہر بار کرتی رہتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ سبکو یکساں حرارت پہنچے پس اگر انڈے زیادہ ہوئے اور اکثر بیرونی پروں کے نیچے رہے تو سب انڈے باری باری سردی پا کر سرد ہو جائینگے۔ اور بچے کمزور پیدا ہونگے۔ اسلئے بقدر انڈے رکھنے چاہئیں جو اس کے جسم کے ساتھ لگے رہیں۔ اور سینہ کے نیچے ڈھکے رہیں۔ تاکہ خواہ وہ کسی انڈہ کو کھسکا کر آگے پیچھے کرے مگر وہ جسم کے ساتھ لگے رہیں۔

(۱۴۰) دو مرغیوں کا ایک ہی دن بیٹھنا

بعض مرغیاں پالنے والے جاڑوں کے موسم میں ایک ہی جھولی پر دو مرغیاں بٹھاتے ہیں۔ کہ ایک وقت ایک دے اور دوسرے وقت دوسری۔ کیونکہ جسوقت مرغی دانہ چگنے کیلئے باہر نکالی جاتی ہے تو سخت سردیوں میں انڈوں کے سرد ہو جانیکا احتمال ہوتا ہے۔ اسلئے ایک مرغی باری باری انڈوں پر بیٹھی ہی رہتی ہے۔ اور اس طرح پر انڈے ہر وقت گرم رہتے ہیں۔ مگر رات کیوقت ان میں سے ایک کو الگ کرتے وقت دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ ان دونوں میں سے کوئی بھی انڈے چھوڑنے نہیں چاہتی۔ تاہم جبکہ وہ انڈے اصلی

دسے ہوئے ہوں اُسکو رکھتے ہیں۔ اور دوسری کو زبردستی اُٹھا کر الگ بند کر دیتے ہیں۔ بدیں خیال کہ وہ مرغی جسکو انڈوں پر سے اُٹھایا گیا ہے شور نہ کرے۔ اِس کے نیچے الگ جگہ مصنوعی انڈے رکھ دیتے ہیں۔ جنکو نیچے لیکر وہ رات بھر بیٹھی رہتی ہے۔ اگر اصلی مرغی کمزور یا بیمار ہے تب بھی دوسری مرغی کو اُس کی امداد کے لئے انہیں انڈوں پر بٹھاتے ہیں +

(۱۴) گھونسلوں کا حال

جتنی قسم کے گھونسلے بنائے جاتے ہیں سب کا مفصل حال ہم پہلے لکھ چکے ہیں اب یہاں ان کی حالت کا بیان کیا جاتا ہے۔ غیر منقولہ گھونسلوں کی نسبت منقولہ یعنی نقل پذیر گھونسلے کئی باتوں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ چونکہ انڈے سینے کے لئے مرغی کو بہت دنوں تک گھونسلا میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ اسلئے مختلف اقسام کے جانور اور جوئیں اکثر پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔ اِس لئے لازم ہے کہ جب انڈوں سے بچے نکل چکیں۔ گھونسلے کو فوراً بدل ڈالیں۔ تاکہ اگر اس میں بُو اور عفونت پیدا ہو بھی گئی ہو۔ تو وہ دور کی جا سکے۔ ورنہ جانور بچوں اور مرغی کو بیمار کر کے کمزور کر دیتے ہیں۔ اور اُن سے اکثر ضائع ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ گھونسلا ایسے موقعہ پر فوراً بدل ڈالیں۔ یا صاف کر دیں۔ اور جس گھونسلے میں مرغی کو انڈوں پر بٹھانا ہو۔ اُسکو پہلے کوئیلوں کے سفوف یا لکڑی کی راکھ یا دونوں مرکب سفوف سے بھر کر اُوپر تھوڑی سی گھاس بچھا دیں۔ تاکہ گھونسلا نرم بھی رہے۔ اور کوئیلوں کے سبب کرم بھی نہ پڑیں۔ اگر دوسرے تیسرے روز کاربالک تیل کی ایک بوند گھونسلوں میں کسی جگہ ڈال دیا کریں تو کرم نہیں پڑا کرتے۔ گھونسلے کو کوئیلوں کے سفوف اور تھوڑی گھاس وغیرہ سے منہ تک بھر دیں کیونکہ اگر اُس کے کنارے اُونچے ہونگے۔ تو جس وقت مرغی کود کر آوے یا جاوے گی۔ تو انڈوں کے ٹوٹ جانے کا احتمال ہوگا۔ مرغی کا خاصہ ہے کہ جہاں پہلے انڈے پڑے ہونگے وہیں جا کر انڈے دیگی۔ اور وہاں سے اُٹھا کر دوسری جگہ گھونسلے میں رکھا جاوے۔ تو اس سے بہت ہرج پہنچتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ گھونسلے میں چند مصنوعی انڈے پہلے ہی سے رکھ دیئے جاویں۔ تاکہ انکو دیکھ کر مرغی وہیں جا کر انڈے دیوے۔ مگر یہ مصنوعی انڈے چونے اور ہلکی لکڑی کے ہونے چاہئیں۔ ورنہ اصلی انڈوں کو صدمہ پہنچیگا کہ ان سے ٹکرا کر ٹوٹ

چھٹا باب انڈوں کا سہنا بچوں کا پالنا اور انکو موٹا کرنا

(۱۴٦) سہنا

جب مرغی کو انڈوں پر بیٹھے ہوئے ۳ ہفتے گذر جاتے ہیں تو بچے انڈوں کو ٹھکور کر باہر نکلنا چاہتے ہیں۔ ۲۰ یا ۲۱ دن کے بعد ایسا موقعہ ہوا کرتا ہے اکثر ایسا دیکھا گیا ہے۔ کہ جس دن انڈے مرغی کے نیچے رکھے گئے تھے۔ ۳ ہفتوں کے بعد بالکل اسی دن بچے برآمد ہوتے ہیں۔ مگر بچے نکلنے سے پہلے پانچویں یا حد ساتویں دن تمام انڈوں کو آزمانا چاہیئے تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون درست ہے۔

(۱۴۷) یہ شناخت کہ آیا اس انڈہ سے بچہ پیدا ہوگا یا نہیں

اگر پہلے ہی دیکھ لیا جاوے۔ کہ آیا ان انڈوں سے بچے نکلیں گے یا نہیں۔ تو پھر یہ جو مایوسی اٹھانی پڑتی ہے۔ وہ بہت کچھ ہٹ جاتی ہے اس عمل کے مختلف وقت مقرر کئے ہوئے ہیں بعض ساتویں روز تجربہ کرتے ہیں اور بعض دسویں روز کرتے ہیں۔ تجربہ کرنے کا طریق ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ اندھیرے مکان میں لیمپ جلا کر اسکے آگے ایک سیاہ کارڈ بورڈ رکھیں۔ اس کارڈ بورڈ میں انڈہ کے سرے کے برابر سوراخ کیا ہوا ہوتا ہے۔ ایک ایک انڈہ باری باری سے اس سوراخ پر رکھکر دیکھے جاتے ہیں انڈے میں دو حصے نظر آیا کرتے ہیں

ایک بالکل شفاف اور دوسرا دھندلا اور دونوں کے درمیان ایک سیاہ حلقہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس میں سے بچہ نکلیگا جیسے عمدہ اور واضح طور پر یہ حلقہ ہوگا۔ ویسے ہی بچے کے عمدہ نکلنے کی امید ہوگی کہ اگر سیاہ حلقہ بالکل نظر نہ آوے۔ اور تمام اندر سے شفاف دکھلائی دے تو اس میں بچہ نہیں نکلا کرتا۔ ایسے انڈوں کو چُن کر نکال لینا اور الگ کر دینا چاہیے۔ کیونکہ اگر وہ الگ نہ کیے جاویں گے۔ تو گندہ ہوکر سڑ جاوینگے۔ اس قسم کے سب انڈے نکال کر الگ جمع رکھنے چاہئیں۔ اور انپر مرغی علیحدہ بٹھانی چاہیے۔ اور جو عمدہ ہوں۔ اُن پر علیحدہ مرغی بٹھانی چاہیے۔ مگر یہ صرف اُسی حالت میں چاہیے۔ جب ایک دن میں دو مرغیاں بٹھانی ہوں تب اُن کے لئے یہ مشغلہ بہتر ہے۔ کہ ایک کے لئے عمدہ انڈے چھانٹ کر الگ رکھے جاویں۔ اور دوسرے کے لئے خراب انڈے الگ رکھے جاویں۔ بعض مرغیوں میں ایسی بدعادت ہوتی ہے۔ کہ جب اُنکو انڈوں پر بٹھایا جاوے۔ تو انڈوں کو توڑنے لگتی ہے جسکا سہل علاج یہ ہے۔ کہ جب وہ ایسا کرے تو اُسے سرزنش کی جاوے۔ اُنکی چھڑی سے اُسکے سر پر آہستہ آہستہ ضرب لگائی جاویں۔ تاکہ وہ سمجھ جاوے۔ کہ مجھے اس ناشائستہ حرکت کی سزا ملتی ہے۔ اگر دو چار بار اُسے سرزنش کی جاوے۔ تو اُس کی بدعادت ہٹ جاویگی۔ دوسری ترکیب یہ ہے۔ کہ لکڑی کے مصنوعی انڈے اُسکے نیچے رکھ دینے چاہئیں۔ تاکہ جب وہ اُنپر چونچ مارے تو چونچ کو صدمہ پہنچے۔ اور تکلیف محسوس کرنے کے سبب وہ اس حرکت سے باز رہے۔ پس جب اُس کی عادت چھوٹ جاوے۔ تب دوسرے انڈے دینے چاہئیں۔ ۲-۳ روز میں عادت چھوٹ جایا کرتی ہے اور اگر ایسی بدنسل کی مرغی ہو۔ کہ عادت نہ چھوڑتی ہو۔ اور جب انڈے رکھے جاویں۔ تب بھی پھوڑنے لگ جاتی ہو۔ تو ایسی مرغی کو نکال دینا چاہیے۔ خواہ بیچ ڈالیں۔ خواہ خود ذبح کر کے کھالیں۔ ضائع جانیوالے انڈوں کی ایک اور حالت بھی ہے یعنی بوسیدہ انڈہ۔ انڈوں کی آزمائش کرتے وقت اگر کوئی انڈہ ایسا نظر آجاوے۔ کہ نہ تو وہ شفاف ہے۔ اور نہ بچے والا ہے۔ یعنی اُس کے بیچ میں سیاہ حلقہ نظر نہیں آتا ہے۔ بلکہ اُسکے سر پر سیاہی معلوم دے رہی ہے۔ تو ایسا انڈہ ضرور بوسیدہ ہوگا۔ اور اُس کے اندر کا مادہ گلتا ہوگا۔ اور ہلتا ہوگا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ انڈے کی تروتازگی کامل نہ تھی۔ اور جان پیدا کرنے والا مادہ کمزور تھا۔ پس مرغی کی حرارت کے اثر سے جب کچھ اندر پیدا ہوئی۔ تو اُس نے تمام مادہ اندرونی میں ایک نیلیان (جوش)

پیدا کر دیا جس کی وجہ سے مادہ تاؤ کھا کر پھٹ گیا۔ اور سڑ گیا۔ بعض اوقات بدتمیز مرغیوں کے سبب انڈوں اور بچوں کو بڑی بڑی خرابیاں پہنچ جاتی ہیں۔ بے شعور اور بدتمیز مرغیاں اپنے پاؤں سے روند کر انڈوں کو توڑ ڈالتی ہیں۔ اور نوزائیدہ بچوں کو پامال کر کے مار ڈالتی ہیں۔ اسلیے سدھی ہوئی مرغیاں انڈوں پر بٹھانی چاہئیں۔ مرغیوں کے سدھانے کا طریقہ یہی ہے۔ کہ انکو پہلے مصنوعی انڈوں پر بیٹھنا سکھاویں۔ پھر بانجھ انڈوں پر جو صرف کھانے کے مطلب کے ہوتے ہیں بٹھاویں۔ جب اچھی طرح بیٹھنا اور آہستگی سے اُٹھنا آجاوے۔ تب تر و تازہ انڈوں پر بٹھاویں۔ اور اس بات کا ضرور خیال رکھیں۔ کہ بعض مرغیاں قدرتی بچوں کے نکالنے اور انڈوں کے سہنے کے لائق ہوتی ہیں۔ ان کا مفصل حال اقسام میں درج ہو چکا ہے۔ وہاں دیکھ لیں مصنوعی ترکیب سے جو بذریعہ کل انڈے سہے جاتے ہیں اُسکا حال آئندہ ایک علیحدہ فصل میں درج کیا جاویگا گو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مصنوعی ترکیب سے جو بچے نکالے جاتے ہیں وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور اکثر مر جاتے ہیں۔ مگر یہ بات غلط ہے۔ اگر پوری حفاظت کیجاوے اور عمدہ غذا دی جاوے تو اچھی طرح پرورش اور نشو و نما پاتے ہیں ۞

(۱۴۸) انڈے سہنے کی ترکیب اور خبرداری

بعض آدمی انڈوں سے نکلے ہوئے بچوں کو ایک ٹوکری میں رکھ کر آگ کے پاس گرمی پہنچانے کیلیے۔ رکھ دیتے ہیں۔ ٹوکری کے اندر فلالین لگی ہوتی ہے۔ یہ عمل گو سخت سردیوں میں کمزور بچوں کے لیے مفید ہو سکتا ہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ مرغی کی جسمی حرارت اُنکو پہنچائی جاوے۔ کیونکہ مصنوعی حرارت اکثر نقصان پہنچاتی ہے۔ ہاں یہ ضرور کرنا چاہئے کہ جن انڈوں میں سے بچے نکل چکیں وہ خالی شدہ خول احتیاط سے اُٹھا کر باہر پھینک دیئے جاویں۔ تاکہ اُن کی آلائش دوسرے انڈوں کو خراب نہ کردے۔ اور دوسرے انڈوں کو مرغی بخوبی حرارت پہنچا سکے۔ جب انڈے سہے جاتے ہوں۔ تو اور کسی قسم کی مداخلت کرنی نہیں چاہیے۔ مرغی آرام سے بخوبی سہا کرے۔ اور بچے احتیاط سے نکلیں۔ انڈوں کو ہلانا یا چھونا یا مرغی کو چھیڑنا سخت منع ہے ۞

---

(۱۴۹) چوزوں کا حال

تجربہ کاروں کا بیان ہے کہ انڈہ کے اندر سے نکلنے کیلئے بچہ کو جو محنت کرنی پڑتی ہے
وہ ایک یا دو گھنٹہ کی محنت ہے ۔ یعنی بعض طاقت دار بچے ایک گھنٹہ کی محنت سے باہر آجاتے
ہیں ۔ اور بعض دو گھنٹہ کی محنت سے ۔ اور بعض اسی نسبت ۲۴ گھنٹہ تک محنت کرتے رہتے ہیں
محنت کیوقت کی کمی بیشی بچوں کے زور پر منحصر ہے ۔ طاقت دار بچہ جلد باہر آجاتا ہے اور کمزور
بچہ دیر میں نکلتا ہے بعض بچے لگاتار محنت کرتے رہتے ہیں ۔ اور بعض دفعہ دفعہ دے کر
اس محنت سے مراد ان کا انڈوں کو چونچ سے ٹھکرانا ہے ۔ انڈے کے اندر جب بچہ پیدا
ہوجاتا ہے ۔ تو زردی کا بہت سا حصہ ابھی اس میں باقی رہجاتا ہے ۔ جو بچہ کی غذا میں صرف
ہوتا ہے ۔ اس لئے اگر بچہ غذا کھالیتا ہے ۔ تو مضبوط اور طاقت دار ہوتا ہے ۔ اور اگر
غذا کم کھاتا ہے تو کمزور پیدا ہوتا ہے ۔ اور اکثر باہر آکر مرجاتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ جس انڈے کے
چھلکے کے اندر بہت سی زردی باقی رہی ہوئی نظر آوے ۔ اسکے بچہ کے بچنے کی امید بہت کم
ہوتی ہے ۔ انڈہ کے چھلکا اور زردی کے درمیان جو نالیاں ہوتی ہیں ۔ ان کی راہ بچہ کو زردی
کی غذا پہنچتی ہے ۔ اسلئے بچہ کا انڈہ سے جلد برآمد ہونا اچھا نہیں ہے ۔ اگر انڈہ کے چھلکے
کے اندر جو خون کی نالیاں ہوا کرتی ہیں ۔ ان میں کچھ خون باقی نظر آوے تو سمجھ لو کہ بچہ کمزور پیدا
ہوا ہے ۔ اگر بسبب کمزور ہونے کے بچہ انڈہ کے چھلکہ کو ٹھکرا کر رہ جاوے ۔ تو اسوقت
اس کی امداد کرنی واجب ہے ۔ یعنی اوپر سے سوراخ کھول دینا چاہیے ۔ تاکہ بچہ دم گھٹ کر نہ مرجائے
اور اگر چھلکا اوپر سے پھٹ گیا ہو ۔ مگر بچہ اندر سے نکل نہ سکتا ہو ۔ تو چھلکہ زیادہ چیر ڈالنا چاہیے ۔
کہ بچہ آرام سے نکل آوے *

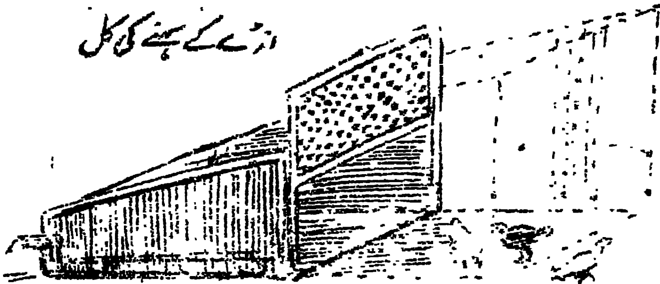
(۱۵۰) تازہ چوزے کی خوراک

جس دن بچہ انڈے سے باہر نکلے ۔ اس دن اسکو کچھ نہیں دینا چاہیے ۔ کیونکہ جو زردی
اس نے پی ہوئی ہوتی ہے ۔ اس دن ہضم کرنے کیلئے وہی کافی ہوتی ہے بعض آدمی مرچ اور

بیج اُن کے حلق میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ سمجھ کر کہ یہ معدہ کو زردی سے پاک کر دینگے۔ اور زردی جلد ہضم ہو جاویگی۔ مگر وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ یہ عمل طب کے بھی خلاف ہے۔ پیدائش سے تین دن تک پانی پلانا منع ہے۔ چوتھے روز پلانا چاہئے۔ ورنہ بچوں کے مرجانیکا اندیشہ ہے۔ جس دن بچے پیدا ہوں اُس دن کچھ نہ دے۔ اگلے روز جو کا آٹا دودھ سے پتلا گوندھ کر دینا چاہئے۔ کہ یہ غذا نرم زود ہضم اور مفید ہے۔ مگر غذا میں دودھ بہت نہیں دینا چاہئے۔ کیونکہ اس کا خاصہ ہے کہ حرارت پاکر یا بالکل گرم ہو کر جلد بگڑ جاتا ہے۔ یا خشک ہو جاتا ہے۔ بعض آدمی انڈوں کو پکا کر نکال لیتے ہیں۔ اور پھر اُن کا قیمہ کر کے اور دودھ میں ملا کر کھلاتے ہیں۔ مگر یہ بھی اچھا نہیں۔ روٹی پانی یا شوربا میں تر کر کے دینا بہت بُری ہے۔ کیونکہ ثقیل ہونے کے سبب بچوں کا معدہ اسکو اچھی طرح پیس نہیں سکتا۔ ایسے ثقیل غذا کے سبب ہضم نہ ہونے کے بدہضمی اور ہیضہ پیدا کرتی ہے۔ جس کے سبب بہت سے بچے مرجاتے ہیں۔ بعض آدمی نرگس اور پیاز کو خوب باریک کر کے کھلاتے ہیں۔ کہ یہ مقوی غذا ہے۔ اور زہر باد وغیرہ کی دوا بھی ہے۔ بچوں کو گھنٹہ گھنٹہ کے بعد تھوڑی تھوڑی غذا کھلانی چاہیے۔ اور تازہ پانی بھی ہر دفعہ غذا دیتے وقت پلانا چاہئے۔ اگر بچے پانی کو میلا کر دیں تو اور بدل ڈالنا چاہئے۔ کیونکہ میلا پانی اُن کی صحت کیلئے سخت مضر ہے۔ بہتر ان کو غذا دینے کا عمدہ طریق یہ ہے۔ کہ پیدا ہونے کے بعد پہلے ۲ روز تک گرم دودھ میں بسکٹ تر کر کے کھلاویں۔ پھر چوتھے روز سے اُبالے ہوئے انڈے قیمہ کر کے کھلاوے۔ اسی طرح تین روز کھلاوے ساتویں روز سے ڈبل روٹی یخنی میں تر کر کے کھلاوے۔ اسی طرح ۳ روز کرے۔ پھر دسویں روز جو کا آٹا دودھ یا پانی میں گوندھ کر کھلاوے۔ اس عمل کو پہلے تمام مہینے بھر اسی طرح دوہراتا رہے۔ جب ایک مہینہ ختم ہو جاوے۔ تب باجرہ اُبال کر دلیہ بنا کر خوراک کے ساتھ کھلا دیا کرے۔ اور ساتھ ہی قدرے سبز گھاس کاٹ کاٹ کے کھلا دیا کرے۔ مگر بچوں کو گوشت ہرگز نہ کھلاوے۔ کہ چیچک نکل آتی ہے۔ اور چوزے ضائع ہو جاتے ہیں۔ پھر جیسے رفتہ رفتہ بڑے ہوتے جاویں سخت غذا مثل خشک گندم کوٹے ہوئے یا ثابت اناج دینا شروع کرو۔

(۱۵۱) مصنوعی طریق سے سہنا اور بچوں کا نکالنا

جس طریق سے مرغی کے بغیر انڈوں کو سہا جاتا ہے۔ وہ طریق امریکہ والوں کی ایجاد ہے اگرچہ اس میں حرارت کو یکساں اور حسب ضرورت رکھنے کا بڑا مشکل کام ہے۔ مگر اب بہت سے لیمپ اس قسم کی ایجاد ہو گئے ہیں کہ ان کے ذریعہ مطلوبہ حرارت اعتدال سے پہنچتی رہتی ہے اور انڈے بخوبی تمام سہے جاتے ہیں۔ چین اور مصر والے اس ترکیب کو بہت استعمال کرتے ہیں۔ یہ عمل تہ خانوں میں کیا جاتا ہے۔ جہاں ایک آدمی حرارت کو اعتدال پر رکھنے کیلئے ہر وقت موجود رہتا ہے۔ جن کلوں میں حرارت خود بخود اعتدال پر رہتی ہے۔ وہاں انڈے ایک کاٹھڑے پر رکھے رہتے ہیں۔ جسکے نیچے اور اوپر دو پانی کے حوض ہوتے ہیں نچلا حوض سرد اور اوپر کا گرم ہوتا ہے۔ اس کے اوپر ہوادار کمرہ ہوتا ہے۔ اور اس کے اوپر بچوں کو پالنے کی جگہ ہوتی ہے۔ ایک طرف تیل کا بھرا ہوا لیمپ رکھا رہتا ہے۔ جسکی حرارت نلکی کے ذریعہ اوپر کے تالاب میں پہنچتی ہے۔ ان کل میں اوپر والے تالاب کے نیچے کانچ کی دو نلکیاں لگی ہوتی ہیں۔ جن کے اندر الکوہل شراب بھری ہوتی ہے۔ ان کا دوسرا سرا ایک بڑی نلکی میں لگا ہوتا ہے۔ جس کے اوپر پارہ بھرا رہتا ہے۔ اس میں ایسے پرزے لگے ہوتے ہیں کہ اگر حرارت زیادہ ہو جاوے تو الکوہل درجہ چڑھ کر پارہ کو دھکیلتی ہے۔ اور پارہ کے بوجھ سے چند سلاخیں نیچے دب جاتی ہیں۔ اور ایک چھید کھل جاتا ہے۔ جس کے راہ سے زائد بھاپ باہر نکل جاتی ہے۔ اور حرارت پھر اعتدال پر آجاتی ہے۔ یہ کلیں مختلف طرح کی ہیں ہم ذیل میں ایک کل کا نقشہ درج کرتے ہیں۔



الف پانی کا بھرا ہوا برتن ہے۔

ب لیمپ ہے جس کے ذریعہ حرارت پہنچائی جاتی ہے۔

ج کیبن ہے جس کے اندر لیمپ رہتا ہے۔

د وہ صندوق ہے جس میں انڈے رکھے جاتے ہیں۔

ہ وہ کیس ہے جو پانی کے برتن ڈھکے رکھتا ہے۔

و وہ ڈھکنا ہے۔ جو انڈوں والے کمرہ کو ڈھکے رکھتا ہے۔ جسکو جب چاہیں اوپر بھی اٹھا سکتے ہیں۔

ز وہ پانی کا کا ٹکڑا ہے۔ جو انڈوں والے کمرہ کو حرارت بخشتا رہتا ہے۔

ح ہوادار خانہ ہے۔

اگرچہ اہل امریکہ نے اس عمل میں بہت نمایاں ترقی کی ہے۔ اور فرانس والوں سے بھی بدرجہا بڑھ گئے ہیں۔ مگر اس عمل کے موجد نہیں۔ کیونکہ مصنوعی طریق سے انڈوں کا سینا چین اور مصر کا بہت پرانا طریق ہے۔ مصر میں تو اتنا پرانا پتہ پایا جاتا ہے کہ اس کی ایجاد کی صدی بھی معلوم نہیں ہے۔ مگر وہ کلوں کے ذریعہ نہیں کیا کرتے تھے۔ وہاں جگہ جگہ اس کام کے لئے تنور بنے ہوئے ہوتے تھے۔ آس پاس کے گاؤں والے اپنے انڈے لاکر بچے نکلوا لیجایا کرتے تھے۔ اور پھر ان کو گھر لیجا کر پالا کرتے تھے۔ یورپ میں سب سے پہلے مسٹر ریومر نے اس پر توجہ کی تھی۔ اسکو اپنے تجربات میں تھوڑی سی کامیابی ہوئی تھی۔ مگر پیچھے دوسروں نے تجربات کر کے پوری کامیابی حاصل کر لی۔ چنانچہ ایک سادہ طرح کی کل کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک لکڑی کا چورس صندوق بنا کر اس میں ایک دروازہ رکھتے ہیں۔ جو آسانی باہر بھی نکل سکے اور اندر بھی جا سکے۔ اس دروازے کے علاوہ صندوق کے اوپر چھت پر ٹین کا برتن لگا دیتے ہیں۔ جس میں گرم پانی بھر کر تو ٹھنڈا ہونے پاوے۔ اس برتن کے اندر ایک ہوادار خانہ بنا دیتے ہیں جس میں لیمپ جلا کر رکھ دیتے ہیں۔ اور اس کی گرمی سے پانی گرم ہوتا ہے۔ صندوق کے اندر فلالین یا سوکھی گھاس یا اون یا کاغذ یا ریت بھر کر اس پر پاس پاس انڈے لگا دیتے ہیں۔ تاکہ انڈوں کو نمی بھی پہنچے۔ اور حرارت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ پانی کو بذریعہ لیمپ بقدر گرم کیا جاتا ہے کہ درجہ کا تھرمامیٹر ۱۰۴ درجے کے فارن ہیٹ پر رہے۔ ان انڈوں کو [illegible] ہوا

نکالنی اور پھیرنا چاہیے - اور کبھی کبھی گرم پانی سے کپڑا تر کرکے پونچھنا چاہیے - گرم مذکورہ بالا درجہ سے زیادہ حرارت نہیں کرنی چاہیے - گو یہ سب عمل بظاہر سہل معلوم ہوتا ہے مگر عملی طور پر اس میں بہت دقتیں واقع ہوتی ہیں - مثلاً لیمپ کا یکساں رکھنا تاکہ حرارت معتدل رہا اور یکساں رہے - انڈوں کو ہر روز اُلٹ پلٹ کرتے رہنا تاکہ سب اطراف یکساں متاثر ہوں - اور انکو اکثر نم دار کپڑے سے پونچھتے رہنا - جب ہزاروں انڈوں سے بچے نکلوانے ہوں - تب یہ طریق تجربہ کار آدمیوں کے ذریعہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے - جب اس کل کے ذریعہ بچے برآمد ہو جاویں تو ان کو فوراً مرغیوں کے نیچے رکھ دو - اور جب طاقت پکڑ جاویں - تب مصنوعی مرغی کے حوالہ کر دو - جن مرغیوں کے نیچے بذریعہ کل نوزائیدہ بچے رکھنے ہوں - ان مرغیوں کو دس روز پہلے پتھر کے انڈوں پر بٹھا بٹھا کر عادی کر لو - تاکہ بچوں کو لیکر بیٹھی رہیں - جس مصنوعی کل کو ہم نے نمبر ۱۴ کی تصویر میں دکھلایا ہے - اُس میں خانہ نمبر د میں بہت سے کھڑے ہوتے ہیں - جن پر انڈے رکھدئے جاتے ہیں - اور چاروں طرف سے - اسقدر جگہ چھٹی رہتی ہے - کہ صندوق کے اندر ہوا سب کو یکساں لگتی رہتی ہے - اس خانہ کے بیرونی طرف ایک چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے - جسکی راہ تھرمامیٹر اندر ڈال کر حرارت کا درجہ معلوم کر لیا جاتا ہے - ایسے سوراخ ہر ایک خانہ کے بالمقابل ہوتے ہیں - تاکہ جتنے انڈوں کے اوپر چھتیں ہوں سب کی حرارت معلوم رہے ۔

(۱۵) مصنوعی مرغی سے بچوں کو پالنا

اگر ایک یا دو جھولیوں کو پالنا ہو - تو اصلی مرغی کے ذریعہ پالنا بہت ہی مناسب ہے کیونکہ اصلی مرغی سے بچے بہت خوش رہتے ہیں - لیکن جہاں بہت سے بچے پالنے ہوں وہاں اصلی مرغی سے کام نہیں نکل سکتا - ہم اصلی و مصنوعی مرغیوں کے فوائد کا مقابلہ ذیل میں درج کرتے ہیں ۔

مصنوعی مرغی	اصلی مرغی
ہر ایک مشین ۱۰۰ بلکہ اس سے بھی زیادہ پال سکتی ہے ۔	(۱) ایک مرغی ۱۰ یا ۱۵ بچے پال سکتی ہے ۔
بالکل صاف اور مستعمل جگہ رکھتی ہے ۔	(۲) بچوں کو گندہ اور میلی جگہ گھسیٹی پھرتی ہے ۔

اصلی مرغی	مصنوعی مرغی
(۳) دوسری مرغیوں سے لڑکر بچوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ کیونکہ دشمن مرغیاں بچوں کو مار ڈالتی ہیں۔	ان سب جھگڑوں سے مبرا رہتی ہے۔
(۴) سبز گھاس اور نمناک عفونت آمیز جگہ پر لیجانے سے بچوں کو بیمار کر دیتی ہے۔	ایسا ہرگز نہیں کر سکتی اسلئے بچے تندرست رہتے ہیں۔
(۵) باغوں یا صاف جگہ بچوں کو نہیں لیجا سکتی۔	ضرور صاف اور ستھری جگہ پر رہتی ہے۔

اسلئے مصنوعی مرغی کے ذریعہ بچے محفوظ رہتے ہیں۔ کیونکہ محافظ کو انکی خبرگیری کرنی پڑتی ہے۔ ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ اصلی مرغی سے پھر انڈے حاصل کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ اور بچے مصنوعی مرغی سے پالتو رہتے ہیں۔ اب ہم اس مصنوعی مرغی کے بنانے کا حال درج کرتے ہیں تصویر کو دیکھو جو ڈبیہ کی شکل کا چورس صندوق سا بنی ہوئی ہے اس صندوق کا پیندا نہیں ہے۔ صندوق چورس ہے۔ اور اندر سے بالکل کھلا ہے جس میں بچے بٹھا دیئے جاتے ہیں صندوق کا اوپر والا ڈھکنا لکڑی کا بنا ہوا ہے جس پر بھیڑ کے بچہ کی پشم دار کھال چڑھی ہوئی ہے۔ اگر پشم دار کھال نہ ملے تو کمبل یا روئی یا کوئی اور شے جو پشم کی مانند نرم اور گرم ہو۔ لگا دینی چاہیئے۔ یہ پشم دار ڈھکنا جب بند کیا جاتا ہے تو پشم کے بال بچوں کی پیٹھ کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔ اس ڈھکنے کے پشت پر ایک اور برتن ٹین یا جست کا بنا ہوا ہے۔ جس میں پانی بھرا جاتا ہے۔ سب کے اوپر ایک ٹین کا ڈھکنا جو پانی والے برتن کے اوپر دیکر بند کر دیا جاتا ہے۔ صندوق کے ایک کونہ میں لیمپ رکھنے کا خانہ بنا ہوا ہے۔ جس کی گرمی سے پانی گرم رہتا ہے۔ اور اس طرف سے پشم گرم ہوکر بچوں کو حرارت اوپر کی طرف پہنچتی ہے جیسی اصلی مرغی کی حرارت بچوں کو پہنچتی ہے۔ اس صندوق کا اگلا حصہ ۹ انچ اونچا اور پچھلا ۱۱۲ انچ اونچا ہوتا ہے اور

(مرغیوں اور چوزوں کا ڈھانچہ)

تو پانی وافر ہے تاکہ مختلف درجۂ حرارت مختلف بچوں کو پہنچے۔ اس صندوق کا بلند پانی گل نہیں۔ تاکہ زمین کی نمی بچوں کو نچلی طرف سے لگے۔ تاکہ یہ زمین کی نمی اس کمی کو پورا کرے جو اصلی مرغی کے جسم سے اٹھا کرتی ہے۔ بعض حکمرات کو اس مصنوعی مرغی کے صندوق کو بنانا ہو۔ وہاں اس قدر ریت بچھا دو جس کا ڈول آدھ انچ تک ہو۔ اور اس میں گندھک تھوڑا پیس کر ملا دو۔ تاکہ اس کی بو سے کرا ور جانور پیدا نہ ہوں۔ پس اس کے اندر بچے بٹھا کر اوپر سے بند کر دو۔ اور لیمپ روشن کر دو تاکہ پانی گرم ہو جائے۔ بعض اس قسم کے صندوقوں کے ظرف میں دو ایک باریک سوراخ ہوتے ہیں تاکہ تروتازہ ہوا بھی بچوں کو لگتی رہے یہ صندوق حسب ضرورت مختلف ناپ کے ہوتے ہیں۔ جن میں ۲۰ — ۲۵ بچوں سے لیکر کئی کئی ہزار تک رکھے جاتے ہیں۔

(۱۵) بچوں کی خبر گیری

اگر مرغی کی حفاظت نہ کیجاوے تو یہ بچوں کو لیکر بہت دور نکل جاتی ہے۔ جس سے بچوں کو زیادہ تھک جانے کے بہت سے صدمے پہنچتے ہیں۔ مثلاً گرد ہولی میں گر جانا، گیلی گھاس، کیچڑ یا غلاظت میں پھرنا، کانٹے چبھنا، سردی اس کی وجہ سے بیمار ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔ لہذا مناسب اور ضروری ہے کہ مرغی کو ان سب باتوں سے محفوظ رکھا جائے لہذا اسکو کسی کھلے کھانچے میں بند کر دینا چاہئے۔ مگر ایسی جگہ بند کرنا مناسب ہے۔ جو اس کی صحت کو مضر نہ ہو۔ زمین ریتلی یا سنگریزہ دار ہو۔ اور وہاں گھاس بھی اگا ہوا ہو۔ کھانچہ ہوا دار ہو جس میں سورج کی روشنی پوری طرح پہنچ سکے۔ اس کھانچے کو ہر روز نئی جگہ رکھنا چاہئے۔ مثلاً آج یہاں ہے تو کل دوسری جگہ ہو۔ پرسوں تیسرے مقام پر ہو۔ تاکہ ہر روز نیا اور تازہ مقام رہنے کو ملے۔ اور ان کی صحت میں فرق نہ آوے۔ اور چھوٹا سا احاطہ ہو۔ تو بہت بہتر ہے۔ کہ وہاں آزادی سے پھر سکیں گے۔ اور زمین کرید کرید کر بچوں کو کیڑے نکالا کریں۔ جو ان کی طبعی مرغوب غذا ہے۔ جس روز بچے پیدا ہوئے ہوں۔ اس سے دو تین روز تک کھانچے میں بند کر کے تھوڑی دیر ہوا اور سورج کی شعاعوں کی

حرارت بھی دیں۔ اور اسی طرح روز کیا کریں پہلے مہینے بچوں کی خوراک یہ ہے۔ ابلے ہوئے انڈے۔ گاڑھا فالودہ یا گاڑھی روٹی سے اندر تک کوٹا ہوا باریک پیا ہوا۔ جو کے کیک یا رسک جو آلو ابالے ہوئے چاول یعنی ہڈیاں پسی ہوئیں۔ زردچو۔ گیہوں کا دلیا۔ باجرہ یا جوار۔ ابال کر کچلا ہوا گوشت کا پکا ہوا باریک قیمہ اور سبزی کا کترا۔ ان میں سے جو بچا دوسرے دن ہی دینا چاہیئے۔ زمانہ کے چند پلے بچوں کی رہائش کے ارد گرد بیٹ کو ڈال چھوڑ تاکہ صبح کو اٹھتے ہی چگنا شروع کریں۔ کیونکہ اس عمل سے بڑے خوش رہتے ہیں۔ چیمبرلین اور سپریٹ صاحب کی ایجاد کردہ غذا چوزوں کیلئے بڑی مفید ثابت ہوئی ہے۔ گو معمولی چوکی خوراک کی نسبت کچھ قدرے زیادہ خرچ آتا ہے۔ لیکن بچے جلد موٹے تازے ہو جاتے ہیں۔ جب ایک ماہ سے عمر میں زیادہ ہو جائیں تب ثابت اور کچا غلہ اچھی طرح کھانے لگ جاتے ہیں۔ دوسرے مہینے میں دن میں ۴ دفعہ اور تیسرے مہینے میں دن میں تین بار کھلانا چاہیئے جیسے کہ دیگر حیوانات اور عام مرغیوں کا قاعدہ ہے۔ جو لوگ بچوں سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ اعلےٰ قسم اور مخصوص نسل کی مرغیاں پالیں۔ کیونکہ جسقدر مضبوط اور جفاکش بچے پیدا ہونگے اسی قدر زیادہ فائدہ ہوگا۔ اگر بچے نکالنے والی کل میسر نہ آوے۔ اور بچے بہت سے ضرور نکالنے ہوں تو ٹرکی فول پالیں۔ اور اس سے بچے نکلوائیں۔ کیونکہ وہ ایک دم ۲۵ انڈوں تک سہہ سکتی ہے۔ اور اسیقدر بچوں کو پال سکتی ہے۔ مگر چونکہ ٹرکی ورگی فول آوارہ گرد جانور ہے۔ اسلئے اسپر کھانچہ دیکر رکھا جاتا ہے۔

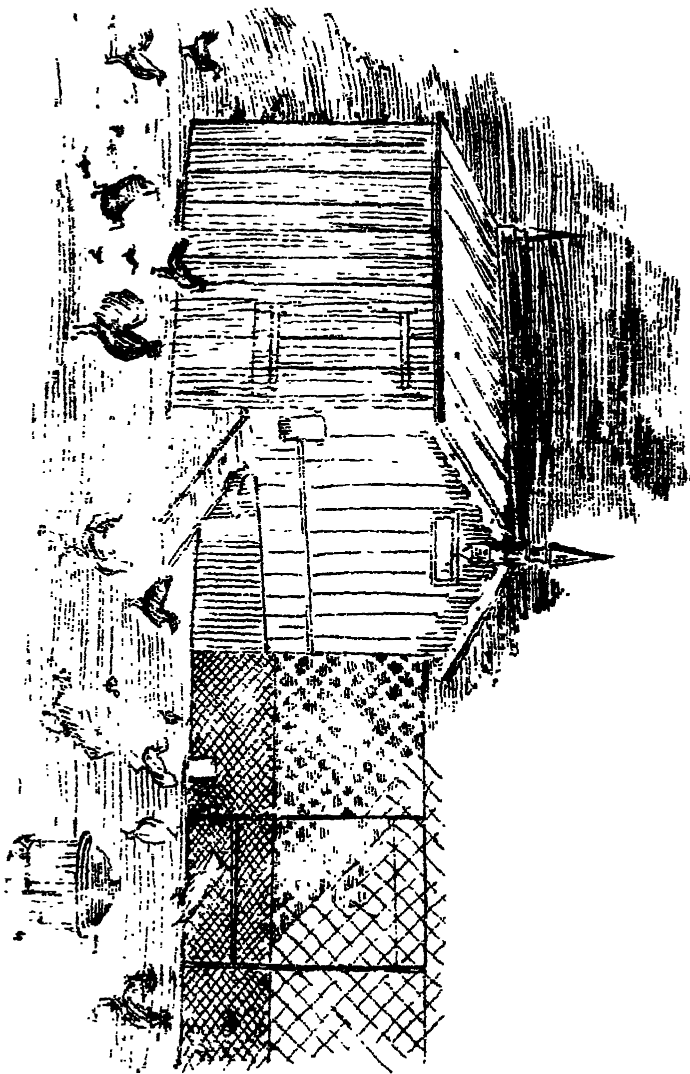
(۱۵۴) بچوں کو بازار میں فروخت کرنے کیلئے پالنا اور موٹا کرنا

ڈارکنگ نسل کے چوزوں کو فروخت کرنے کیلئے اکثر کھانچوں میں رکھکر پرورش کرتے اور موٹا کرتے ہیں۔ موسم گرما ہو۔ تو ان کی عمر ۳ سے ۴ ماہ کی ہو۔ اور اگر موسم سرما ہو۔

تو ۵ سے ۶ کی ہونی چاہیئے ۔ جو کا آٹا دودھ میں گوندھ کر دینا سب سے عمدہ غذا ہے دن میں تین دفعہ غذا دینی چاہیئے ۔ پہلی غذا علی الصباح دوسری ۱۱ بجے اور تیسری شام کو تیسرے پہر کی غذا تھوڑی دیکر پھر کچھ اناج بھی ڈال کر کھلا دیں تاکہ رات بھر کے لئے کفایت کر سکے پانی صاف و تازہ پلاویں ۔ کیونکہ پانی پران کی پرورش کا بڑا مدار ہے ۔ جب اناج کھلا دیں تب کنکر بھی چگاویں ۔ کہ یہ غذا کے ہضم میں بڑی مدد دیتے ہیں ۔ اگر عمدہ غذا وقت پر اچھی طرح دیجاوے ۔ تو ۲ یا ۳ ہفتہ میں بچے خوب موٹے تازے ہوجاتے ہیں ۔ بھیڑ کی چربی اور موٹا گوشت اگر قیمہ کر کے غذا میں کھلایا جاوے ۔ تو بچے بہت موٹے ہوجاتے ہیں زیادہ مقوی اور موٹا کرنے والی غذائیں ہمیشہ دینی مضر ہیں ۔ کیونکہ حد سے زیادہ موٹا ہوکر مرغیاں بیمار ہوجاتی ہیں ۔ صرف دو ہفتہ تک اس قسم کی غذائیں کھلانی کافی ہیں ۔ پوری پرورش پاکر موٹی کی ہوئی مرغیاں ۵ سے لیکر ۱۰ پونڈ تک وزنی ہوجاتی ہیں ۔

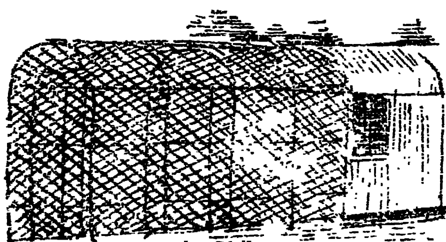
(۱۵۵) موٹا کرنے کا خرچ

چونکہ صرف دو ہفتہ تک مقوی غذا دینی پڑتی ہے ۔ اسلئے اسپر چنداں خرچ نہیں آتا ۔ جسقدر خرچ کہ ۲ جانوروں کے مکمل ہونے پر آتا ہے اُسیقدر خرچ ایک یا دو بچوں کے موٹا کرنے پر صرف ہوتا ہے ۔ جب دو ہفتہ میں موٹے ہوجاویں پھر زیادہ پالنا فضول ہے ۔ کیونکہ پھر مرغیاں بیمار ہوکر بجائے خاطرخواہ موٹا ہونے کے گھٹنے لگتی ہیں ۔ اگر جلد موٹا کرنا مطلوب ہو ۔ تو اس کے قواعد اس طرح ہیں ۔ کہ ۱۰ یا عد درجہ ۱۲ عدد مرغیوں کو ایک علیحدہ مکان میں (جس کا نقشہ اگلے صفحہ میں درج ہے) بند کردیں اور دن میں تین دفعہ غذا دیں ۔ ایک دفعہ علی الصباح دوسری بار دوپہر کو تیسری بار شام کو ۔ جب اس بند مکان میں جانوروں کو مقرر پالنا ہو ۔ تو ان کو ایک دن باہر رکھا جا سکے تاکہ جب بند کیا جاسکے تو [illegible] ۔ [illegible] غذا کھانے لگ جاویں ۔ ورنہ بسی [illegible] بند کرنے کے سبب اکثر [illegible] ۔ یہ مکان علیحدہ ایسی جگہ ہونا چاہیئے جہاں کوئی شور و غل نہ ہو ۔ اور باہر آمد و رفت کا خطرہ نہ ہو ۔ اور اگر سیاہ کپڑا [illegible] سکے اوپر دے رکھا جاسکے ۔ [illegible] کا خیال اسی طرف نہ ہٹے ۔ اور [illegible]

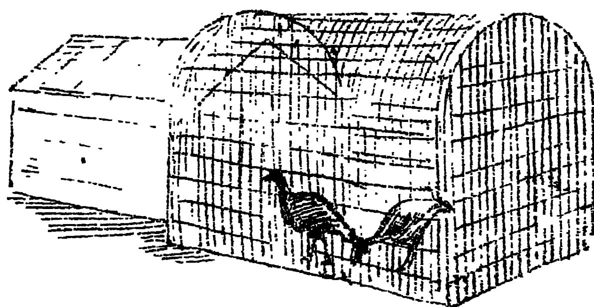


اندر چپ چاپ ہیں - ایسے والے جانور بالکل نہ ہوں - اگر کوئی بیمار ہوں تو اسکو
نکال کر الگ کر دینا چاہئے - ایک یا دو ہفتہ کے بعد تحویل رغبہ اندر سے
عمل کرنا چاہئے - یہ عمل اس طرح کیا جاتا ہے - کہ جو کا دلیا یخنی یا دودھ میں گوندھ

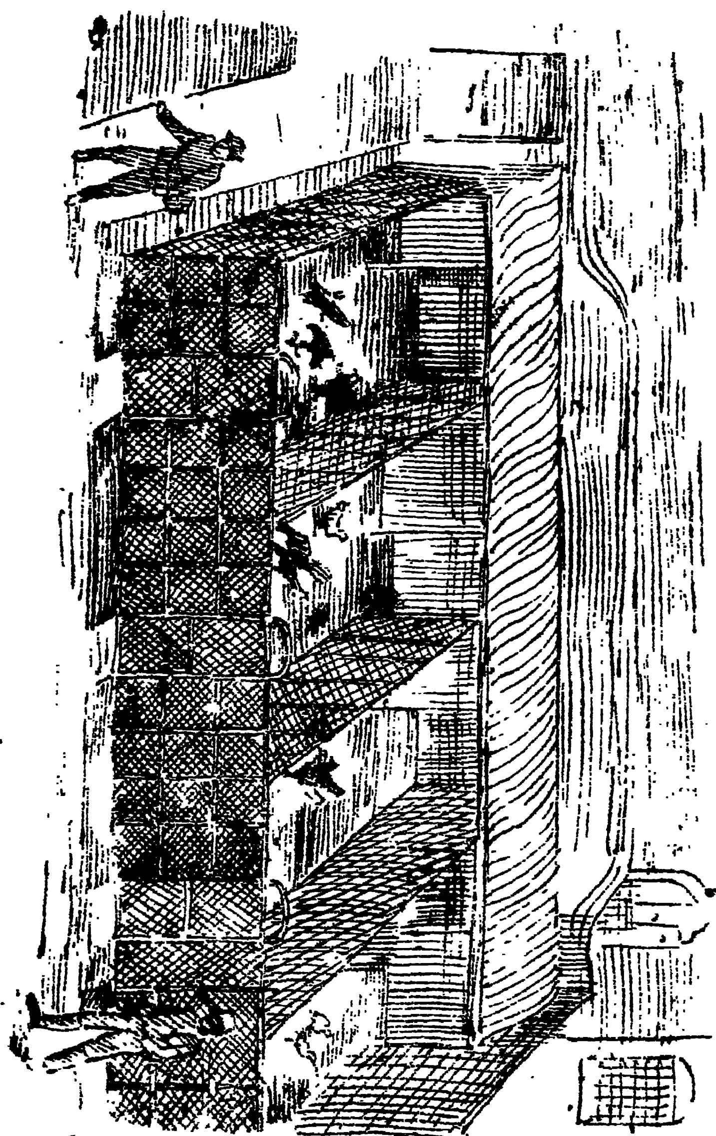
کہ چھوٹی انگلی کے برابر اسکی بتیاں بنالیں - اور ایک بار مرغ کو الٹا لٹکا پکڑ کر چونچ
کھول کر یہ بتیاں زبردستی
منہ میں ٹھونس ٹھونس کر
کھلاتی جاویں - اگر ایک
ہفتہ تک یہی عمل کیا جاویگا
تو مرغ بہت موٹے ہو
جاوینگے مگر اس عمل میں
نہ حلق میں پھنس جاوے



دوسرے گرم پانی سے منہ میں ڈالنا چاہیے تاکہ غذا نرم ہو کر پھسل جاوے جہاں [illegible]
جانور [illegible] سے [illegible] وہاں [illegible] مقدار [illegible] ہے - اسلئے
[illegible] باقی ہے - اور ان کے
[illegible] ہوتا ہے - [illegible] کے حلق [illegible] کو پانوں سے
[illegible] جانور کے [illegible] ہے -
[illegible] اور



دیتے [illegible] پاؤں سے دبایا جاتا ہے - [illegible] جانور کے [illegible] دیوالی ہے
اس مشین میں [illegible] پہیہ لگا ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے اس کو جہاں چاہیں لیجا سکتے ہیں
پالنے والے [illegible] کا کل حال نقشہ ذیل سے معلوم ہو جاویگا - یہ مکان دو طرح کے
ہوتے ہیں یا گول جیسے تصویر نمبر [illegible] سے ظاہر ہے - دوسرا چوکور مکان جسکا



نقشہ نمبر ۲ سے ظاہر ہے ۔ مکان نمبر ۲ کا پچھا اونچا اور آگا نیچا ہوتا ہے مکان سب طرف سے بالکل بند ہوتا ہے ۔ صرف دروازہ کی طرف کی دیوار جھنجری دار یا جالیدار ہوتی ہے ۔ جب غذا کھا چکتے ہیں تب اسپر بھی کپڑا ڈال کر اندھیرا کر دیتے ہیں دروازہ کی کھڑکی کو اوپر اٹھا کر کھلنے والی ہوتی جیسے تصویر نمبر ۲ سے ظاہر ہے ۔ اس

مکا کا بنیاد زمین سے ڈیڑھ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ جو لمبائی میں لکڑیاں لگا کر بنایا گیا
ہوتا ہے۔ اس طرح پر تا کہ مرغیوں کی شکل سب نیچے کریں۔ نقشہ نمبر ۴ ان کٹہروں کا
ہے جن کے اندر غذا ڈال کر چگائی جاتی ہے۔ یہ لکڑی کے بنے ہوتے ہیں۔ اور مکان
کے باہر کی طرف لگے ہوتے ہیں۔ جب ان میں غذا ڈالی جاتی ہے۔ تو جانور اپنی گردنیں
باہر نکال کر چگتے ہیں۔ یہ باہر اسلئے لگائے جاتے ہیں۔ کہ اندر کی طرف سے جانور سکو
گرا نہ دیں۔ انہیں روزانہ صاف رکھنا چاہئے۔ تا کہ ان میں بو پیدا نہ ہو جاوے ہر دفعہ
بالکل تازی غذا دینی چاہئے
اگر کوئی غذا بچ رہے۔ تو
وہ دوسروں کو ڈال دو۔
مگر اُن کو دوبارہ مت کھلاؤ
اگر ان کٹہروں میں بو پیدا
ہو جاوے۔ تو فوراً دھو کر
سکھالو۔ اور گندھک کا بخور
کردو۔ یعنی گندھک آگ پر ڈال
کر جب دھواں اُٹھے تو اُسپر
ان کٹہروں کو دورست
سینک دو۔ اس عمل سے تمام عفونت دور ہو جاویگی۔ اس مکان یا کھانچہ کو ہر وقت
صاف رکھو۔ اور ایسے مقام پر تیار کرو۔ جہاں کی زمین پتھریلی یا خشک ہو۔ اور تازہ
تازہ ہوا ہر وقت لگتی رہے۔ ٹھونس کر غذا کھلانے کا عمل جسکا بیان واضح طور پر
اوپر لکھا جا چکا ہے۔ اُس وقت تک نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ جانوروں کو بہت ہی
جلد فربہ نہ کرنا ہو۔ یا فربہ جانوروں کی مانگ بہت نہ ہو ورنہ انکو معمولی طریق پر ہاتھ سے
کھلا کر پالنا چاہئے۔ کہ وہ زیادہ مناسب ہے۔

(۱۵۶) ذبح کرنے کا طریقہ

بطخ اور ٹرکی کی طرح مرغی کو ذبح کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس طریق سے اسکا گوشت خشک اور کھرا ہو جاتا ہے۔ بہت سے مرغی خانہ کے قصاب نہایت وحشیانہ طریق عمل میں لاتے ہیں۔ یعنی وہ گردن کو بقدر دباتے ہیں کہ جانور دم گھٹ کر مر جاتے ہیں۔ یا گردن اس طرح مروڑتے ہیں کہ ایک ہی جھٹکے میں کام تمام ہو جاتا ہے۔ اس اخیر کے عمل کیلئے چالاکی درکار ہے۔ چھری سے ذبح کرنا انگریز اسواسطے پسند نہیں کرتے۔ کہ بسبب خون کے نکل جانے کے طاقت بہت کچھ زائل ہو جاتی ہے۔ سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ ایک مضبوط اور وزندار لکڑی کا ڈنڈا ہاتھ میں پکڑ کر گردن کے پچھلی طرف تیسرے جوڑ پر ایسے زور سے مارے کہ ایک ہی ہاتھ میں مرغی بیہوش ہو کر جائے۔ اور گردن کو اسی وقت جھٹکا سے جھٹکا کر توڑ ڈالے۔ مرغی فوراً مر جاتی ہے اور خون کی ایک بوند نہیں گرتی ۔

(۱۵۷) مرغ کے گوشت کے مقوی باہ ہونے کی خوبی

مرغ کا گوشت پرلے درجہ کا مقوی باہ اور حرارت غریزی کو بڑھانے والا ہے۔ اور ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ زود ہضم ہے اسلئے بیمار اور کمزور کیلئے نہایت عمدہ غذا ہے معدہ خواہ کیسا ہی کمزور ہو اس کا گوشت جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ اور اس سے چند روز کے استعمال سے معدہ طاقتور ہو جاتا ہے ۔

(۱۵۸) مرغ کے پروں کا نوچنا

جب مرغ کو ذبح کر چکو تب جسم کے گرم رہتے ہی فوراً نوچ ڈالو۔ کیونکہ اگر دیر کروگے تو بدن سرد ہو کر پروں کا اکھڑنا مشکل ہو جاویگا۔ پھر اگر پر نوچوگے تو جسم کا چمڑا بھی ان کے ساتھ پھٹتا جاویگا۔ اسلئے اگر بازار میں بیچنا ہو۔ تو گرم گرم پر نوچ ڈالو۔ ورنہ نرم ہو کر خراب ہو جائیگا

(۱۵۹) پروں کا استعمال

نرم پر تکیوں بچھونوں اور گدیلوں میں بھرے جاتے ہیں۔ جہاں بڑے بڑے مرغی خانے ہیں۔ وہاں ان کا ذخیرہ جمع رہتا ہے۔ اور جیسے سفید اور لمبے یا سنہری جھلکدار پر ہونگے ویسے ہی اُن کی قیمت ہوگی۔ جسقدر تکلیف اُنکو جمع کرنے میں برداشت کرنی پڑے گی۔ وہ سب پروں کے مالکوں میں ہو جاتی ہے۔ گھونسلوں پرانی ٹوکریوں اور دیگر جگہ کو اکثر دیکھتے رہو۔ اگر ان میں پر ہیں تو اُنکو جمع کرتے رہنا چاہیئے۔ جہاں چھوٹا مرغی خانہ ہوگا۔ وہاں بھی اسقدر پر جمع ہو جاتے ہیں کہ ایک تکیہ بھرا جاتا ہے ؏

(۱۶۰) پروں کا سنوارنا

قاعدہ کی بات ہے کہ اگر کسی شئے کو سنوار اور بنا کر فروخت کیا جاوے تو زیادہ قیمت وصول ہوتی ہے یہی حال پروں کا ہے۔ اگر ان کو عمدہ طرح پر سنوار کر اور بنا کر بیچا جاوے تو زیادہ دام ملتے ہیں۔ اگر پروں کی ڈنڈیاں سُرخ اور خون آلودہ ہوں۔ تو اُنکو کاٹ کر دینا چاہیئے۔ یہ ڈنڈیوں کے ٹکڑے حفاظت سے رکھنے چاہیئں۔ کیونکہ یہ بھی کام دیتے ہیں۔ پروں کو بڑے بڑے تختوں پر بچھا کر تنور میں رکھکر سکھا لینا چاہیئے اگر پروں کو گرد لگی ہو تو پہلے دھو ڈالے پھر بوروں پر رکھکر تنور میں پروں کو سکھالے پھر اُنکو جالیدار کپڑے میں باندھکر ہوا میں لٹکا دے تاکہ عفونت نکل جاوے۔ سفید پر زیادہ قیمت پر بکتے ہیں۔ لہذا اِس بات کا خیال رکھے کہ سفید پروں میں دوسرے رنگدار پر نہ ملنے پاویں بطخوں کے پر الگ مرغیوں کے الگ ٹرکی کے الگ رکھنے چاہیئں۔ کیونکہ ان کے بھاؤ مختلف ہوا کرتے ہیں۔ بعض وقت ان پروں کی فروخت سے اسقدر فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ تمام محنت وصول ہو جاتی ہے ؏

[illegible] ۱۱۴ تا ۱۵۰ [illegible]

اوپر تو پورا چھان بچھاؤ۔ اسپر پاس پاس انڈے چن دو۔ اوپر پھر پورا چھان کی تہ دو۔ اور پھر انڈے چن دو۔ اسی طرح تہ بتہ انڈے اور چھان دیتے جاؤ۔ تب ڈھکن کو نالی اوپر پھر کر صندوق بند کر دو۔ چھان کے اندر انڈے محفوظ رہیں گے۔ ایسے صندوق حفاظت سے رکھنے چاہئیں۔ تاکہ بہت نہ ہلیں۔ جن انڈوں کو دساور کیلئے۔ باہر بھیجنا ہو۔ ان کے اوپر گوند یا موم کا پلستر ضرور چڑھا دو۔ تاکہ وہ انڈے سڑنے نہ پاویں۔

(۲۰۵) مرغی خانہ کا نفع نقصان

ہر ایک کام کا دستور ہے۔ اگر اسے کسی ڈھنگ سے اور باقاعدہ کیا جاوے تو ٹھیک اٹھتا ہے۔ ورنہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ خرچ میں لفایت اور کفایت کے ذرائع سوچے جاویں۔ اور دل لگا کر محنت سے کام کیا جاوے۔ اور عمدہ عمدہ ڈھنگ نکالے جاویں تب جا کر کہیں فائدہ کی صورت نظر آتی ہے۔ ہرچند مرغی خانہ فائدہ کا کام ہے۔ لیکن پھر بھی مذکورہ بالا قواعد کی پابندی اسے بھی درکار ہے۔ بلکہ اس میں ان کی زیادہ تر ضرورت ہے۔ بعض لوگ جو خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ کام تھوڑے سے سرمایہ سے شروع ہو سکتا ہے۔ اور ہزاروں کا فائدہ دیتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اس میں ہزاروں جھگڑے لگے ہیں۔ مکان کا کرایہ۔ باڑہ اور مرغی خانہ کا خرچ۔ ملازموں کی تنخواہیں۔ اگر چھوٹا مرغی خانہ ہوا تو دو۔ ورنہ ۵ ملازم رکھنے پڑتے ہیں۔ ایک مہتمم ایک میٹ دو مزدور۔ ایک بہتر خوراک اور دواؤں کا خرچ الغرض صدہا خرچ ہیں۔ اور فائدہ کی صورت قلیل حال ہے۔ کہ زیادہ سے ایک مرغی ایک انڈہ روزانہ دے گی۔ ۹ یا ۱۰ ماہ سے زیادہ انڈے نہیں دیگی۔ کیونکہ ۳ ماہ کر کے نہیں تلینگی۔ ایک ماہ ملاپ میں صرف ہوگا۔ اسلئے خوراک تو برابر سال بھر کھاویگی مگر انڈے صرف ۸ ماہ دیگی۔ اب اگر ایک انڈہ کی قیمت روزانہ ڈیڑھ پیسہ بھی رکھ لیں گے (حالانکہ اس سے زیادہ ملتا ہے) تو ۸ ماہ کے انڈوں کے ۲۴۰ پیسے یعنی ۳/۱۲ وصول ہوئے۔ حالانکہ مرغی نے ایک پیسہ روزانہ کی خوراک کے حساب سے ۳۶۵ پیسے یعنی ۵/۱۱ کھائے جو صریح نقصان ہے۔ یہ تو صرف تو خوراک میں خسارہ ہوا۔ اب کرایہ۔ ملازموں کی تنخواہ اوویہ وغیرہ اسکے علاوہ ہیں۔ اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہزاروں مرغیاں اور مرغ ایک مرغی خانہ

میں پل سکتی ہیں۔ یہ بھی بالکل غلط ہے ۲۰۰ مرغیوں اور انہیں کے اندازے کے مواقف مرغ سے زیادہ جانور (اس میں بچوں کی تعداد شامل نہیں ہے) ایک مرغی خانہ میں نہیں پل سکتے ورنہ جگہ گندی ہو کر زہریلی ہو جاتی ہے۔ جہاں جانور مرنے لگ جاتے ہیں۔ سو جانور ایک ایکڑ زمین میں بخوبی رہ سکتے ہیں۔ اس حساب سے ۴ ایکڑ زمین میں بڑے سے بڑا مرغی خانہ بنانا چاہیئے۔ یعنی ۴ ایکڑ زمین میں مرغی خانہ معہ باڑہ بنا دیں۔ اور اس میں ۳۰۰ مرغیاں اور ۵۰ مرغ رکھے۔ اگر اس تعداد سے زیادہ جانور رکھنے ہوں۔ تو پھر دو یا دو سے زیادہ مرغی خانے علیحدہ علیحدہ بنا دے۔ فرانس سے جو کروڑوں انڈے ہر سال انگلینڈ میں آکر فروخت ہوتے ہیں۔ وہ کسی ایک یا دو مرغی خانوں سے نہیں آتے۔ بلکہ کسان اور دیگر دیہاتی لوگ اپنے اپنے کھیتوں اور گھروں میں چند جانور پال کر انڈے جمع کرتے رہتے ہیں انڈوں کی تجارت کرنے والے لوگ اُن سے جا کر انڈے اکٹھے کر لاتے ہیں۔ اور پھر وساور روانہ کرتے ہیں۔ مرغی خانہ میں فائدہ اس شخص کو ہے جسکے گھر کا کھیت ہو وہاں جانور پالے۔ جانور کیڑے مکوڑے اور گھاس سبزی کھا کر اپنا پیٹ بھر لیں۔ مالک لکھا پڑھا اور دوا دارو کر نا خود جانتا ہو۔ (اسلیئے ہضم اور میٹ کا کام خود کرے۔ اس کا چھوٹا لڑکا یا لڑکی مزدور کا کام دیں۔ تاکہ سوائے جزوی خرچ کے باقی بچت رہے۔ پھر بھی جب کبھی وبا یا کوئی دوسرا متعدی مرض پڑ جاتا ہے۔ تو ہزاروں جانور ایک دم مر جاتے ہیں۔ اسلیئے مرغی خانہ کی جگہ بدلتا رہے ۱۰-۱۵ دن ایک جگہ رکھے۔ پھر دوسری جگہ لیجاوے۔ اسی طرح بدلتا رہے۔ تاکہ تازہ جگہ ہونے کے سبب امراض مہلکہ سے امن رہے۔ مرغی خانہ کا کوڑا جو جھاڑ دینے سے ہر روز جمع ہوا کرے وہ ایک جگہ ڈھیر کرتے رہو۔ اور جب بہت سا جمع ہو جاوے تو اُسے یعنی کھاد کے حساب پر فروخت کر دو۔ اور چند گز زمین کھود کر اس میں اسی کھاد کا کچھ حصہ ڈال کر کرم کلہ یا ایک قسم کی گوبھی ہے بو دو۔ وہ بہت جلد پیدا ہو کر بڑھ جاویگی یہ مفت کی غذا بن جاوے گی۔ جسے مرغیاں بڑی رغبت سے کھاتی ہیں۔ ۳۰ فٹ لمبا ۱۰ فٹ چوڑا۔ یا ۵ فٹ چوڑا ۱۲ فٹ لمبا باڑہ چھوٹی قسم کے مرغی خانہ کے لیئے کافی ہے۔ مگر اس اصول کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ بہت جانور پالنے کی نسبت تھوڑے سے جانور پالو۔ مگر اُن کے لیئے جگہ فراخ رکھو۔ تاکہ خوب کھلے رہیں اور بھاگتے پھرتے رہیں۔ جسقدر خوش باش رہیں گے اُسیقدر انڈے بچے زیادہ دینگے۔

اور یہ ظاہر ہے۔ کہ جسقدر پیداوار زیادہ ہوگی۔ اُسیقدر آمد زیادہ ہوگی۔ تھوڑے سے گوشت کی کے واسطے۔ کرم کلہ۔ گوبھی بہت موٹا کرنے کے واسطے بہتر ہیں۔ اگر کوئی مرغی خانہ ۲ سال سے زیادہ کا پرانا ہو جاوے۔ تب تخم جدید منگوا کر تازہ تخم پہنچاؤ ورنہ ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے ۔

آٹھواں باب فیل مرغ کا بیان

(۲۰۶) وجہ تسمیہ

انگریزی سے ترکی مرغ واسطے کہتے ہیں کہ انگلستان میں سب سے پہلے روم کے سوداگر لائے تھے۔ اور وہیں سے فیل مرغ اس سبب سے کہتے ہیں کہ اس کی ناک پر ایک گوشت کا ٹکڑا لٹکا سونڈ کی طرح لٹکا کرتا ہے۔ جو بڑا بھی ہو جاتا ہے۔ اور سکڑ بھی جاتا ہے۔ اگر یہ غصّہ میں آ جاوے۔ تو یہ جانور ایک عجیب بات سے شور مچانے لگتا ہے۔ اور جب خوشی میں آتا ہے تو مور کی طرح دُم کا چنور بنا کر ناچنے لگتا ہے۔ جو نیا فیل مرغ اس طرح تانتا ہے وہ (شاندار) گرج آواز پیدا ہو کر گویا ہوا نکل جاتی ہے۔ امریکہ کے جنگلی جانور جو نسبتاً خوبصورت اور بھاری ہو۔ تیار کیا۔ فیل مرغ قد کے لحاظ سے دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک پستہ قد دوسرا قد آور پستہ قد چھوٹا ور ہلکا اور بڑا قد آور ترکی کہلاتا ہے ۔

(۲۰۷) مختلف اقسام

مرغیوں کی طرح ان کی نسلیں کچھ بہت نہیں ہیں۔ سب ہر رنگ میں چند مختلف ہیں۔ معمولی ترکی کی تین قسمیں ہیں۔ نارفوک۔ کیمبرج۔ برونز۔ امریکن۔ سفید اور مرکب سب ایک کی تفصیل علیحدہ علیحدہ درج کیا جاتا ہے ۔

(۲۰۸) نارفوک ٹرکی

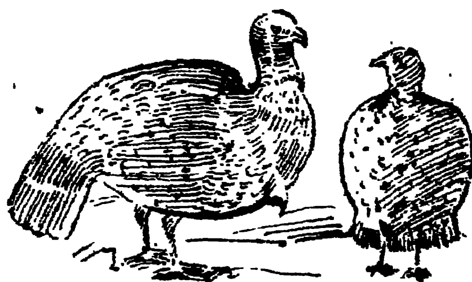
اصلی نارفوک ٹرکی بہت کم ملتے ہیں۔ گو میانہ قد ہوتے ہیں۔ مگر پالنے سے بڑے موٹے تازے ہو جاتے ہیں۔ اسلئے کرسمس کے دنوں میں بڑی قیمت پاتے ہیں۔ ان کا رنگ سیاہ مگر بڑا خوشنما ہوتا ہے۔ کھانے میں اس کا گوشت بڑا لذیذ ہوتا ہے جب یہ بچپن کے خطرات سے نکل جاوے تب آسانی سے پل جاتا ہے۔

(۲۰۹) کیمبرج ٹرکی

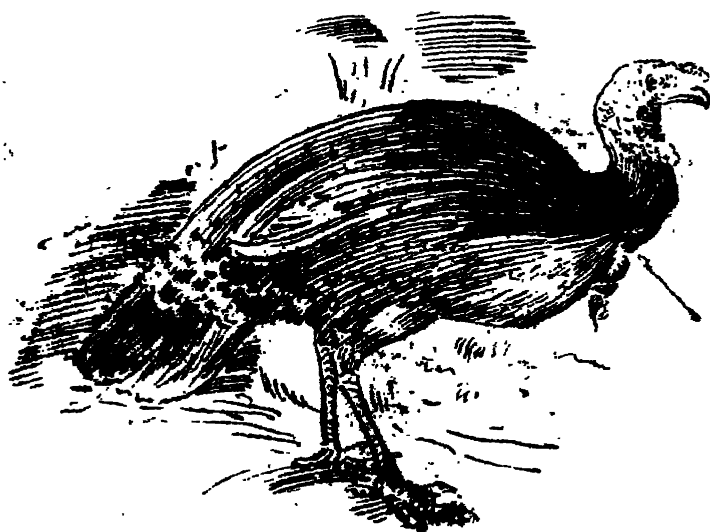
مضبوطی اور تنومندی کے لحاظ سے یہ قسم جنگلی ٹرکی سے بہت مشابہ ہے۔ مگر جیسا جنگلی ٹرکی میں معدنی رنگ چمکتا ہے۔ ویسا اس میں نہیں ہوتا۔ اس نسل کا رنگ اکثر سیاہ اور سفید ملا جلا ہوتا ہے۔ یا بھورا اور خاکی ہوتا ہے۔ اور جب اس قسم کو بھورے اور تانبڑی رنگ سے ملاتے ہیں۔ تو بڑا قد آور بچہ پیدا ہوتا ہے۔ جیسے شتر مرغ کی قسم کا ٹرکی کہتے ہیں۔ نارفوک قسم کی نسبت کیمبرج ٹرکی کے بچے پہلے دو مہینوں میں پالنے مشکل ہوتے ہیں۔ اس کے انڈے نسبتاً بڑے ہوتے ہیں۔ اسلئے بچے بھی بڑے نکلتے ہیں۔ مگر چونکہ نازک اور لچکدار ہوتے ہیں۔ اسلئے بہت سے خطرات کا اندیشہ رہتا ہے۔

(۲۱۰) سفید ٹرکی

سب اقسام کی نسبت زیادہ خوبصورت ہوتا ہے۔ اور خوبصورتی کے سبب بڑی چاہت سے پالا جاتا ہے۔ مگر نازک مزاج ہونے کے سبب اس کا پالنا کسی قدر مشکل ہے۔ یہ ایک مشہور اور عام بات ہے۔ کہ بعض اوقات رنگدار نسل سے جا بجا سفید یک رنگ بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ بھی والدین کی نسبت نازک مزاج ہوتے ہیں۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سفید رنگ جانور نسبتاً نازک مزاج



ہوتے ہیں۔ اور سفید رنگ جانور اکثر داغ دار بچے بھی پیدا کرتے ہیں جس سے ہر شے اپنی اصل کی طرف لوٹنے کا مسئلہ ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اصلی رنگ ٹرکی کا سیاہ ہے



سفید رنگ مصنوعی اور حادثی ہے۔ جس ٹرکی کا رنگ سفید ہو مگر چھاتی پہ بالوں کا گچھا بالکل سیاہ ہو وہ نہایت خوبصورت ہوا کرتی ہے۔ یہ جانور اسی جگہ پل سکتے ہیں جہاں ریتلی زمین کھلا میدان پھرنے کیلئے اور چراگاہ چرنے کے لئے موجود ہوں۔ یہ جانور نہایت خوبصورت ہوتا ہے۔ گویا گھر آنگن کا جرنیل ہوتا ہے *

(۲۱۱) امریکن [illegible]

یہ بڑے قد کے مضبوط اور [illegible] ہوتے ہیں۔ رنگ نہایت خوبصورت اور سب قسموں سے بڑھیا ہیں۔ [illegible] کے [illegible] کم کے ہوا کرتے ہیں۔ بعض تجربہ کاروں کا قول ہے کہ نارفوک ٹرکی سب اقسام سے اس لئے بہتر ہے۔ کہ قد بھی موزون اور گوشت بھی لذیذ ہوتا ہے۔ مگر یہ قسم [illegible] سے بہت کم آتی ہے ؏

(۲۱۲) نر ٹرکی کا انتخاب

عمدہ نر ٹرکی وہ ہوتا ہے جس کی چھاتی چوڑی اور بھری ہوئی ہو۔ ٹانگیں صاف اور چھوٹی بدن کی ہڈیاں بھاری۔ آنکھیں چمکیلی پر بہت سے خوشنما رنگ ہو اور گردن کی رنگت میں بہت سے مختلف رنگ جھلکتے ہوں۔ اگر ایک سال ہو کر ملنے کے لائق ہو جاتا ہے مگر جب تک پورے ۲ سال کا نہ ہوئے پورا جوان نہیں ہوتا۔ اور پھر ۳-۴ سال کے بعد تک جوان رہتا ہے ؏

(۲۱۳) مادہ ٹرکی کا انتخاب

نر کی طرح مادہ میں بھی ساری صفتیں ہونی چاہئیں۔ جسم کی بناوٹ سڈول و فراخ عمدہ ہو۔ جس سال مادہ پیدا ہوا ہو اُسی سال کے موسم بہار میں ملاپ کے لائق ہو جاتی ہے مگر پوری جوانی ۲ سال کے بعد آتی ہے۔ اور پھر دو سال بعد تک جوان رہتی ہے ؏

(۲۱۴) انڈے دینا

[illegible] انڈے دینے لگتی ہیں۔ اور ہر سال [illegible] ۲ بار [illegible]

انڈے دیتی ہیں۔ جو انڈے کے سینے اور پرورش کرنے کے واسطے پیدا کی ہوئی وہ نکال لینے چاہئیں۔ اور جو اس سے پیشتر حاصل ہوں ان سے بچے نکلوا لینے چاہئیں۔ کیونکہ وہ سب گاک کے کام کی ہوتے ہیں۔ اور پیشتر ... کے لئے بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ دوسری بار جون یا جولائی میں انڈے دیتی ہے۔ اس سے جو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ جو گنی فول کی طرح کھانے میں بہت مستعمل ہوتے ہیں۔ کیونکہ جس وقت یہ پلتے ہیں۔ اس وقت شکار کا ملنا دشوار ہوا کرتا ہے۔ ان پچھلے بچوں سے نسل بڑھانا نہ چاہئے۔ کیونکہ ان کے قوی کمزور ہونے کے سبب بچے نہایت ضعیف اور چھوٹے ہوتے ہیں۔

(۲۱۵) انڈے سہنا

جو انڈے پہلی بار مرغی سے حاصل ہوں۔ اگر ان کو ٹرکی کی مرغی بٹھانی چاہئے۔ کہ وہ ٹرکی انڈوں کی ... جلد تیار ہو جاوے۔ پس اس دوسرے جھول پر خود ٹرکی کو بٹھا دینا چاہئے۔ جب وہ مادہ ٹرکیوں کو ایسے وقت انڈوں پر بیٹھنے کے لائق دیکھتے ہیں۔ تو بعض ایسی ہوتی ہیں۔ کہ تھوڑے تھوڑے انڈے بانٹ کر دے دیتے ہیں۔ اور جب بچے نکل آتے ہیں۔ تو وہ سب ایک جگہ پر کر کے دوسری اٹھا دیتے ہیں تاکہ وہ پھر انڈے دینے لگے۔ جب وہ انڈے دینے کو تیار ہوتی ہے۔ تو وہ کونوں اور علیحدہ گوشوں میں گھستی پھرا کرتی ہے۔ اس وقت اس کو عادی کرنا چاہئے۔ کہ گھونسلوں میں انڈے دے۔ (گھونسلے فرش زمین پر بنائے ہوئے ہوتے ہیں) عادی کرنے کا طریق یہ ہے۔ کہ گھونسلے کے اندر مصنوعی انڈے رکھ دے۔ جس کو دیکھ کر وہ وہاں انڈے دینے لگے گی۔ ہر تیسرے روز صبح کے وقت انڈہ دیا کرتی ہے۔ اور بعض روز روز بھی دیتی ہے۔ پندرہ یا بیس انڈے دیا کرتی ہے۔ یہ بڑی ثابت قدمی سے سہتی ہے اور جب تک بھوک کے مارے لاچار نہ ہو۔ تب تک ان پر سے اٹھا نہیں جاتی۔ اس جہاں انڈے دیتی ہے وہاں ایسی جم کر بیٹھتی ہے۔ تو سب انڈے ایک ایک کر کے اٹھا کر جاویں (ایسا ضرور کرنا چاہئے) تو جب تک ... وہ بیٹھی رہے گی جب بہت ... ... تاکہ

آپس میں گڈمڈ نہ ہوں۔ اور ایک دوسری کے انڈوں پر بھول کر نہ بیٹھ جاویں۔ ۴ ہفتوں میں بچے نکلتے ہیں۔ جب ایک ہفتہ گزر جاوے تب انڈوں میں ہنس راج۔ بطخ کے انڈے چند ایک ملاویں ٹرکی کا بچہ بڑا ہی بدصورت اور کریہ منظر پیدا ہوتا ہے۔ اور ہنس راج بطخ کا بچہ بڑا ہی خوبصورت اسلیئے اگر خوبصورت بچے نظر آویں گے۔ تو اندیشہ ہے کہ بدصورت بچوں کو ٹرکی مار ڈالے ایک ماده ٹرکی کو ۱۳ انڈوں پر بٹھانا بہت مناسب ہے۔ گو بعض آدمی پندرہ یا ۲۰ انڈے جتنے وہ دیتی ہے۔ سب اُسکے نیچے رکھ دیتے ہیں۔ انڈوں کو ہر روز دیکھتے رہنا چاہیئے۔ اور جو ٹوٹ جاوے اُسکو فوراً نکال ڈالیں۔ اور جو لعاب باہر گر گیا ہو وہ سب صاف کر دیں ۔

(۲۱۶) بچوں کا انڈوں سے نکلنا

۴ ہفتے کے بعد بچے انڈوں سے نکل آتے ہیں۔ اور جب بچے انڈوں کے اندر سے جھانکنے لگیں۔ تو دست اندازی بغرض امداد کرنی جائز ہے۔ جو بچے دیر میں نکلتے ہیں وہ اکثر بعد میں نکمے ہوتے ہیں۔ جب بچے انڈوں سے نکل چکیں تو خالی انڈوں کے چھلکوں کو فوراً نکال ڈالنا چاہیئے۔ تاکہ گھونسلا صاف رہے۔ مرغی کے بچوں کی طرح انکو بھی اگلے دن تک کھانے کو کچھ نہیں دینا چاہیئے۔ جو لوگ سیاہ مرچ یا لال مرچ کے بیج اس غرض سے حلق میں ڈالتے ہیں کہ معدہ صاف ہوجاوے وہ در اصل غلطی کرتے ہیں ۔

(۲۱۷) بچوں کی خبر گیری

پیدا ہونے سے اگلے روز جب دھوپ نکل آوے۔ اور شبنم اُڑ چکے۔ تو بچوں کو گھونسلوں میں سے ایک ایک کر کے نکال کر ایک ٹوکری میں رکھ دیں جس میں فلالین لگائی ہوئی ہو اور مادہ ٹرکی کو وہاں سے اُٹھا کر ایک چھتے ہوئے کھانچے میں رکھ دیں جسکی جگہ گرم خشک ہو جس میدان کا گھاس کاٹ کر چھوٹا چھوٹا لیا ہوا ہو۔ وہاں کھانچہ رکھکر مادہ کو رکھنا بہت موزوں ہے لیکن بالنسبت گھاس جو شبنم سے تر ہو بچوں کے لیئے بہت مضر ہے۔ اس لیئے بچوں کو خشک جگہ رکھنا چاہیئے۔ ورنہ وہ پرورش نہیں پائینگے۔ ان کے کھانچے چھت دار

ہونے چاہئیں۔ تنگ جگہ میں ان کو بند کرنا اندیشہ ناک ہے۔ کیونکہ مادہ ٹرکی جو گونون دار جانور ہوتا ہے۔ اکثر بچوں پر پاؤں رکھکر انہیں لنگڑا کر دیتی ہے۔ چنانچہ اوپر سے چھتا ہوا ہو اور چھت الگ ہو۔ تاکہ جب چاہیں۔ چھت اوپر سے اتار کر ڈھانپا نہ کریں۔ اور مادہ ٹرکی اُڑکر باہر جاکر آزادی سے پھر آوے۔ اور اپنی حسب منشا رچگ آوے۔ چنانچہ روز کا روز کھسکا کر دوسری جگہ بدلا دیا کرو۔ تاکہ نئی اور عمدہ جگہ ملتی رہے۔

(۲۱۸) نوزائیدہ بچوں کے لیے خوراک

جو خوراک سب سے اعلےٰ بچوں کو دی جاتی ہے۔ وہ سخت اُبالے انڈے ہوں جن میں روٹیوں کی چور بھور (ٹکڑے)، گوبھی یا چقندر کے ٹکڑے اور پیاز کاٹ کر ملایا گیا ہو۔ اور سب کو مالیدہ کی مانند بنایا ہو۔ جو کا آٹا جس میں پیاز کی چھانکیں ملا کر مالیدہ سا بنایا گیا۔ وہ اس پہلی خوراک کے بعد دینی چاہئے۔ جیسے جیسے وہ بڑے ہوتے جاویں۔ ویسے ویسے اناج دینا شروع کردیں۔ مگر پیاز ملا کر دینا کبھی نہ بھولیں۔ ٹرکی کے بچوں کو گھنٹہ گھنٹہ بھر بعد چوگا چگانا چاہئے۔ یہ بڑے پیٹو ہوتے ہیں۔ اور دانہ نہایت بہت چگنے کے بڑے مشتاق ہوتے ہیں پہلے پہلے تو سب پیچھے رُکے رہتے ہیں مگر پھر آہستہ آہستہ ہاتھ سے لقمہ لیکر کھانے پر سدھائے جاتے ہیں۔ اس لقمہ کو پہلے تو سونگھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن جب سواد پڑجاتا ہے تو پھر اچھی طرح کھانے لگتے ہیں۔ ان کو سبزی بہت دینی چاہئے۔ پیاز اور گوبھی سب سبزیوں سے افضل ان کے لئے ہے۔ دیمک کے گھر جو مٹی کے بنے ہوئے ہوتے ہیں اگر ان کے آگے ڈالے جاویں۔ تو یہ بڑے خوش ہوتے ہیں۔ گبریلے بیر بہوٹیاں۔ کینچوے۔ گھن جھینگر پتالی وغیرہ کرم۔ یہ سب ان کے لئے حیوانی لذیذ غذائیں ہیں۔ غذا صرف ان کو ڈال دینی ہی نہیں چاہئے بلکہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ غذا کو کھالیں۔ کیونکہ بعض بچے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ صرف اپنی ماں سے ہی کھانا پسند کرتے ہیں۔ پس اگر ایسے بچوں کی پرورش میں کوتاہی کی جاوے۔ تو ان کا پالنا سخت مشکل ہوجاویگا۔ اس لئے جو بچے اچھی طرح چگتے ہیں۔ وہ جلد تگڑے اور دوسرے کمزور ہوجاتے ہیں۔ جو

بچے جو چھٹنے والے ہوں اُن کو سدھانا چاہیئے ۔ اور ہر روز کچھ وقت پھر صرف کر کے
اُن کو منہ کھانے کا عادی بنانا چاہیئے ۔ صاف اور تازہ پانی مختلف برتنوں میں ڈالکر
پلانا چاہیئے ۔ برتنوں کا ڈالا ہوا [illegible] ہے ۔ گیلا اور تری
ٹرکی کے بچوں کیلئے سخت مضر ہے [illegible] نقصان دہ ہے ۔ اس لئے
بدل بدل کر دینی چاہیئے چاول ابال کر [illegible] سوکھے ہوں ۔ اور جو کا آٹا پکا کر [illegible]
سا بنایا ہوا اگر قیمہ شامل کر کے کھلایا جائے تو بڑی عمدہ غذا ہے ۔ خسرہ یا بڑی کے مانند
[illegible] دیکھا جاتا ہے [illegible] بچے اپنا جسم [illegible] کر بیٹھتے ہیں ۔ جو سو کر
[illegible] بدنما معلوم ہوتے [illegible] ۔ بچے جب بڑے ہو جاتے ہیں ۔ تو بڑے محنتی
اور جفاکش ہوتے ہیں ۔ [illegible] سر سرخ نہیں ہوتا اس وقت تک خطرہ ہی
خطرہ ہے ۔ ان کا سر پہلے سفید اور [illegible] ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ سرخ ہو جاتا ہے ۔ بازو
اور دُم [illegible] پر بھی جلد جلد پر نکلنے لگتے [illegible] اور [illegible] تب بھی [illegible] ہے ۔ اُن
کی ماں جو بڑی آوارہ گرد ہوتی ہے ۔ اکثر بچوں کو ہمراہ لیکر [illegible] باہر چلی جاتی ہے ۔
جہاں وہ جھاڑیوں میں بھٹک جاتے ہیں ۔ اور [illegible] ہو جاتے ہیں ۔ اسلئے ان کی خبرگیری کرنی
چاہیئے کہ وہ ایسی جگہوں کے ساتھ نہ جائیں ۔

(۴۹) ٹرکی کے چھوٹے بچے

جیسے جیسے بچے جوان ہوتے جاتے ہیں ۔ [illegible] آپ خبرگیری کرنے لگتے
ہیں ۔ اور سبزی [illegible] پیٹ بھر لیتے ہیں ۔ موسم بہار میں انکو کرم [illegible] اور
بیمار لاغر ہو جاتے ہیں ۔ [illegible] جب [illegible] ہو جاتے ہیں
تب نر اور مادہ کے [illegible] ظاہر ہونے لگتے ہیں [illegible] کی
طرح سرخ گوشت [illegible] اور گلے پر [illegible] پیدا ہونے لگ جاتا [illegible] کا زمانہ
گذر جاتا ہے اور [illegible]
میں انکو چھوڑ دیتے ہیں ۔ [illegible] کی جگہ [illegible]
پلنے لگتی ہیں [illegible] شاہ بلوط [illegible]

درخت ہیں۔ وہ ان کے لئے نہایت ہی عمدہ غذا ہے۔ اور جس بچے کو یہ دی جاتی۔ وہ بچہ نہایت ہی طاقت دار ہو جاتا ہے۔ شاہ بلوط کا پھل خرید کر ان کو کھلانا بڑا مناسب ہے

(۲۲۰) ٹرکی کے بچوں کا موٹا کرنا

جب ٹرکی کے بچے بچے بڑے ہو جاویں تب ان کو مکان میں بند رکھنا چاہیئے۔ تاکہ یہ خوب موٹے ہو جاویں۔ جو مرغیاں کھانے کے لئے لذیذ ہوں۔ وہ ۶ ہفتوں یا ایک مہینے میں تیار ہو جاتی ہیں۔ لیکن نر بچے ۲ یا تین مہینے کے اس لائق ہوتے ہیں۔ موٹا کرنے کے وقت پابندی بڑی لازمی ہے۔ کیونکہ اگر وقت زیادہ لگ گیا۔ تو پھر وہ ویلے پتلے ہو جاویں گے۔ بند کرنے کی نسبت اگر کھلا آزاد پھرے تو زیادہ عمدہ اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ جو کے آٹے میں دودھ ملا کر سخت لئی سی بنا لیں۔ اور چند دانے اناج کے ملا لیں کہ یہ ٹرکی کے لئے نہایت مفید غذا ہے۔ اگر شاہ بلوط کا پھل اکیلا ہی اُسے کھلاویں۔ تو موٹا تو ضرور ہو جائیگا مگر اسکا گوشت لذیذ نہیں ہوگا۔ جس مکان میں جوان بچے ہوں۔ وہاں صفائی اور پالی ہوئی کو بھی ضرور رکھنی چاہیئے۔ اور چونکہ یہ بڑا جانور ہے۔ اس لئے اس کا مکان چھت دار اور ہوادار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تنگ جگہ ان کے لئے سخت مضر ہے ان کا باڑہ سے علیحدہ رکھنا چاہیئے کیونکہ مرغی خانہ کی آواز اسکے خیالات کو پراگندہ کر دیتی ہے۔ جب یہ ذرا بڑا ہو جاتا ہے۔ اور خطرات سے نکل جاتا ہے تو پھر خود اپنی حفاظت کرنے لگتے ہیں۔ اور اپنی خوراک خود تلاش کر لیتے ہیں۔

(۲۲۱) ٹرکی کی پیداواری

ایک نر ٹرکی اور ۳ مادہ ٹرکی کو ایک سال میں ۴۰ یا ۵۰ بچے حاصل کر لینے چاہیئے۔ کرسمس کے دنوں تک اگر بخوبی پال لیا جاوے۔ تو فی بچہ ایک پونڈ قیمت مل جاتی ہے جتنا جتنا وزنی ہوگا اُتنا ہی قیمت زیادہ پاویگا۔

نواں باب گنی فول کا بیان

(۲۲۲) گنی فول

اس کا عام نام پیرو ہے۔ جسکی شکل مادہ مور سے ملتی جلتی ہے۔ اس کے تمام بدن پر سیاہ تیتر کی طرح خال خال ہوا کرتے ہیں۔ قطع وضع میں کچھ تو بڑی مرغی اور کچھ مورنی معلوم ہوا کرتی ہے۔ چونکہ یہ بڑا آوارہ گرد جانور ہے۔ اسلئے مرغیاں پالنے والے اس کے رکھنے میں اعتراض کرتے ہیں۔ کیونکہ جب یہ چگنے کے لئے کھولا جاتا ہے تو دور دور نکل جاتا ہے۔ ان کے انڈوں کے جمع کرنے میں بھی سخت تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ مادہ کہیں کہیں انڈے دیتی ہے۔ پھرتے پھرتے جہاں انڈہ دینے کا وقت آگیا وہاں انڈہ دیدیا۔ اسلئے مالکوں کو اسکے انڈے کہیں کہیں سے ڈھونڈھ کر لانے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ نر پیرو بسبب وحشیانہ طبیعت کے اکثر مرغیوں کے انڈونکو اپنی سخت چونچ سے صدمہ پہنچاتا ہے۔ اور نیز مرغ اور مرغیوں کو بھی مارنے لگ جاتا ہے۔ ان کی چوٹیکر نوچتا ہے۔ دم کے پر پکڑ کر کھینچتا ہے۔ اور انکو ایسا دق کرتا ہے۔ کہ وہ مجبوراً اڑ جاتے ہیں اسلئے یا تو ان کو علیحدہ رکھنا چاہیئے۔ یا مرغی خانہ میں نہ پالنا چاہیئے ؛

(۲۲۳) جوڑا

نر اور مادہ ایسے مساوی الشبیہ ہوتے ہیں کہ نر کی مادہ سے تمیز کرنی مشکل ہے۔ بڑے بڑے تجربہ کار بھی خود بھول جاتے ہیں۔ آواز سے مادہ کی کسی قدر شناخت ہوسکتی ہے۔ جب یہ بولتی ہے تو کم بک کا سا لفظ اس کے منہ سے نکلتا ہے۔ اور آخری لفظ پر بہت زور دیتی ہے۔ پس اسی آواز اور تلفظ سے اس کی شناخت کی جاتی ہے ؛

(۲۲۴) اقسام

اس کی مختلف اقسام نہیں ہیں۔ ہندوستان میں صرف وہی قسم پائی جاتی ہے جسکا رنگ تیتر کی طرح چتکبرا ہوتا ہے۔ زمین سیاہ خاکی اور بیچ میں سفید خال ہوتے ہیں۔ صرف بازوؤں کے پر کے سرے سفید ہوتے ہیں۔ ایک قسم سفید بھی ہوتی ہے۔ مگر وہ بھی کمیاب ہے۔ جیسے اور نسلوں کے پرند جو سفید ہوتے ہیں نہایت خوشنما اور قیمت دار ہوتے ہیں۔ اسیطرح اس کے سفید رنگ کا نر بھی بڑے خوبصورت ہوتے ہیں۔

(۲۲۵) گنی فول کا سٹاک

جو کو گنی پال کر فائدہ اٹھانا چاہیں۔ انکو چاہیے کہ جنوری اور فروری میں بچے نکلوائیں تاکہ نا زگر میوں تک پل کر بڑے ہو جاویں۔ اور وسمبر تک خود انڈے بچے دیویں۔ کیونکہ انکے انڈے بڑے دن پر بڑی قدر پاتے ہیں۔ نر مادہ میں بڑی محبت ہوتی ہیں۔ اور نر جانور دوسری مادہ سے الفت نہیں کرتا۔ صرف ایک ہی کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر عمدہ انڈے نکلوانے ہوں۔ تو ایک نر کے ساتھ ایک مادہ رکھیں۔

(۲۲۶) انڈوں کا حال

اسکے انڈہ مرغی کے انڈہ سے گو بہت بڑا نہیں ہوتا۔ مگر تعداد اور صفات میں بڑھکر ہے۔ مادہ بیہر وحشی میں انڈے دینے لگتی ہے۔ اور تمام موسم جاری رہتی ہے۔ مادہ میں یہ بڑی قباحت ہے کہ آوارہ پھرتے پھرتے کہیں کھڑ سوں کہیں بارشکے باڑوں کہیں اور سوراخوں میں جہاں موقع دیکھتی ہے انڈے دیدیتی ہے۔ جو لڑکے لڑکیاں اس کے انڈوں کی تلاش میں جاتے ہیں وہ نر پرندہ کو دیکھ کر تاڑ جاتے ہیں کہ اسجگہ انڈے دیئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ مادہ جہاں انڈے دیتی ہے انپر بیٹھ جاتی ہے۔ اور نر اسکے پاس حفاظت

کیلئے کھڑا رہتا ہے بعض اوقات مادہ گھاس پھونس کا گھونسلا زمین پر بنا کر اسپر انڈے دیتی ہے۔ اور جب تک انڈے وہاں سے اُٹھائے نہ جاویں۔ وہاں سے خود نہیں اُٹھتی جب یہ ایک جگہ گھونسلا بنا لیتی ہیں۔ تو وہ تمام انڈے جو کہیں کہیں دیئے ہوتے ہیں اِس گھونسلے میں جمع کر دیتے ہیں +

(۲۲۷) انڈے سینا

انڈوں سے بچے نکلوانے کا عمدہ طریق یہ ہے۔ کہ جتنے انڈے بھول چوک کے دیئے ہوں اُن میں سے ۱۰ انڈے مادہ کے نیچے رکھ دے تاکہ بچے نکل کر جون تک تیار ہوں یہ ۲۶ دن یا ۴ ہفتوں میں بچے نکالتی ہے اس کام کیلئے سب سے عمدہ مادہ پیرو وہ ہے جسکو گیم ہن یعنی اصیل پیرو کہتے ہیں۔ پیرو کی مادہ بچے نکالنے اور اُنکو پالنے میں بڑی لائق ہوا کرتی ہے +

(۲۲۸) بچوں کی خبر گیری کرنا

اس کے بچوں کو پالنا بڑی تجربہ کاری کا کام ہے ٹرکی کے بچوں کی پرورش کیلئے جسقدر محنت درکار ہے اُس سے دوگنی اِن کو ضروری ہے۔ ورنہ غفلت میں یہ جلد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ چیونٹیاں کیڑے کوڑے دیمک کے انڈے اور گبریلے وغیرہ ان کیلئے بڑی ضروری غذا ہے۔ چونکہ یہ افریقہ کے ریگستان کا جانور ہے جہاں کھلے میدان اور دریاؤں کے لنبے لنبے کنارے اسکی آوارہ گردی کا شوق پورا کرتے ہیں۔ اسلئے جہاں یہ پالا جاتا ہے وہاں بھی اصلی جبلی عادت کے موافق یہ آوارہ گردی اور صحرا نوردی پسند کرتا ہے بچوں کے لیئے گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرم اور فالودہ جیسی اغذیہ زیادہ عمدہ ہیں۔ اِن کو پالنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ باغوں میں ایک کھلا باڑہ بنا کر اِن کو رکھا جاوے۔ تاکہ اسکے اندر کھلے پھر کر اپنی غذا حیوانی خود تلاش کریں۔ فیل مرغ (ٹرکی) کی طرح پیرو کے بچے بھی جب تک اچھی طرح جوان نہ ہوں تب تک خطرات سے پاک نہیں ہوتے

جب ان کے سر پر سُرخ چوٹیاں اور گلپھڑے نکل آتے ہیں تب کوئی اندیشہ نہیں رہتا۔ اور پھر یہ بڑے مضبوط اور جفاکش ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی ماں کی پروا نہیں کرتے۔ اور جھنڈ کا جھنڈ اپنی خوراک اور کرم وغیرہ کی تلاش میں الگ پھرا کرتے ہیں۔ مگر جدھر جاتے ہیں سب اکٹھے جاتے ہیں۔ اپنی طبعی حالت میں یہ جھنڈ بنا کر اکٹھے رہتے ہیں۔ گو خوراک کی تلاش میں آوارہ گردی کے شوق میں دور دور تک ریگستانوں میں نکل جاتے ہیں جب شام ہو جاتی ہے۔ تو سب ایک جگہ جمع ہو کر درختوں کی شاخوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور سونے کے وقت تک بولتے اور چیخنے رہتے ہیں۔ افریقہ میں ان کی بہت اقسام ہیں سے جو سب سے زیادہ خوبصورت قسم ہے۔ اُسکے سر پر عمدہ کلغی ہوتی ہے۔ امریکہ اور جزائر غرب الہند میں بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ مؤرخوں کا بیان ہے کہ جس زمانہ میں افریقہ کے حبشی غلامی کیلئے گرفتار کئے جاتے تھے اور جہازوں میں لا کر امریکہ وغیرہ ملکوں میں بھیجے جاتے تھے۔ اِس زمانہ میں یہ جانور افریقہ سے دوسرے ملکوں میں پھیل گئے۔ جو پرورش کرنا چاہیں اگر وہ فائدہ کے خواہشمند ہیں۔ تو اُنکو چاہئے کہ اِن کو کھلے میدانوں میں رکھیں۔ اور اپنی طبعی حالت پر چلنے دیں پھر تو اِن کی پرورش پر کوڑی بھی خرچ نہیں آتی۔ اور اپنا پیٹ آپ بھر لیتے ہیں۔ اور کثیر التعداد انڈوں اور بچوں سے مالک کو خاطر خواہ فائدہ پہنچا دیں گے۔ مگر جو لوگ اِن کو بند احاطوں یا چھوٹے باڑوں میں رکھنا چاہیں اُنکو بہت خرچ اور تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں۔ اور فائدہ چنداں نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ اپنی وحشیانہ اور آوارہ گرد طبیعت کی رکاوٹ سے ہر وقت تنگ رہتے ہیں۔

(۴۲۹) پال کر موٹا کرنا

بہتر تدابیر یہ ہے۔ کہ اِن کو کسی ریگستان میں پالا جاوے۔ اور اچھی طرح آزاد رکھا جاوے تب یہ خوب پل کر موٹے ہوتے ہیں۔ یا کسی لمبے چوڑے بند مکان میں رکھکر پنیر ترکاریاں۔ اور کرم اور اناج خوب کھلاوے۔ اِن کو پالنے اور موٹا کرنیکا عمدہ وقت جنوری کا وسط ہے۔

(۲۳۰) مارنا

جس طرح کبوتر اور مرغیوں کو گردن مروڑ کر مارا جاتا اسی طرح بیرو کو بھی ہلاک کیا جاتا ہے اسکا گوشت جتنی دیر زیادہ رکھا رہیگا۔ اتنا ہی زیادہ عمدہ اور لذیذ ہوگا۔ اسلئے پکانے سے پہلے ۲۴ گھنٹہ کم از کم اسکو رکھ چھوڑنا چاہیے۔ بظاہر گو یہ قد میں بڑا نظر آتا ہے۔ مگر در اصل مرغی کے برابر گوشت ہوتا ہے صرف لمبے اور موٹے پروں کی پھیلاوٹ سے بڑا دکھائی دیتا ہے ؎

(۲۳۱) گنی فول کے پر

اور پروں کی طرح اسکے پر بھی بہت سے سجاوٹ کے کام آتے ہیں جنکے پنکھے چنور۔ گلوبند۔ اور دیگر آرائشی سامان بنائے جاتے ہیں ؎

دسواں باب بطخوں کا بیان

(۲۳۲) بطخ کا حال

لوگ کہتے ہیں کہ پالتو بطخیاں جنگلی بطخوں کی نسل سے ہیں۔ قاعدہ ہے کہ اگر جنگلی اور پالتو جانوروں کو باہم ملایا جاوے۔ تو اُن کی نسل میں وحشت گھٹ جاتی ہے۔ اور اس طرح دو تین پشت میں وحشت بالکل ہی جاتی رہتی ہے۔ اور جانور مانوس ہو جاتا ہے۔ اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ بطخیں ایسی ہی مانوس حالت میں مشرق الاقصیٰ سے آئی تھیں۔ یہ باسانی پل سکتی ہیں۔ کیونکہ نازک مزاج نہیں ہوتیں۔ سب کچھ کھا لیتی ہیں۔ مگر پانی ہیا

ان کی پرورش پر چنداں خرچ بھی نہیں آتا - اس لئے ان کے پالنے سے بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے - تنگ سے تنگ باڑہ میں بھی رہ سکتی ہیں - کرم - گبریلے - گھونگے - مکوڑے کینچوے - گوبھی - سبزی - ترکاری - کیچڑ - لسبا گھاس وغیرہ سب اشیا بڑے شوق کر کھاتی ہیں - خصوصاً لغیا لنبا گھاس کھا کر بڑی خوش ہوتی ہیں - دریاؤں کے کنارے تو ان کیلئے بہشت ہیں - وہاں بہت جلد موٹی ہو جاتی ہیں - اگر یہ باہر چرنے جاویں تو اپنا پیٹ آپ پال لیتی ہیں مگر گھر پر انکو صبح و شام اناج زمیں پر ڈال دینا - اور گھاس کی جڑیں کھلانا مفید ہے۔

(۲۳۳) بطخوں کے رہنے کی جگہ

ان کے لئے بالکل علیحدہ مکان چاہئے - جہاں یہ مرغیوں سے الگ رہیں کیونکہ ان کا مزاج مرغیوں سے مختلف ہوا کرتا ہے - مرغیوں کے اڈوں کے تلے ان کو رکھنا اچھا نہیں - کیونکہ ان کے پروں پر مرغیوں کی بیٹ گر کر بدن خراب کر دیتی ہے - اور نیز مرغیوں کی گرم خشک جگہ ان کے مزاج کے موافق نہیں ہوتی - ایک علیحدہ باڑہ بنا کر اس میں زمین پر گھاس بچھا کر انکی نشست گاہ بنانی چاہئے - بہتر تو یہ ہے کہ جہاں ان کا باڑہ ہو - وہاں کچا تالاب بھی ہو تا کہ جب ان کا دل چاہے پانی میں جا کر دل بہلائیں - ورنہ کوئی دریا یا تالاب انکو دکھلاویں جہاں یہ خود ہر روز جایا کریں۔

(۲۳۴) انڈے دینا

جو بطخیں اچھی طرح پالی جاویں وہ جنوری یا حد فروری میں انڈے دینے لگتی ہیں جو لوگ ان کے بچے جلدی نکالنا چاہتے ہیں وہ انکی پہلی جھول کے ۸ - ۹ انڈے مرغی کے نیچے رکھ دیتے ہیں جنکو وہ اچھی طرح سہتی ہے - بعض لوگ بطخوں کو مرغی خانہ میں رکھ کر بانہ کسیقدر تکلیف دہ ہے - جس زمانہ میں بطخیں انڈے دیتی ہوں انکو علی الصباح باہر نہ جانے دیں - کیونکہ انڈے دینے میں یہ جانور بڑا ہی لاپرواہ ہے - جہاں چاہتا ہے وہاں دے دیتا ہے -

حتی کہ پانی میں بھی دیدیتا ہے۔ انڈوں کا پہلا جھول تو مرغی کے تلے رکھ دیں تاکہ بطخ فارغ ہوکر پھر دوسرا جھول دینے لگ جاوے۔ اور اس اثنا میں مرغی اُن سے بچے نکال لے مگر دوسرا جھول خود بطخ سے نکلوانا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بچوں کو خوب طرح پالتی ہے۔ بطخ بہت انڈے دیتی ہے۔ موسم بہار میں نوروز دیتی رہتی ہے۔ جہاں نسل بڑھانی ہو وہاں ایک نر بطخ کے لیئے ۵ یا ۶ مادہ بطخ رکھنی چاہیئیں۔ ورنہ بچے پیدا نہ ہونگے۔ اسکے انڈے بڑے لذیذ ہوتے ہیں۔ اور پڈنگ کے کام زیادہ آتے ہیں۔

(۲۳۵) انڈے سہنا

بطخ ۲۸ دن میں بچہ نکالتی ہے۔ انڈوں کو سہنے اور بچوں کو پالنے کیلئے یہ جانور بڑا مشہور ہے۔ انڈوں اور گھونسلے کی چنداں خبرگیری ضروری نہیں۔ صرف تنکے اور سیا لمبا گھاس ہونا چاہیئے۔ تاکہ بطخ اپنی حسب منشا خود گھونسلا بنائے۔ اور جب باہر جاوے تو اسے بہت سی خوراک اور پانی دینا چاہیئے۔ اور اگر وہ پانی میں نہانا چاہے۔ تو بلاشک نہانے دیں اس سے اُسکو اور انڈوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

(۲۳۶) بچوں کی حفاظت

بطخ کے بچے بغیر کسی تکلیف کے آسانی سے پل سکتے ہیں۔ مرغی کی طرح نرم غذا اُنکو دی جاسکتی ہے۔ جو کا آٹا پانی میں گھول کر دینا یا دودھ کی کھیر پکا کر کھلانی بڑی مفید ہے اکیلا دودھ بھی پلایا جاسکتا ہے۔ جو کا چھان پانی میں گھول کر گاڑھا کھلا سکتے ہیں۔ بچوں کے جب تک پر نہ نکل آویں اور طاقت ور نہ ہوجاویں۔ تب تک انکو پانی میں نہ جانے دیں۔ کیونکہ پانی سے ان کے بدن کا رواں بھیگ جاتا ہے۔ اور وہ سردی کھاکر مر جاتے ہیں۔ بعض لوگ اس خیال میں رہتے ہیں کہ پانی ان کے لیئے قدرتی عنصر ہے وہ سخت غلطی کرکے بچوں کو ضائع کردیتے ہیں۔ جب پر نکل آویں پھر کچھ ہرج نہیں۔ کیونکہ بطخ اپنے [illegible] ہوتے۔ کہ پانی کا اثر نہ خود قبول کرتے ہیں۔ اور نہ جسم پر ہونے

بتے ہیں ۔ جو لوگ فروخت کرنے کے لئے ان بچوں کو پالتے ہیں ۔ وہ انکو پانی کے نزدیک ل نہیں جانے دیتے ۔ صرف ذبح کرنے سے پیشتر ایک دفعہ نہلا لیتے ہیں ۔ وہ انکو باڑوں بند رکھتے ہیں ۔ اور خوب گُھلا کھلاتے ہیں ۔ اس طرح پر کھلانے سے وہ ۶ ہفتوں خوب موٹے تازے ہو جاتے ہیں ۔ اور بازار بڑی قیمت کو بکتے ہیں ۔ سفید رنگ کے بڑی قیمت پاتے ہیں ◆

(۲۳۷) پال کر موٹا کرنا

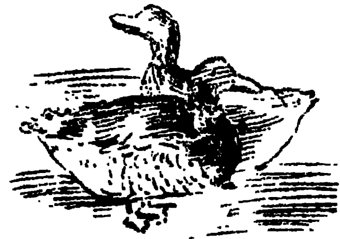
ب کی غذائیں موٹا کرنے والی ہیں ۔ جو کا آٹا ۔ اناج ۔ بسکٹ یخنی یا بیر شراب میں تر ہونے بھیڑ یا بکری کے گوشت کا قیمہ ۔ چربی کا قیمہ ۔ شیرہ گڑ ان میں سے جو مل سکے نا چاہیئے ۔ مگر کبھی کبھی سبز گھاس بھی ڈالنا چاہیئے ۔ جب ان کو موٹا کرنا ہو ۔ تو بند رکھنا ہے ۔ جب غذا ان کو کھلاؤ ۔ تو جب تک کھاتے جاویں کھلاتے رہو ۔ اور جب وہ خود ہ موڑ لیں ۔ تب بس کرو ◆

(۲۳۸) کیڑے پتنگے

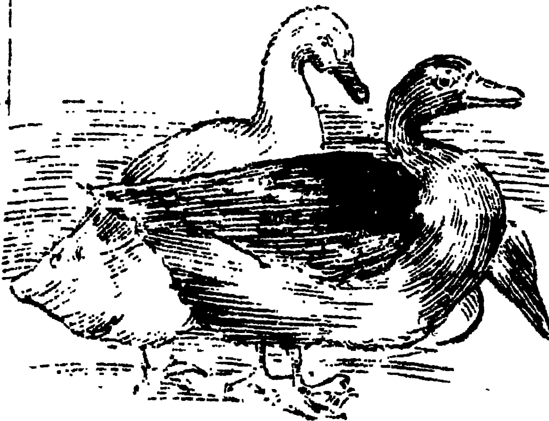
ں پانی میں نام مچھلی یا بغداد مچھلی ہو ۔ وہاں بطخوں کو جانے نہ دینا چاہیئے ۔ اور جہاں یرہ بھی وہاں نہ ہوں ۔ کیونکہ یہ بھی بطخوں کے لئے سخت مضر ہیں ۔ چوہے اور گھونس سے وں کو بچا کر رکھنا بڑا ضروری ہے ۔ کیونکہ یہ بچوں کو کھا جاتے ہیں ۔ بطخ خود کرم خور نور ہے ۔ مگر جب بڑی ہو جاوے ۔ کھیت میں گوبھی کے قسم کے پودوں کی سخت من ہے ۔ اُن کو کھا جاتی ہے ۔ اور جہاں انگوری بوٹی ہو ۔ اُن کو اکھاڑ کر پھینک دیتی ہے ۔ اس لئے ایسی جگہ اسے کھلا نہ چھوڑے ۔ بچوں کی دم سے لٹکے لمبے پر قینچی سے کاٹ لے ۔ تاکہ چلتے وقت زمین پر گھسں کر کیچڑ اور غلاظت سے نہ بھریں ۔ اور جب بچے تالاب ب تالاب میں جانے لگیں ۔ تو پہلے اُن کو اپنے ہاتھ سے باہر نہلا دے ۔ تاکہ تالاب کا گندہ نہ کریں ۔ اس لئے ایک چھوٹا تالاب نہلانے کے لئے الگ بنانا چاہیئے ◆

(۲۳۹) بطخ کے اقسام

اس کے ۹ بڑے اقسام ہیں۔ آبسری۔ راج ہنس۔ سفید چوٹی دار۔ سیاہ راج بطخ۔ سیٹی مارنے والی بطخ۔ جنگلی بطخ۔ ملارڈ بطخ۔ چینا بطخ۔ پیکین بطخ۔ کیوگا بطخ۔ آبسری


روان کی بطخیں

بطخ یعنی سفید ہنس راج سب سے بڑی اور خوبصورت ہوا کرتی ہے۔ اس کا قد بہت بہت بڑا رنگ برف کی مانند سفید چونچ اور پاؤں زرد ہوتے ہیں۔ سب اقسام سے زیادہ قیمتی زیادہ خوشنما اور بڑی جفاکش ہے۔ انڈے بہت دیتی ہے۔ اس کا گوشت بڑا چکنا گرم اور لذیذ ہوتا ہے۔ کیوگا امریکہ کی بطخ ہے یہ بھی آبسری کی طرح بڑی ہوتی ہے۔ رواں بطخ جس کو چینا بھی کہتے ہیں۔ فرانس کا جانور ہے۔ کیوگا ایک امریکن جھیل کا نام ہے۔ جہاں اس


بطخ اور بطخا

قسم کی بطخیں پائی جاتی ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ جنگلی سیاہ بطخ اور معمولی بطخ زرد کے ملاپ سے کیوگا بطخ پیدا ہوئی ہے جس کا راج کی نسبت اس کا گوشت زیادہ لذیذ اور موٹا ہوتا ہے۔ اور یہ خود بھی ہنس راج کی نسبت زیادہ موٹی ہو جاتی ہے۔ ایک جوڑی کا وزن ۱۸ پونڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ ان کے پروں پر سیاہ دھاری دار رنگ ہوتا ہے۔ سیاہ ہنس بطخ بالکل یک رنگ ... سیاہ ہوتی ہے۔ جو کم ملتی ہے۔ اس کے انڈے بھی سیاہ ہوتے ہیں ... علاوہ ازیں ایک ... بطخ ہوتی ہے جس کو مشک دار بطخ کہتے ہیں۔ اس کے جسم سے

خوشبو آتی ہے - قاہرہ کی بطخ بھی بڑی عمدہ ہوتی ہے - جو مصر سے آتی ہے ۔

(۲۴۰) بطخ پالنے کی بابت ایک مفید گفتگو

بچے جب پیدا ہوتے ہیں - تو اُن کے جسم پر باریک رواں ہوتا ہے - جو پانی کو بالکل روک نہیں سکتا - اس لئے بچوں کو پانی میں ہرگز نہ جانے دو - اور جب تک پر نہ اوگ آویں - جھیل یا دریا پر بالکل نہ جانے دو - اس اثنا میں اگر ان کو پانی کی رغبت ہو - تو چھوٹے پایاب برتن سے پانی سے انہیں پانی پلوا دیا کرو - پانی ایسا پایاب ہو - کہ بچوں کی ٹانگیں ہی بھیگ سکیں - ایک ماہ بعد وہ اچھے جوان ہو جاتے ہیں - پھر پانی کا اندیشہ نہیں ہے - بطخ اور اس کے بچے پانی اور کیچڑ کے اندر سے کیڑے وغیرہ نکال کر کھاتے ہیں - کیونکہ ان کی خوراک زیادہ تر پانی کے کرم ہیں - اس لئے پانی صرف اتنا گہرا ہو - کہ جس میں اپنا سر ڈال کر کرم نکال لاوے - زیادہ گہرا پانی مفید نہیں - جس مصنوعی تالاب یا جھیل میں بطخیں رہیں - اس کے اندر ایک اونچی چٹان بنا دینا چاہیئے - ایک تو وہ خوبصورت معلوم ہوا کرتا ہے - اور دوسرا جانوروں کو سہارا مل جاتا ہے - کیونکہ ہر چند آبی جانور ہیں - تاہم ہر وقت اس میں نہیں رہ سکتے - اور سونے اور آرام کرنے کے لئے ضرور خشک جگہ چاہیئے - جو پانی دھوپ سے خوب گرم ہو جاوے - وہاں بچوں کو چھوڑنا چاہیئے - اہل چین بہت بطخیں پالنے والے ہیں - وہ ان کو جھینگا - چلوا مچھلی - گھونگوں کے کرم - دلدل کے کرم وغیرہ حیوانی غذا ابال کر اور قیمہ کر کے کھلاتے ہیں - مکے کے دانے اور مکی کا آٹا بھی ان کے لئے بہت عمدہ غذا ہے مچھلیوں کو پانی میں ڈال کر اور مکی کا آٹا ملا کر اور ابال کر ان کو کھلانا بڑی عمدہ اور مقوی غذا ہے - مگر گرم گرم کھلانا چاہیئے - اگر بطخوں کو اچھی طرح پالا جاوے - تو ان سے خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے - کیونکہ ان کے بچے جلد بڑے ہو جاتے ہیں - انڈوں سے نکل کر بچے ۲ ماہ میں ۹ یا ۱۰ پونڈ وزنی ہو جاتے ہیں - جبکہ اسی مدت میں اسی قدر غذا سے مرغی کے بچے صرف ۶ یا ۷ پونڈ وزنی ہوتے ہیں - یہ وزن جوڑے کا ہے - یا دو بچوں کا ہے - بعض راج بطخ کو پالنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے - کہ تاج کو پانی

پر ڈال دیا کریں۔ تاکہ وہ چن چن کر کھالیں۔ مچھلی کے انڈے بھی ان کی بڑی مرغوب غذا ہے۔ جن لوگوں کی زمین میں دلدل اور کیچڑ اور جھیل وغیرہ ہوتی اور وہ اس کھیت میں کچھ زراعت نہ کرسکتے ہوں۔ تو اُن کو ان بطخیں پالنی چاہئیں۔ کیونکہ انہیں اس میں بڑا فائدہ حاصل ہوگا۔ یا جس کسان کے کھیت میں بڑا بڑا گھاس ہو۔ اور چراگاہ بھی بہت بڑی ہو۔ اُسے بطخیں پالنی بڑی آسان اور بڑی مفید ہیں۔ یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ۱۰ ماہ کی عمر سے پہلے ہی بطخ کو فروخت کر دیا جائے ورنہ پھر اس میں نفع نہیں ہوتا۔ کیونکہ قیمت سے زیادہ خوراک کھا جاتی ہیں۔ لنڈن کے باشندوں کو بطخوں کے پالنے کا بڑا شوق ہے۔ چنانچہ ایک ایک شخص ہزار ہزار دو دو ہزار بطخیں پال لیتا ہے۔ اور ۲۰ ہزار بطخوں سے ۲۰ ہزار پونڈ کما لیتا ہے۔ گویا ایک ایک پانچ پانچ روپیہ کو بکتی ہے۔ بطخ کے بچے جب ۸۔۹ ہفتہ کے ہو جاویں۔ تب اُن کو فروخت کر دینا چاہیئے۔ اس وقت جو قیمت اُن کی ملیگی۔ وہ اس قدر ہوگی کہ تمام خرچ اور مزدوری وغیرہ نکال کر کافی فائدہ بچ رہیگا۔ بطخ عموماً رات کو یا علی الصباح انڈہ دیتی ہے۔ اس لئے جب صبح کو چرنے کے لئے جاوے۔ تب اُس کے انڈہ دان کو ٹٹول کر دیکھ لو۔ اگر بھاری ہو تو اُسے مت جانے دو۔ اور جب تک انڈہ نہ دے۔ بند رکھو۔ بطخوں کے پر اکثر گرتے رہتے ہیں۔ ایسے پروں کو جمع کرتے رہو۔ جو بطخوں کے گھونسلا بنانے کے کام بھی آویں گے۔ اور نیز بیچنے پر دام بھی اچھے وے جاویں گے۔

(۱۴۲) گنی فول کی بابت مزید حالات

یہ جانور ۱۰ سے ۱۲ تک انڈہ دیتا ہے۔ جو ہمیشہ بڑی قیمت بکتے ہیں۔ جب تک انڈے سے بچے نہ جا سکیں تب تک مادہ کو بالکل نہ چھیڑیں۔ دودھ اور انڈے پکا کر حلوا سا کرکے کھلانا یا گوشت کا قیمہ کر لینا یا باسی روٹی کے ٹکڑے یا سبز ترکاریاں مثلاً گوبھی یا قیمہ کیا ہوا۔ پیاز۔ یہ سب اس کے لئے عمدہ غذا ہیں۔ ۱۴ ہفتہ میں اس کے بچے پورے جوان اور کھانے کے لائق ہو جاتے ہیں۔ ایک نر کے پاس دو

وہ مادہ رکھنی چاہئیں ۔ اس کی پہلی پھول کے انڈے نکلوانے چاہئیں ۔ اس لئے گنی فول کے نیچے سے جب اس کے انڈے اُٹھاویں ۔ تو ایسے وقت اُٹھاویں ۔ کہ جانور موجود نہ ہو ۔ ورنہ وُہ انڈوں کو کبھی اُٹھانے نہ دیگا ۔ اور جب سب انڈے اُٹھاویں ۔ تو ۲-۳ انڈے ضرور نیچے چھوڑ دیں ۔ تاکہ جانور کو یہ معلوم نہ ہو ۔ کہ میرے انڈے اُٹھائے گئے ہیں ۔ اور تاکہ اُن پس ماندہ انڈوں کو دیکھ کر وُہ اور انڈے دیتا رہے ۔ اس کے بچوں کو زیادہ سردی اور پانی کی تراوت سے بچا کر رکھے ۔ ورنہ یہ بچے بیمار ہو کر مرجاوینگے ۔ یہ خبرداری صرف چند ہفتے ہی کرنی پڑتی ہے ۔ اور جب تک ایک مہینے کے نہ ہو جاویں ۔ مادہ گنی فول کو کہیں مت جانے دو ۔ جہاں اناج کے ذخیرہ ہوں وہاں ان کا رکھنا حفاظت کے لیئے بڑا مفید ہے ۔ کیونکہ اگر چور یا کوئی غیر آدمی اس طرف آئے ۔ یہ اس قدر شور مچاتے ہیں ۔ کہ دور دور تک خبر ہو جاتی ہے ۔ اس کے انڈے کا رنگ زردی مایل ہوتا ہے ۔ جو قد میں چھوٹا اور ایک طرف سے نوکدار ہوتا ہے ؛

(۲۴) ٹرکی کی بابت مزید حالات

یہ جانور دراصل شمالی امریکا کا جانور ہے (جو میکسکو اور کناڈا) کے جنگلوں میں بکثرت پایا جاتا ہے ۔ یورپ میں سب سے پہلے میکسکو سے سپین میں لائے گئے تھے ۔ پھر وہاں سے اہل روم سے انگلنڈ میں لائے تھے ۔ نر کا وزن ۱۵ سے ۲۰ پونڈ تک اور مادہ ۸ سے ۱۰ پونڈ تک ہوتا ہے ۔ اس کے تین بڑے مشہور اقسام ہیں ۔ (۱) سیتھ برونز ٹرکی (۲) سفید ہالنڈ ٹرکی (۳) نراگنسٹ ٹرکی ۔ آخرالذکر ٹرکی زیادہ قیمت پاتا ہے ۔ گو برونز ٹرکی قد اور وزن میں زیادہ ہوتا ہے ۔ ۶ مادہ ٹرکیوں کو اکٹھا ایک جگہ رکھنا چاہیئے ۔ اور اگر سرد موسم ہو ۔ تو ۱۲ مادہ کو اکٹھا رکھ سکتے ہیں ۔ ڈوڈوں کے پودے لیے یئے خواہ اکیلے خواہ کسی دوسری سبزی کے ساتھ ملا کر کھلانی بہت مرغوب غذا ہے ۔ باجرہ جو ۔ اور رکھچڑی ملا کر لوہے کے برتن میں کھلانی چاہئیے ۔ اگر پوست کے پتے ہفتہ میں ۲-۳ بار کھلا دئیے جاویں ۔ تو اُن کو کوئی بیماری نہ ہو ۔ تازہ پانی بہت ساملانا چاہئیے ۔ گھی میں گندھک ملا کر اس کی گردن اور پیٹھ پر اکثر لگاتے ہیں ۔ تو یہ گیندڑا اور

لومڑ کے حملوں سے اکثر محفوظ رہیگا - جب یہ دو مہینے کا ہوجاتا ہے - تب پھر اس کا پالنا کچھ مشکل نہیں ہوتا - کیونکہ سبزی اور کرم کھاکر خود اپنا پیٹ پال لیتا ہے - برونز کمبرج ٹرکی سب قسم سے اعلے اور بہتر ہوتا ہے - جو قد میں ۶۸ پونڈ تک پہنچ سکتا ہے - جب یہ ۶ ماہ کا ہوتا ہے - تو وزن میں ۲۸ پونڈ ہوتا ہے - ۲ ماہ سے پہلے اس کا بچہ ایسا نازک ہوتا ہے - کہ باد و باراں کا ایک طوفان بھی اگر ان کو لگ جاوے تو کل بچے مرجاویں - مگر جب ۲ ماہ سے زیادہ عمر کا ہوجاتا ہے - تو پھر ہر ایک تکلیف اور موسم کو بخوبی برداشت کر لیتا ہے - اس کا کوئی انڈہ کھوکھا نہیں جاتا - سب میں سے بچے نکل آتے ہیں - جب مادہ بچوں کو نکال لے - تو اُن کو دودہ اور انڈے ملاکر پکاکر اور گھوٹ کر ان کا فالودہ سا بناکر پہلے ہفتہ کھلاوے - دس روز کے بعد انڈے کم کردے - اور قدرے جَو کا آٹا ملا کردے - ایک ماہ کے بعد انڈے بالکل ہی نکال لے - اور جَو کا آٹا دودہ معہ روٹی کے ٹکڑوں کے اُن کو کھلاوے - پہلے دو ہفتہ تک اس کے بچوں کو دست لگ جانے کا بڑا اندیشہ رہتا ہے - جس کی روک تھام کے لئے انڈے پکا کر فالودہ سا کرکے دے - یا سبزی کتر کے کھلاوے - دوسرا خطرہ اِن کو سردی پہنچ کر زکام ہوجانیکا ہے - اس لئے اُن کو ٹھنڈی اور مرطوب جگہ سے بچاکر رکھے - ادبلے ہوئے آلو قیمہ کردہ چربی اور ملی ان کو موٹا کرنے والی غذائیں ہیں ؁

(۲۴۳) بنیل بطخ کی بابت یعنی چھوٹی بطخ کا حال

جس جگہ جھیل یا تالاب یا نہر یا دریا کا کنارہ نزدیک ہو - وہاں پر ان کا پالنا بڑا مفید ہے - کیونکہ یہ تھوڑے عرصہ میں ہزاروں ہوجاتی ہیں - لیکن ان کی گذرگاہ کے قریب کھیت یا چراگاہ نہیں چاہئے - ورنہ یہ سخت نقصان پہنچاتی ہیں - جس گھاس کو یہ کھاویں - اُن کو پھر مویشی منہ نہیں لگاتے - اِن کی پرورش پر نہ کچھ خرچ آتا ہے - نہ کچھ محنت اُٹھانی پڑتی ہے - دراصل یہ جنگلی اور پہاڑی جانور ہے - مگر مدت کے نقل مکان اور خوگیری نے اسے گھرالو - اور پالتو پرند بنادیا ہے - اور لیست

برپشت پالتو ہو جانے کے سبب اس کی وحشت ایسی دور ہوگئی ہے۔ کہ اب یہ
بادی سے الگ رہنا پسند نہیں کرتیں ۔

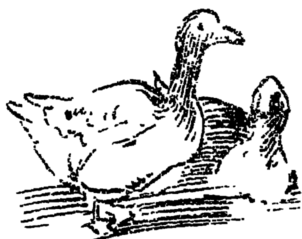
(۲۴۴) اقسام

سو ان کا رنگ خاکی ہوتا ہے۔ گردن سبز کا ہی۔ چونچ زرد یا سیاہ پاؤں زرد
سیاہ۔ مگر بعض کا رنگ بالکل سفید بھی ہوتا ہے۔ جو نہایت خوش نما معلوم ہوا
تی ہیں۔ نر بہ مادہ کی نسبت خوشنما اور چست ہوتا ہے۔ ٹولوز نامی قسم کی
غ اس نسل میں قدآور ہوتی ہے۔ چینا بطخ جو چین و ایشیا کا باشندہ ہے مختلف
قطع قطع کے سبب مختلف نام رکھتی ہے۔ مثلاً ہونگ کونگ۔ ایشیائی۔ ناٹ
مشکوئی۔ ہسپانیہ۔ پولنڈ۔ گنی وغیرہ۔ یہ انڈے بھی بہت دیتی ہے۔ مگر وقت
قر نہیں۔ زیادہ تر مارچ۔ اور اکتوبر میں انڈہ دیتی ہے۔ اس کے بچے بڑے
فاکش ہوتے ہیں۔ مادہ بچوں کی نسبت نر بچے بڑے ہوتے ہیں۔ چلتے ہیں۔ تو
ماتی اکڑ اکڑ چلتے ہیں۔ اور گھاں گھاں کی آواز کرکے بڑا شور مچاتے ہیں۔ رات
برابر پہرا دیتے ہیں۔ باقی سو جاتے ہیں۔ تو ایک دو ضرور جاگتے رہتے ہیں۔
اگر کوئی غیر آدمی اس طرف آجاوے۔ تو شور مچا کر اس کی خبر کر دیتے ہیں۔ جب
۲۔۳ سال کے نہ ہوں۔ تب تک فائدہ بخش نہیں۔ کیونکہ اتنی عمر کے ہو کر انڈے
یتے ہیں۔ ان کے بچے جلد نہیں بڑھتے۔ ایک نر کو صرف ۲۔۳ مادہ کے ساتھ
کھنا چاہیئے۔ اس سے زیادہ رکھنے میں انڈے خراب پیدا ہوتے ہیں۔ علاوہ
یں کناڈین اور رامبڈین بھی ان کے اقسام ہیں ۔

(۲۴۵) انڈے دینا

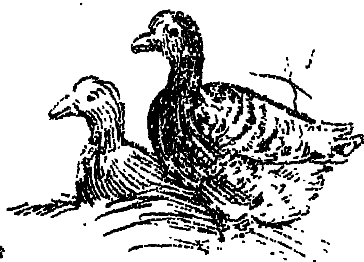
ر موسم سرما میں اچھی طرح پالے جاویں۔ تو جنوری کے آغاز میں انڈے دینے لگ جاتے
ں۔ یہ خیال کر لینا۔ کہ یہ خود بخود دیل کر فایدہ بخش ہونگے۔ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ
یہ گھاس وغیرہ سے اپنا پیٹ بھر لیتی ہیں۔ تاہم صبح و شام اناج کو تاج کھلانا چاہیئے
ان کے بچے اگر اچھی طرح ناج پر نہ پالے جاویں۔ تو اکثر مر جاتے ہیں ۔

(۳۴۶) انڈے سہنا



ایمڈن کے ہنس

بعض آدمی چینیا بطخ کے انڈوں کو ٹرکی سے نکلواتے ہیں - کہ یہ خوب نکالتے ہیں - مرغی کی حرارت اس کام کے لئے کافی سمجھی گئی ہے - اور اگر ایسی ضرورت آن پڑے - تو چار انڈوں سے زیادہ ایک مرغی کو بط کے انڈے نہ دے - اور وہ بھی گرم موسم میں - مناسب تو یہ ہے - کہ مرغی کو یہ کام سپرد نہ کرے - مصنوعی طور پر اس کے انڈے خوب سہے جاتے ہیں - ٹرکی کی طرح یہ بھی انڈوں پہ بہت بیٹھتی ہے - اس لئے جب بہت دیر ہو جاوے - تب اسے اُٹھا کر دانہ کھلا دیا کریں چینیا بط ۱۰ یا حد ۱۱ انڈے اچھی طرح سہ سکتی ہے - اس سے زیادہ نہیں - ۳۰ دن میں یا قدرے کم و بیش میں بچے نکل آتے ہیں - جب بچے نکل آویں - تو ان کو ایک رات اپنی ماں کے پاس رہنے دیں ❊



ٹولوس کے راج ہنس

(۳۴۷) بچوں کی حفاظت

بعض لوگوں کی عادت ہے - کہ جب بچے پیدا ہو جاتے ہیں - تو اُن کو ذیل کا مرکب دے لیتے ہیں - ایک انڈہ توڑ کر برتن میں ڈال کر اس میں اس قدر سوجی ڈالتے ہیں کہ وہ دونوں ربڑی سی بن جاویں - پھر اُن کے نئے لمبی بتیاں بنا کر اُن کو آدھ آدھ انچ لمبی بتیاں بنا لیتے ہیں - جو گیہوں کی نالی کے برابر موٹی ہوتی ہیں - تب اُن کو پہلے آگ پہ سینک کر خشک کر لیتے ہیں - پھر پانی سے تر کر کے منہ میں ڈال کر ٹھونس کر

کھلاتے ہیں ۔ پہلے مہینے میں یہ غذا دن میں تین بار دیتے ہیں ۔ اور پھر دفعہ ۳-۴ بتیاں کھلاتے ہیں ۔ یہ غذا اچھا لازمی نہیں ۔ مگر کہتے ہیں ۔ کہ اس کے کھلانے سے وہ جلد بڑے اور عمدہ خوبصورت ہو جاتے ہیں ۔ اگر موسم اچھا ہو ۔ تو بچوں کو ان کے والدین کے ہمراہ باہر کھیتوں میں چرانے لے جاوے ۔ جہاں وہ چل پھر کر گھاس کھا کر اپنا پیٹ بھر لیں گے ۔ اور جو موسم زیادہ سرد ہو ۔ تو محفوظ مکان میں رکھے ۔ اور اسی جگہ ہرا گھاس کھلاوے ۔ مگر ان کو نمناک زمین پر بیٹھنے نہ دے ۔ ورنہ بیمار ہو جاویں گے ۔ جَو کا آٹا ان کے لئے بڑی مرغوب غذا ہے ۔ جو شروع ہی سے دے سکتے ہیں ۔ اور جب وہ اناج کھانے کے لائق ہو جاویں ۔ تو اُن کو بہت بہت اناج ضرور کھلایا کریں ۔ چاولوں کو اگر خفیف سا جوش دیکر کھلایا جاوے ۔ تو عمدہ غذا ہے ۔ ان کی غذا ادل بدل کرتے رہیں ۔ ایک ہی غذا کھلانی ٹھیک نہیں +

(۲۴۸) موٹے کرنا

اگر عمدہ انتظام رکھیں ۔ تو سبز رنگ والی چینیا بطخ ۳ مہینے میں بازار کے لائق ہو جاتی ہے ۔ ۴ ماہ کے بعد فروخت کے لئے بالکل تیار ہو جاتی ہے ۔ جَو کے آٹے اور چھڑوں کو اگر پکے ہوئے دودھ میں ملا کر کھلاویں ۔ اور چند قسم کے اناج کھلاویں ۔ تو یہ جلد موٹے ہو جاتے ہیں ۔ ۱۴ دن ۳ ہفتے یا ایک ماہ میں بخوبی موٹے ہو جاتے ہیں ۔ نر اور مادہ بطخوں کو بھی خوب غذا کھلانی چاہیئے ۔ تاکہ بھر انڈے دینے لگ جاویں ۔ ایک جوڑے کا وزن زیادہ سے زیادہ ۴۸ پونڈ سے ۶۰ پونڈ تک ہو جاتا ہے ؎

(۲۴۹) چینیا بطخ کا مکان

اس قدر کھلا ہونا چاہیئے ۔ کہ آدمی اس میں بخوبی کھڑا ہو سکے ۔ اور وہ کم از کم ۸ فیٹ لمبا اور ۶ فیٹ چوڑا ہو ۔ کیونکہ ان کو کھلی ہوا بڑی درکار ہے ۔ اس مکان کا فرش پختہ ہو ۔ اور اس پر کیچڑ کی نالی اور نئی بچھالی چاہیئے ۔ اور پچھلی اُٹھا

دینی چاہیئے۔ ان کے گھونسلوں کے لئے جس میں انڈے دیتے جاتے ہیں۔ اڑھائی فٹ مربع جگہ ہونی چاہیئے۔ اور ہر ایک مادہ کو الگ الگ بٹھلانا چاہیئے۔

(۲۵۰) مرغی خانہ کا روزانہ کام

علے الصباح تازہ اور مصفا پانی برتنوں میں ڈال کر دروازہ کھولو۔ اور تمام کھڑکیاں بالکل کھول دو۔ تاکہ مکان میں خوب ہوا بھر جاوے۔ مکان سے دور الگ دانے فرش پر بکھیر دو۔ پس جانور دروازہ کھلتے ہی باہر نکل کر پہلے چند گھونٹ پانی پیویں گے۔ پھر دانے کی طرف دوڑیں گے۔ جب چگ کر پیٹ بھر لیں گے۔ تب پھر ادھر ادھر پھرنا شروع کریں گے۔ تم بعد ازاں گھونسلوں پہ جا کر انڈے جمع کر لو۔ اور بہتر ہے کہ مکان جھڑوا دو۔ گوڑا مع بیٹوں کے کھاد کی جگہ جمع کرا دو۔ جب مکان بھی صاف ہو جاوے۔ تب بیمار جانوروں کی دوا دارو کرو۔ پھر انڈوں بچوں کو دیکھو۔ اگر انڈوں سے نکل رہے ہوں۔ تو اُن کو مت چھیڑو۔ اگر کوئی انڈا ٹوٹ گیا ہو۔ تو اُسے فوراً علیحدہ کر کے گھونسلہ کو صاف کر دو۔ پھر اڈوں کا ملاحظہ کرو۔ اگر کوئی بوسیدہ یا خراب ہو۔ تو اُسے نکال کر دوسرا بدل دو۔ دیار کی لکڑی کے اڈے اس لیئے بہتر ہیں۔ کہ ان میں کرم نہیں پڑتا۔ اس کے بعد مٹی کے غسل خانہ کو دیکھو۔ اگر اس کی مٹی خراب ہو گئی ہو۔ تو بدل ڈالو۔ خشک مٹی جس میں چونہ کا سفوف یا کوئیلوں کا سفوف ملایا ہوا ہو۔ غسل کے لئے از حد مفید ہے۔

پھر دیکھو اگر ادویہ کم ہو گئی ہوں۔ تو اور لاکر رکھو۔ پھر غذا کا سٹاک دیکھو۔ اگر کوئی خوراک خرچ یا گم ہو گئی ہو۔ اور لے آؤ۔ دوسرے تیسرے روز گیندے کے پھول اندر ڈال دیا کرو۔ کبھی کبھی سورج مکھی کے پھول بھی ڈال دیا کرو۔ نیز گھاس کے بنڈل باندھ کر لٹکا دو۔ تاکہ اس کو مرغیاں اچک کر نوچیں۔ اور نوچ نوچ کھاویں۔ اگر سردی کا موسم ہو۔ تو دوسرے تیسرے روز گوشت یا پھیپھڑا پکا کر اور قیمہ کر کے کھلا دیا کرو۔ اگر بطخیں بھی رکھی ہوئی ہوں۔ تو مرغیوں کو دانہ کھلا کر بطخوں کو کھولو۔ اگر مرغیاں اپنا دانہ کھا کر بطخوں کا دانہ کھانے کے لئے

دوڑی آدیں گی ۔ تو وہ مرغیوں کو مار کر خود بھگا دیں گی ۔ دوسرے تیسرے روز کنکریا گذرھک کے ریزے کھلا دیا کرو ۔ نیز کبھی کبھی لہسن اور پیاز بھی کاٹ کر کھلا دیا کرو ۔ اس سے وہ بیمار نہیں ہوتیں ۔ اس قدر کام کے بعد جب دوپہر کا وقت قریب آ جائے ۔ تب دوپہر کی غذا دینا شروع کریں ۔ بعد ازاں بچوں کو کھلا دے ۔ پھر مرغی خانہ کا رجسٹر مرتب کرے ۔ اور تمام سودا سلف انجام دے ۔ اگر بڑکی اور گنی فول بھی رکھے ہوئے ہیں ۔ تو اُن کی خبر بھی ساتھ کا ساتھ لے ۔ پھر شام ہو جاوے گی ۔ اس وقت رات بھر سہارے کے لئے اناج کھلا وے ۔ اور پانی پلا کر تمام طاقیاں اور پھاٹک بند کر دے ۔ صرف چند چھوٹے چھوٹے راستے پچھلی طرف کے کھلے رکھیں ۔ تاکہ جو جانور جلدی سونا چاہے وہ اُن کی راہ اندر جا کر بسیرا کریں ۔ اور کوئی کسی کو نہ ستائے ۔ جب اڈوں پہ اور گھونسلوں میں بیٹھ جاویں ۔ تب اُن کو بھی بند کر دو ۔ اور سب طرف سے مرغی خانہ کو مسدود کر کے محفوظ کر دو ۔ یہ تو صبح سے شام تک روزانہ کام کا زائچہ ہے ۔ مگر اس کے علاوہ چند اور باتیں بھی ہیں ۔ جو مرغی پالنے والوں کو یاد رکھنی چاہئیں ۔ مثلاً جب بچوں کو دانہ کھلانا ہو ۔ تو اُن کو تنگ دروازہ والے کھابچے کے اندر بند کر دے ۔ تاکہ دوسری مرغیاں اُن کی غذا کو نہ کھا جاویں ۔ سرکنڈوں کا کھابچہ جو جالی دار اور چاروں طرف سے بند ہو ۔ اس کا تنگ دروازہ کھول کر اندر دانہ بکھیر دو ۔ اور بچوں کو آواز دو ۔ جو بھاگ کر اس کے اندر بڑھ جاویں گے ۔ اور آرام سے اپنی غذا کھا لیں گے ۔ مگر بڑے بڑے جانور مرغ اور مرغیاں اندر نہیں جا سکیں گی ۔ بعض وقت بچوں کی حفاظت کے لئے مرغی کو پابند کرنا پڑتا ہے ۔ تاکہ وہ انہیں دور نہ جا سکے ۔ بلکہ بچوں کے پاس ہی رہے ۔ اس صورت میں اس کے ایک پاؤں کو رسی سے باندھ کر رسی کو میخ سے باندھ دیتے ہیں ۔ رسی اس قدر دراز ہوتی ہے ۔ کہ مرغی کھابچے کے گرد پھر سکے ۔ مگر اس عمل سے ایک بڑا اندیشہ یہ ہے کہ اگر کوئی صدمہ یا ڈر پہنچا ۔ اور مرغی یکایک جھٹکا لگا کر اچھلی تو پاؤں توڑ لیگی ۔ یا اس کو ہنکرا اکر اٹکی ۔ اس لئے اس نقص کو دور کرنے کے لئے بہتر تدبیر یہ ہے ۔ کہ چمڑے کا پٹا بنا کر مرغی کی ٹانگ کے گرد ڈال دیتے ہیں ۔ اور اس میں رسی ڈال کر

باندھ دیتے ہیں - پھر جھٹکے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی - پٹہ اس طرح بناتے ہیں :-

۱ ۲ ۳

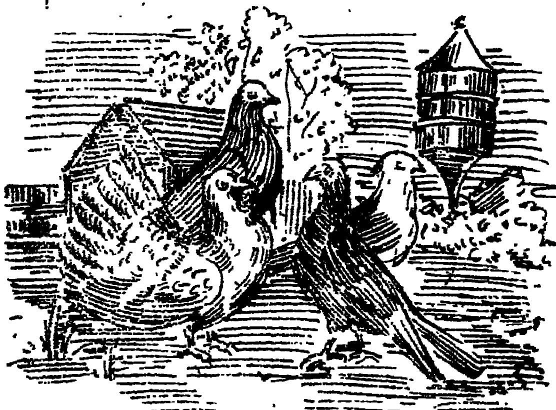
تصویر مندرجہ بالا کو دیکھو - یہ چمڑے کا لمبا ٹکڑا ہے - جس میں تین سوراخ ہیں - سوراخ نمبر ا و ۲ کے درمیان مرغی کی لات دیکر پٹی اس کے گرد لپیٹ دیجاتی ہے - اور باقی کا تسمہ ان دونوں سوراخوں میں سے گذار کر سوراخ نمبر ۳ رسی سے باندھ دیا جاتا ہے - یہ تسمہ ایسا مضبوط ہوتا ہے - کہ نہ مرغی اس کو کھول سکتی ہے - اور نہ یہ ٹوٹ سکتا ہے - اور نہ اس سے پاؤں کو صدمہ پہنچتا ہے - ایک اور بات قابل ذکر ہے یعنی اگر کنگنی اور چینا ان میں سے جو شے مل سکے رات بھر پانی میں تر رکھیں - اور صبح کو مرغی کے بچوں کو کھلاویں - تو بہت مفید پڑتا ہے - کیونکہ مقوی غذا ہے اب ہم دوسرا بیان شروع کرتے ہیں :-

گیارہواں باب کبوترونکا بیان

(۲۵۱) کبوتروں کے حالات اور اقسام

ان کے بہت سے اقسام ہیں - کچھ باعتبار نسل کچھ باعتبار رنگ اور کچھ باعتبار خواص کے - چنانچہ اس وقت تک سو کے قریب اس کی قسمیں دریافت ہوئی ہیں - ان میں سے چند مشہور اقسام بیان کیئے جاتے ہیں - جو اڑنے یا قلابازی کھانے کے سبب مشہور ہیں - کبوتروں کا نہائت ہلکی ہوا میں اوپر نکل جانا یا دن بھر اڑتے رہنا یا صدہا کوس کی مسافت طے کر جانا ایک حیرت انگیز بات ہے - ان کے پنکھا نما بازو قد کی خوبصورتی اور جسم کی بناوٹ کو بہت زیب بخشتی ہے - اور ہر ایک نسل میں ان کا استعمال مختلف عجب لطف دکھاتا ہے - کبوتر جب پنکھ بکھیر کر اڑتا ہے - تو ہوا اس کے بازوؤں میں خوب بھر جاتی ہے -

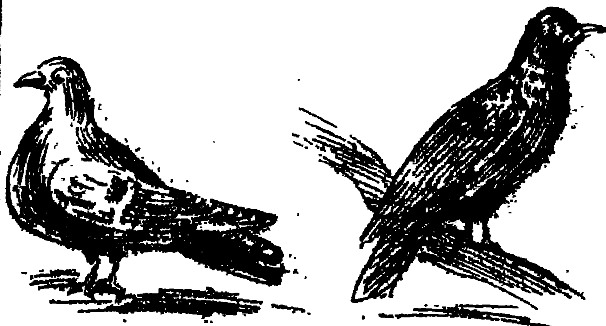
جانور کی ہڈیاں حتی کہ پروں کی جڑیں تک ہوا سے بھر جاتی ہیں۔ دُم اُن کو ہر طرف مُڑنے میں بہت مدد دیتی ہے۔ اور ویسے ہی مدد دیتی ہے۔ جیسے کشتی کے لئے چپّا بازوؤں میں دو قسم کے پر ہوتے ہیں۔ ایک شاہ پر۔ دوسرے گتھے ہوئے پر۔ شاہ پر لمبے لمبے پر ہوتے ہیں۔ جن کی جڑیں سفید گول اور اندر پولی ہوتی ہیں۔ جب شاہ پر پورا بڑھ چکتا ہے۔ تو اس کی بناوٹ دو قسم کے ریشوں سے مرکب ہوتی ہے۔ ایک اندر کا ریشہ جو لمبا ہوتا ہے۔ دوسرا بیرونی ریشہ جو گول ہوتا ہے۔ گتھے ہوئے پروں میں ربڑ کی سی خاصیت ہوتی ہے۔ اور یہ لچک دار ہوتے ہیں تاکہ ہوا کے تھپیڑوں اور جھونکوں کے صدموں سے ٹوٹ نہ جاویں۔ بلکہ ٹیڑھے ہو کر ہوا کے صدموں سے بچ جاویں۔ یہ گتھے ہوئے پر جس کو کندہ کہتے ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے پروں سے مرکب ہوتا ہے۔ جو پہلو بہ پہلو اور پاس پاس اُگے ہوتے ہیں۔ جو اپنے اجتماع کے باعث سخت سے سخت ہوا کا بخوبی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ان کندوں کے چھوٹے چھوٹے پر بھی کئی میل کے ہوتے ہیں۔ کچھ بالکل چھوٹے اور رُوں سا کچھ اُون سی بڑی اور موٹی اور کچھ اُن سے بڑے جن کے سر چوڑے اور دُم نوک دار ہوتی ہے۔ پروں



فینسی کبوتر

کے شمار کرنے والوں کا بیان ہے۔ کہ ہر ایک کندہ پر ۱۱ ہزار سے [illegible] چھوٹے پر ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک چھوٹے پر میں ۲ ہزار سے تین [illegible] ہوتے ہیں۔ گویا ایک ایک کندہ میں ۲۲ ہزار ریشے ہوتے ہیں۔ [illegible] کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک پر کے [illegible] پیدا کئے۔ جب ایک بازو کا یہ حال ہے۔ تو جانور کے تمام جسم کا کیا حال ہو گا

کبوتر ۶ - ۷ ماہ کا ہو کر انڈے بچے دینے لگ جاتا ہے - اور اگرچہ ۸ - ۱۰ سال تک انڈے دیتے جاتا ہے - تاہم دو چار سال تک عمر کے بچے اچھے مضبوط ہوتے ہیں - ان کے ملاپ میں ایک بات کا ضرور لحاظ رکھنا چاہئیے - کہ نر اور مادہ دونوں یکساں اور ایک ہی نسل کے ہوں - یہ صرف دو انڈے دیتے ہیں - مگر ہر مہینے بچے نکالتے ہیں - اس لئے ایک سال میں ۸ - ۹ جھول نکال لیتے ہیں - ان کو پالنے کے لئے جب خریدو - تو بچے خریدو - کیونکہ بڑے کبوتر اُڑ کر اپنے پہلے مالک کے پاس چلے جایا کرتے ہیں - اور اس لئے روک تھام کے لئے یا تو ان کے پر کاٹنے پڑتے ہیں - یا پروں میں گڈیاں باندھنی پڑتی ہیں - گو بہت مدت تک دوسری جگہ رہیں - مگر پھر بھی اس بات کا اندیشہ رہتا ہے - کہ وہ جب موقع پاویں گے - اپنے پہلے ٹھکانے پر اُڑ کر چلے جاویں گے - حتیٰ کہ اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے جاویں گے - ہم پہلے بیان کر چکے ہیں - کہ کبوتروں کے بہت سے اقسام ہیں - ان سب قسموں کا پالنا بہت مشکل ہے - کیونکہ اگر ہر ایک قسم کا ایک ایک جوڑا رکھا جاوے - تو سو جوڑے چاہئیں - اور ہر ایک سے سال بھر میں اگر ۱۶ بچے پیدا ہوں - تو ۱۶۰۰ جانور ہو جاویں - جن کا رکھنا بہت مشکل ہو جاوے - کیونکہ ان کے لئے مکان بھی بہت کھلا ہونا چاہیئے - اور خوراک بھی کافی ہونی چاہئیے - اس لئے جو شخص کبوتر پال کر ان سے فائدہ اُٹھانا چاہیں - ان کو چاہیئے کہ عمدہ عمدہ قسم کے چند جوڑے پال لے - تاکہ اُن کی قیمت سے فائدہ



(چھنکبط کبوتر) (ریبیرٹ کبوتر)

خاطر خواہ ہو۔ اور پالنے میں چنداں دقت واقع نہ ہو۔ اب ہم ہر ایک قسم کا حال الگ الگ بیان کرتے ہیں۔

(۲۵۲) ڈریگن

یہ دوغلا نسل کا کبوتر ہے۔ جو بغدادی اور سکن ٹم کی ملاپ سے پیدا ہوا ہے۔ اور سکن ٹم بجائے خود بغدادی اور لوٹن کبوتر سے پیدا ہوا ہے۔ مدت تک اس جانور سے خبر رسانی کا کام لیا جایا کرتا تھا۔ اور خبر بھی وہ جو بڑی ضروری اور جلد پہنچانے والی ہو۔ جب تک تار ایجاد نہ ہوئے تھے۔ تب تک یہی جانور کام میں لایا جاتا تھا۔ یہ جانور نہایت تیز پرواز (سریع السیر) اور بڑا طاقتور ہوتا ہے۔ سو سو کوس ایک دن میں اُڑ کر چلا جاتا ہے۔ اور بالکل نہیں تھکتا۔ پارس سے انٹورپ تک جو ہزاروں کوس کا فاصلہ ہے۔ اس کے ذریعہ بہت جلد خبر پہنچائی جا سکتی تھی۔ اس کی چونچ سیاہ لمبی اور آگے سے خمدار نیچے کو جھکی ہوئی ہوتی ہے۔ سر چوڑا آنکھوں پر اُٹھا ہوا اور ماتھا چپٹا ہوتا ہے۔ چونچ کا نچلا گوشت سفید بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ جو پچھلی طرف سے چوڑا اور اگلی طرف سے نوکدار ہوتا ہے۔ آنکھیں چمکدار روشن اور سرخ رنگ ہوتی ہیں۔ جن سے یہ جانور بڑا تاڑباز معلوم دیتا ہے۔ گردن چھوٹی۔ مگر نامہ بر کبوتر سے ¼ کم جو چھاتی کے پاس سے چوڑی۔ مونڈھے بھاری اور مضبوط پیٹھ قدرے جھکی ہوئی۔ پر نامہ بر کی نسبت چھوٹے مگر مضبوط۔ اور دُم بازوؤں کے برابر ہموار ٹانگیں مضبوط اور چھوٹی جو ڈیڑھ انچ کے قریب چھاتی سے ہوتی ہے۔ اور اس کا بدن نامہ بر کبوتر کے برابر ہوتا ہے۔ نیلے ڈریگن کا رنگ سیسہ کا سا


بڑی کلغی والا کبوتر

ہوتا ہے۔ اور گردن زیادہ سیاہ ہوتی ہے ۔ اور دُم کے پاس سیاہ لمبی دھاریں ہوتی ہیں ۔ اور بازوؤں پر ایک انچ کا ½ حصہ کے برابر سیاہ داغ ہوتا ہے ۔ اس طرح پر سارا سیاہ رنگ کے ڈریگن کو آپس میں ملانا چاہئے ۔ مگر کبھی کبھی سفید یا سنترے رنگ کے جانور کو بھی ملا دیتے ہیں ۔ روپہری ڈریگن جس کے مونڈھوں پر سیاہ لمبی لمبی دھاریاں ہوتی ہیں ۔ اور جس سے اس کی وضع بڑی خوشنما معلوم دیا کرتی ہے ۔ اس طرح حاصل ہو سکتا ہے ۔ کہ ہلکے نیلے رنگ کے جانور سیاہ دھاری والے سے ملایا جاوے ۔ سُرخ اور زرد رنگ کے ڈریگن کے بچے بالکل اپنے والدسے مشابہ نکلتے ہیں +

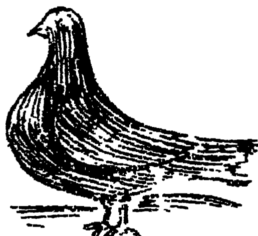
۳۱ (۲۵۳) جکوبن

ٹوپی دار کبوتر۔ یہ قسم بھی آج کل بڑی پسند عام ہے ۔ ان کے سر کی پچھلی طرف اُلٹے ہوئے پر ہوتے ہیں ۔ جو دور سے ایسے معلوم دیتے ہیں ۔ کہ گویا ٹوپی پہن رکھی ہے ۔ ایک کبوتر باز کا بیان ہے ۔ کہ اس نسل کے کبوتر کا اصلی رنگ سیاہ سفید ۔ سُرخ اور زرد ہوا کرتا ہے ۔ اگر سیاہ رنگ کی نسل لینی ہو ۔ تو اُسے اور کسی رنگ سے نہیں ملانا چاہئے ۔ اگر کبوتر باز زیادہ سفید نسل لیا چاہے ۔ تو اُسے چاہئے کہ وہ یک رنگ سفید جوڑا ملاوے ۔ سُرخ رنگ کے جانور سے جب سُرخ نسل لینی ہو ۔ تو اسے سیاہ رنگ مادہ سے ملاوے ۔ ورنہ سُرخی کم ہو جاویگی اور بچہ میں زردی زیادہ جھلکے گی ۔ اور اگر زرد رنگ کبوتر سے نسل نکلوانی ہو ۔ تو اُسے سرخ رنگ مادہ سے ملاوے ۔ اگر زرد رنگ عمدہ حاصل کرنا ہو ۔ تو اسے سرخ رنگ سے ملانا چاہئے ۔ زرد رنگ والے میں سُنہری جھلک معلوم دیا کرتی ہے ۔ اگر زرد ہلکا ہو ۔ تو اسے اس زرد سے ملانا چاہئے ۔ جس کا رنگ گہرا زرد ہو ۔ یا سرخ سے ملانا چاہئے ۔ تو زرد رنگ کو گہرا کر دیتا ہے ۔ جیسے سیاہ رنگ سرخ کو تیز کر دیتا ہے ۔ اسی نسل کے چھوٹے قد کے بھی ہوتے ہیں ۔ لیکن اگر دونو پست قد جانور ہوں ۔ تو بچے اور بھی زیادہ چھوٹے پیدا ہوتے ہیں ۔ بعض بڑے

بے ڈول جانوروں کی گردن پر بڑے عمدہ اور خوبصورت جھالر سی لگی ہوتی ہے۔ لیکن گردن کے تمام باقی پر بالکل ڈھیلے ہوتے ہیں۔ سر کے بال جب گردن کے بالوں کے ساتھ پھرتے ہیں۔ تو وہ جسم کے ساتھ پیوست ہونے کے سبب جھالر کو بگاڑتے ہیں۔ سب سے خوبصورت اور قابل تعریف وہ جانور ہے۔ جس کا سر دم اور بازو سفید رنگ ہوں۔ اور چونچ بھی سفید اور چھوٹی ہو*

(۲۵۴) گھرالو کبوتر یا پالتو کبوتر

زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ کبھی ایک چیز کی قدر ہو جاتی ہے۔ اور کبھی وہی چیز نظروں سے گر جاتی ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ کبوتر باز بڑے اُستاد کہلاتے تھے۔ اور لوگ ان کی بڑی قدر کیا کرتے تھے۔ پھر ایک زمانہ آیا۔ کہ ان کو حقارت سے دیکھنے لگے۔ اور کبوتر بازی کو بیہودہ شوق شمار کرنے لگے۔ اب چند عرصہ سے پھر لوگوں میں اس فن کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ اور کبوتر باز بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ لوگ گھرالو کبوتر بڑے شوق سے پالتے ہیں۔ اور ان پر بڑی محنت کرتے ہیں۔ جب وُہ اُڑتے ہیں تو یہ تاک لگا کر اُن کو دیکھتے رہتے ہیں۔ کبوتر آسمان میں تارا ہو جاتے ہیں۔ اور عام لوگوں کو نظر نہیں آتے۔ مگر کبوتر باز کی آنکھیں ان میں برابر لڑی رہتی ہیں۔ بہت سے کبوتر باز تاک لگائے ہوئے پیچھے ہٹتے ہٹتے یا چلتے چلتے کوٹھوں سے نیچے آن پڑتے ہیں۔ اور بہت سے گڑھوں یا کنوؤں میں گر کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ کبوتر کی خاطر چھتریاں بنا کر اونچے اونچے مکانوں پر لگاتے ہیں۔ پختہ کھڈے طرح طرح کے بناتے ہیں۔ کابکیں تیار کرواتے ہیں۔ پھر پانی پینے کے حوض بناتے ہیں۔ نئے کبوتر کو پکڑنے کے لئے پھندے لگاتے ہیں۔



(نامہ بر کبوتر)

جالیدار تماشچے استعمال کرتے ہیں۔ الغرض ان کو پالنے کے ہزاروں جھگڑے گلے میں ڈالے ہوئے ہیں۔ مگر شوق کی خاطر سب کچھ کرتے ہیں۔ شوق بُری بلا ہوا کرتا ہے۔ خواہ کسی شے کا شوق ہو۔

(۲۵۵) نامہ بر کبوتر

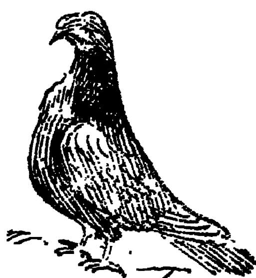
اسے بغدادی بھی کہتے ہیں۔ یہ کبوتر ہمیشہ سے بڑا عزیز سمجھا گیا ہے۔ اس کا قد پورا ہوتا ہے۔ سر لمبا اور سیدھا اور چوٹی پر سے چپٹا چونچ موٹی لمبی اور سیدھی گل پھڑے جڑ کے پاس سے چوڑے اور سر سے چونچ تک چھوٹے آگے کو بڑھے ہوئے اور آنکھیں موٹی موٹی اس قسم کے جس کبوتر کا رنگ گہرا نیلا ہوتا ہے۔ وہ سب سے زیادہ عزیز سمجھا جاتا ہے۔ یہ کچھ خوف زدہ سا ہوتا ہے۔ اور اس میں الفت کم ہوتی ہے۔ مگر بچوں کو خوب اچھی طرح پالتا ہے۔ نامہ بر کبوتر بلجیم میں بہت پالے جاتے ہیں۔ جہاں اس سے قاصد کا کام لیا جاتا ہے۔ اصلی یورپ کا ملنا اب دشوار ہو گیا ہے۔ کیونکہ بہت کم ملتے ہیں۔ اور اگر ڈھونڈنا کہیں مل بھی جاویں۔ تو ایسے وحشی ہوتے ہیں۔ کہ انس ہی نہیں رکھتے۔ اور ہر دم اسی تاک میں لگے رہتے ہیں۔ کہ اگر موقعہ ملے۔ تو بھاگ جاویں۔ اس نامہ بر کبوتر کے فوائد کی بابت ایک انگریز بیان کرتا ہے۔ کہ میں ایک درجن نامہ بر کبوتر لے کر گھر سے چلا۔ میرا کام طبابت تھا۔ اور میں اپنے گھر ہسپتال رکھتا تھا۔ مریض آکر علاج کرواتے تھے۔ اور میرا کمپونڈر دوائیں بنا کر دیا کرتا تھا۔ جب میں اپنے گھر سے ۵۰ کوس کے فاصلہ پر پہنچا۔ تو مجھے بلوایا۔ کہ فلاں مریض جس کو ۲ روز کی دوا دے آیا تھا۔ اگر اور دوا نہ کھا سکا۔ تو سخت بیمار ہو جاویگا۔ میں نے ایک نسخہ لکھکر اس کے نیچے کمپونڈر کے نام نوٹ لکھدیا۔ اس خط کو لپیٹ کر ایک نامہ بر کبوتر کی ٹانگ سے باندھ کر اُڑا دیا۔ وہ اسی دن میرے گھر آ پہنچا۔ میرے نوکر نے اس کی ٹانگ سے چٹھی کھول لی۔ اور حسب ہدایت نسخہ بنا کر اس بیمار کو دیدیا۔ جو بچ رہا۔ چند روز بعد میں نے ایک اور نسخہ لکھکر اسی طرح روانہ کیا۔ وہ بھی بدستور پہنچ گیا اسی طرح ۶ کبوتر اُڑائے۔ اور وہ سب خیر سے ہی گھر آئے۔ ان میں سے کوئی بھی گم

نہ ہوا - کہتے ہیں - کہ یہ پانسو کوس سے بھی بنا رہنمائی پہونچ جاتا ہے - خدا تعالیٰ اس کو کچھ ایسی تیز عقل دی ہے - کہ یہ کسی نہ کسی پہچان سے اپنا گھر تلاش کر لیتا ہے - مگر دریائی یا سمندری سفر میں لاچار ہوتا ہے - کیونکہ وہاں سمندر میں بجز پانی کے اور کچھ نظر نہیں آتا جس کو پہچان کر یہ سیدھا جاوے - سب طرف پانی ہی پانی دیکھ کر یہ آخر تھک کر سمندر میں گر پڑتا ہے - اور مر جاتا ہے - بس شوقینوں کو اس کا ضرور یہ خیال رکھیں ؀

چند مدت سے روسی لوگ اس کی مفید اور ضروری خدمات کی قدر کرنے لگے ہیں - جب کوئی غنیم ان کے شہروں کا محاصرہ کرتا ہے - تو اسی نامہ بر کبوتر کے ذریعہ خبریں بھیجتے ہیں ۱۸۷۴ء سے فوجی جرنیل نے ان کے پالنے میں بڑی توجہ کی ہے - سال مذکورہ بالا میں ۴۸ جانور بلجیم سے خریدے تھے - جو پیچھے ۲۰۰ تک ہو گئے - ان میں سے ۴۰ پرند تو پرشیا علاقہ جرمنی تک خبر لانا اور لیجانا سکھلائے گئے - اور باقی سے نصف شکاری پرندوں نے ہلاک کر دئیے - ۴۰ کبوتر وارسا تک خبریں جانے لگے - ان کی تیز رفتار ۴۵ میل فی گھنٹہ ہے - یہ تجربہ ۱۸۷۵ء میں شروع کیا گیا - اور یکم جنوری ۱۸۷۶ء تک ۱۲۳۱ جانور سکھلانے کے لائق مہیا ہو گئے - اور ابھی امید یہ تھی - کہ اس سال کے اخیر تک ۲۷۰۰ جانور ہو جاوینگے - کبوتروں کا سب سے بڑا ڈپو وارسا میں تھا - جو ۲۰۰ فٹ لنبا اور ۵۰ فٹ چوڑا تھا -

(۲۵۶) لوٹن کبوتر

قدیمی انگریزی لوٹن کبوتر تو اب قریبًا معدوم ہو گیا ہے - مگر اور بہت قسم کے لوٹن کبوتر ہیں - ان کی بڑی خوبی اس بات کی ہے - کہ یہ اڑتے اڑتے ہوا میں قلابازی لگاتے ہیں - اور بعض دفعہ اس طرح متواتر چکر کھاتے ہیں - کہ دیکھنے والوں کو بالکل یہ یقین ہو جاتا ہے - کہ اب یہ زمین پر گر پڑینگے - مگر جونہیں زمین کے نزدیک پہونچتے ہیں - پھر اڑکر اوپر چلے

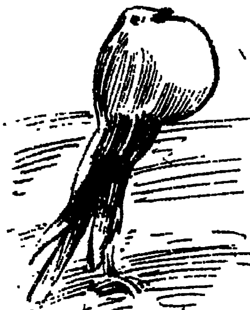


لوٹن کبوتر

جاتے ہیں - اکثر اُن کا ایک رنگ ہوتا ہے - خواہ کوئی سا ہو - مثلاً سیاہ - سفید - دودیا - سرخ - زرد - خاکی - اشہب - صابری وغیرہ وغیرہ - بعض بعض رنگدار نہایت ہی خوبصورت ہوتے ہیں - اس کبوتر کا قد چھوٹا مگر چست ہوتا ہے - پیٹھ دُم اور گردن چھوٹی اور چھاتی ابھری ہوتی ہے - بازو نوکدار پاؤں چھوٹے - رفتار شرمیلی ہوتی ہے - اس کا سر خم کھا کر دُم کے ساتھ لگا رہتا ہے - اور دونوں بازو زمین کے ساتھ رگڑ کھاتے ہیں - اُڑنے والے لقا کبوتر اُونچی چھت دار چھپریوں پر رکھنے چاہئے - اور صبح کے وقت اُڑانے چاہئیں - چند اُونچے اُڑنے والے جانور بچوں کو اُڑنا سکھلانے کے لئے رکھنی چاہئیں - تاکہ دوسرے نوجوان کبوتر ان کے پیچھے اُڑ کر بلند پروازی سیکھیں - یہ نہایت اُونچے چڑھ کر نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں اور اُترتے وقت بازیاں لگاتے آتے ہیں - بازیاں بھی کئی طرح لگائی جاتی ہیں اُلٹی سیدھی - دوہری وغیرہ وغیرہ جب ایک پہر گذر جاوے - تب اُن کو اُتار لینا چاہئے اور پھر دن بھر بند رکھنا چاہئے - اُتارنے کے لئے اُن کو دانہ دکھلایا جاتا ہے - اور آوازیں جاتی ہیں - اس طرح رفتہ رفتہ لوٹن کبوتر کے بچے خوب اُڑنے لگ جاتے ہیں۔

(۲۵۷) پوٹر

یعنی اونچے پوٹے والا کبوتر - یہ نرالی قطع وضع کا جانور ہے - اس کا سر اس کے پھولے ہوئے پوٹے میں چھپا ہوا ہوتا ہے - اس کی لاتیں پردار اور دم لمبی سیدھی زمین کی طرف گئی ہوئی ہوتی ہے - مجموعی حالت میں یہ جانور ایسا معلوم دیا کرتا ہے - کہ گویا کوئی جنٹلمین لمبا کوٹ پہنے سر پر چھتری لگائے کھڑا ہے - یہ کبوتر ہمیشہ گھر میں رہتا ہے - باہر بہت کم جاتا ہے - کبوتری بچوں کو اچھی طرح نہیں پالتی - اس لئے عمدہ تجویز یہ ہے - کہ خبر رسان کبوتر سے اس کا بچہ نکلوایا جائے - اور پوٹر کبوتری کو کوئی اور انڈے سینے کے لئے دیدئے جاویں - ورنہ وہ انڈے دے دے کر کمزور ہو جاویگی - اگر اس قسم کے بچے کو چند روز



پھیلی دار کبوتر

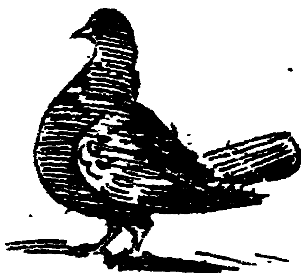
ناج نہ کھلاویں۔ تو پھر جس وقت ناج کھلاویں گے۔ اس کا پوٹہ بند ہو جاویگا۔ جس کا علاج یہ ہے۔ کہ اس کو بند رکھیں۔ اور سوائے پانی کے کچھ نہ دیں۔ جب تک کہ پوٹے کی غذا ہضم نہ کرے۔ اس کا ہاضمہ کمزور ہوتا ہے۔ اس کا رنگ عموماً نیلا سفید اور سابری ہوتا ہے۔ یا کبھی سب رنگ ایک میں پائے جاتے ہیں +

(۲۵۸) ڈوہوس

یعنی سبزہ کبوتر۔ یہ عام کبوتر ہے۔ اور بچے بہت دیتا ہے۔ سوائے لوٹن اور لقا کبوتر کے اور کوئی کبوتر اس قدر بچہ کش نہیں۔ اس کے بچوں کو اگر ہاتھ سے پالیں۔ تو جلد ہل جاتے ہیں۔ ان کا قد درمیانہ اور رنگ عموماً گہرا سلیٹ کا سا ہوتا ہے۔ بازوؤں کی نوکوں پر گہرا سلیٹ کا رنگ ہوتا ہے۔ گردن پر دھات کا سا رنگ چمکیلا ہے۔ اور دُم پر لمبی اور چوڑی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اور بازوؤں کے پروں کا بیرونی رنگ دودیا ہوتا ہے۔ ان کے پیر ملائم چیانہ دار اور سرخ رنگ ہوتے ہیں۔ آنکھیں بھی سُرخ ہوتی ہیں +

(۲۵۹) رُنٹ

یہ جانور نازک اور خوبصورت نہیں ہوتا۔ مگر بچے بہت دیتا ہے۔ اور بڑا جفاکش اور خود پرور ہوتا ہے۔ جہاں رکھو رہ سکتا ہے۔ اور جو کھلاؤ کھا کر پل جاتا ہے یہ بڑے بھاری قد اور کھانے کے قابل ہوتا ہے۔ ایک جوڑا ایک سال میں ۱۲ سے ۱۵ تک بچے دیتا ہے۔ اس کی بھی بہت اقسام ہیں۔ مثلاً لگ ہارن۔ رومن۔ سپینش۔ فرلیز لنڈ۔ جن میں سے رومن سب سے بڑا اور قد آور ہوتا ہے۔ اگر کھانے کے لئے پالے جاویں۔ تو جن کا رنگ ہلکا ہو۔ وہ پالنے چاہئیں۔ کیونکہ سیاہ اور



رنٹ کبوتر

بھورے رنگ والوں کا ذائقہ کھاری اور گوشت کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اس کی پیٹھ چھوٹی۔ مگر چھاتی بھاری اور چوڑی ہوتی ہے۔ آنکھیں گہری اور سر گول ہوتا ہے

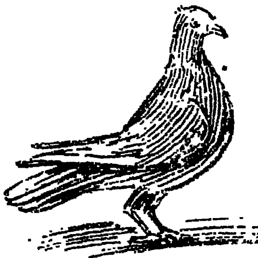
پونچھ کی جڑ کے پاس چاروں طرف ابھرا ہوا گوشت ہوتا ہے۔ یہ ہسپانیہ کی قسم ان سب میں پست قد ہوتا ہے۔ فرانز لنڈ کے پر الٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ بہت سست پرواز ہوتا ہے +

(۲۶۰) فین ٹیل

یعنی مارواڑی کبوتر۔ یہ نہایت خوبصورت کبوتر ہے۔ اس کی دم پنکھے کی طرح چھتر دار ہوتی ہے۔ اس کا رنگ سفید اور گردن قدرے لمبی۔ ہنس کی طرح خمدار اگر دوسری قسموں کے ساتھ پالا جاوے۔ تو اس کی خوبصورتی اور وضعداری بالکل جاتی رہتی ہے +

(۲۶۱) ٹرمپیٹر

گٹکن کبوتر۔ جب یہ اڑتا ہے۔ تو اس کے پروں سے تنبور کی سی آواز نکلتی ہے اس لئے اس کو یہ نام دیا گیا ہے۔ دوسرے کبوتروں کی نسبت یہ بڑے زور سے اونچے اونچے گٹکتا ہے یہ بچے بہت دیتا ہے۔ اور کھانے کے مطلب کا عمدہ ہے۔ بڑا محنتی اور آسانی سے پل جانے والا ہے۔



ٹرمپیٹر کبوتر

اس کا گوشت لذیذ بھی اور نرم بھی ہوتا ہے اس کی ایک قسم نہایت خوبصورت ہوتی ہے جس کے سر پر پروں کا گچھہ ہوتا ہے۔ جس کا سر گول اور بڑا ہو۔ وہ اس قسم میں اعلے سمجھا جاتا ہے۔ یہ خالص نسل چلی آتی ہے۔ اور اگر کسی رنگ دار کبوتر سے ملایا جاوے تو پھر خالص کا پیدا ہونا مشکل ہے +

(۲۶۲) ٹربٹ

یہ جیکوبن کے مشابہ ہوتا ہے۔ مگر اس کی گردن پر پروں کا گھونگٹ نہیں ہوتا۔ اس

کی چھاتی کے پر سیدھے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کی چھوٹی چونچ اور چھوٹا گول سر ہوتا ہے۔ اس کے خاص خاص رنگ یہ ہیں۔ نیلا پیلا۔ اور زرد۔ اس کے بازوؤں کا جیسا رنگ ہوتا ہے۔ ویسا ہی اس کا نام ہوتا ہے۔ اس کی اقسام اکثر ایک ہی رنگ کی ہوتی ہیں۔ مگر پروں پر رنگ ہوتا ہے۔ اور اسی رنگ کے موافق اس کا نام ہوتا ہے

(۲۶۳) نن

چوٹی دار کبوتر۔ اس کے سر پر پروں کی چوٹی ہوتی ہے۔ جو سر کے پچھلی طرف سے اوگ کر آگے کو آئی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ نہایت خوبصورت جانور ہوتا ہے۔ دُم بازو اور سر کا رنگ گہرا سیاہ ہوتا ہے۔ مگر چھاتی پیٹ بازوں کا اوپر کا حصہ پیچھے گردن اور سر کی چوٹی یہ سب سفید ہوتے ہیں۔ سر کی چوٹی جس قدر بڑی ہو۔ اُسی قدر یہ جانور زیادہ خوبصورت ہوتا ہے ؞

(۲۶۴) پارب

یہ بربری نسل کا کبوتر ہے۔ اس کی آنکھوں کے گرد [illegible] رنگ کا ہوتا ہے گوشت چاروں طرف ہوتا ہے۔ اس کی چونچ اور لولک چھوٹی ہوتی ہے۔ اور بحیثیت مجموعی نہایت خوبصورت ہوتا ہے۔ یہ بچے بہت دیتا ہے۔ گردن لمبی اور پتلی ہے چھاتی بھری ہوئی بدن لنبا۔ بازو کے پر نوکدار اور نیچے ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑھ کر زیادہ خیال کیا جاتا ہے جس کا رنگ سیاہ اور آنکھوں کے گرد سرخ رنگ کے حلقے ہوں۔ بعض کے بدن پر [illegible] داغ ہوتے ہیں۔ اور بہت سے اقسام ہیں مثلاً الّو جس کی ہیئت وحشیانہ ہوتی ہے۔ ہنسی والا جس کی آواز لمبی گر گر کرنے والی ہوتی ہے۔ آرچینجل جو سب سے زیادہ خوبصورت ہوتا ہے ؞

۲۶۴ کبوتروں کے دیسی اقسام معہ تفاصیل

بغدادی۔ اسے نامہ بر کبوتر بھی کہتے ہیں۔ جس کا ذکر پہلے مفصل درج ہو چکا ہے

یاہو

اس کے جسم کا رنگ سفید۔ آنکھ سیاہ۔ لنبان میں چھوٹا۔ دُم جنگلی کبوتر کی طرح ملی ہوئی۔ دم بھرنے میں یاہو کی آواز آیا کرتی ہے +

لوٹن

رنگ سفید آنکھ سیاہ۔ اگر ہلا کر چھوڑیں۔ تو لوٹنے لگتا ہے۔ اور اس قدر پھڑ پھڑاتا ہے۔ کہ اگر نہ روکیں۔ تو تڑپ تڑپ کر مر جاوے +

لقا

اس کا سر چھوٹا۔ دُم چھتر دار مور کی طرح اوپر کو پھیلی ہوئی۔ گردن خم دار دُم سے لگی رہتی ہے +

گولا

ان کے بہت رنگ ہوتے ہیں۔ جن کا مفصل ذکر آگے کیا جاویگا۔ لوگ ان کی ٹکریاں اُڑاتے ہیں۔ بہت سے کبوتر جھنڈ کا جھنڈ مل کر اُڑتے ہیں۔ لوگ ان کو سدھا کر آپس میں لڑاتے ہیں۔ ان کا لڑانا یہ ہے۔ کہ ایک کبوتر باز نے ایک طرف سے دوسرے نے دوسری طرف سے ٹکریاں اُڑائیں۔ وہ دونوں ٹکریاں آپس میں مل گئیں۔ پھر دونوں کبوتر بازوں نے دونوں طرف سے اپنے اپنے کبوتروں کو آواز دی۔ تو ہر ایک ٹکری اپنے اپنے مالک کی طرف چلی گئی۔ پس اگر ایک شخص کے کبوتروں سے کوئی سا ایک یا دو کبوتر مل کر دوسرے کی ٹکری کے طرف چلے گئے۔ تو اس نے وہ پکڑ لئے۔ یہی ہار جیت ہو گئی +

مارواڑی

جن کی دم پنکھے کی طرح پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ پاؤں پر دار ہونے کی وجہ سے پاموزہ

کھیل نمبر ۱۳۲

رائزنگ (Rising) کارڈ کرنا

رائزنگ کارڈ اس کو کہتے ہیں۔ کہ دیکھے ہوئے پتے تاش بیں سے نکل کر خود بخود اوپر کو اٹھیں اسی کھیل کو پیچھے بھی ہم پورے طور پر لکھ آئے ہیں۔ لیکن اس کا سمجھانا اس جگہ بھی ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ والے کھیل اور بھی اسی باب میں سمجھائے گئے ہیں۔ یہ قمیض کے ساتھ تاگا باندھنے اور پتہ کو اسی ذریعہ سے پتہ کا خود بخود اونچا اٹھنا رائزنگ کہلاتا ہے۔ اور پبلک دیکھ کر حیران ہوتی ہے۔

کھیل نمبر

تاش کی ڈبیہ میں تاش ڈالو تو رومال نکلیں

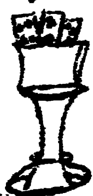
پہلے ایک ڈبیہ ٹین کی تاش کے برابر بنوا لو۔ اور اس کے آگے پیچھے تاش کا الٹا سیدھا پتہ لگا کر اس کی تاش بنالو۔ اور باقی قطاروں پر کاغذ لگا کر اس طرح میلا رنگ کرو کہ وہ تاش دکھائی دے۔ اب اور ایک ڈبیہ ٹین کی تیار چاہیے جس میں کہ یہ ڈبیا فٹ بیٹھ جائے۔ اور وہ ڈبیہ بھی تاش کے کیس کی طرح کیس کا کاغذ وغیرہ لگا کر بنائی گئی ہو۔ اب تاش والی ڈبیہ

ہیں جسقدر رنگین رومال آسکیں پڑ رلو اور کھیل دکھلانے کے وقت اس تاش کو پبلک میں دکھاؤ۔ اور دوسرا خالی کیس بھی پبلک کو دکھاؤ۔ اور کہو کہ یہ تاش کا گھر ہے۔ میں اس پوری تاش کو اس میں ڈالتا ہوں۔ پھر تاش اس میں ڈال کر یہ کہو اور کچھ منہ میں پڑھو۔ اور ہاتھ والا اول اس کے اوپر پھیرا کر رومال نکال کر دکھاؤ۔ پبلک حیران ہوگی۔ یہی رومال اگر اس کھیل کرنے سے پہلے گم کئے ہوئے ہیں۔ تو کھیل اور رنگین ہوگا

کھیل نمبر ۱۳۳

تاش کی پاکٹ جس میں سے دیکھے ہوئے پتے پکارنے سے خودبخود پتے باری باری سے باہر آویں

ترکیب یہ ٹین کی بنی ہوئی پاکٹ جس میں سے پتے نکلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اس طرح پر عمل میں لاؤ۔ کہ پہلے تین چار پتے جتنے تم چاہو۔ اس پاکٹ میں اس طرح پر رلو۔ کہ موٹی کا دھاگا اس کے لگے یا زو کے اوپر کے سرے سے بندھا ہوا ہو۔ اور جو پتہ نکالنا درکار ہو۔ وہ اس دھاگے پر رکھ کر دھاگے کو دبا دو۔ اب اس کے سب سے پیچھے جو پتہ نکالنا ہے اس کے لئے یہ عمل کرنا ہوگا۔ کہ موٹی والے ڈورے کے نیچے ایک پتہ فالتو رکھو۔ تاکہ وہ موٹی کے دھاگے کو اٹھائے رکھے۔ اور اس میں دوسرے پتے کو ڈورے پر رکھ کر دبا دو۔ علےٰ ہذا القیاس جتنے پتے چاہو ایک پتہ فالتو اور ایک

پتہ نکلنے والا رکھ کر پوربکاری کرو۔ اور پوربکار کے
ہاتھ میں ڈورا ہے۔ اور تم وہی پتہ کھچوا کر تاش میں رکھ کر اوپھینٹ

کر پبلک کے سامنے اس پاکٹ کے اگلے حصہ میں جو
فالتو اور خالی حصہ ہے۔ ڈالدو۔ اور پرے ہٹا کر
سٹوں کو اٹھا کر حکم دو۔ کارڈ نمبر ا یا فلانے کی بیگم باہر
آوے۔ اور نمبر یا کسی پتے کا نام پکارتے جاؤ۔ اور پتے باہر آتے
جائیں گے۔ پبلک حیران ہوگی

کھیل نمبر ۱۳۴

تاش کا پتہ بھرے ہوئے پانی کے گلاس میں ڈالنے سے غائب ہو جانا

ترکیب ایک ٹکڑہ سلولائٹ کا لے لو جو موٹر کی چھت میں پچھلی طرف لگا ہوتا ہے۔ اور شیشہ کی طرح اس میں سے دکھائی دیتا ہے۔ اس کو تاش کے پتے کے برابر کاٹ لو۔ اور اس کو تاش کے نیچے یا اوپر رکھ لو۔ اور کسی سے کہو کہ تاش میں سے کوئی ایک پتہ لے لے۔ اور اس کو کہو کہ یہ پتہ پبلک کو دکھلائے۔ پھر تم اس پتے کو کسی رومال کو لے کر اس کے اندر رکھ کر پتہ پکڑا دو۔ اور جس وقت رومال میں پتہ رکھنے لگو۔ تو وہ پتہ جو تمہارا اپنا ہوا ہے۔ اس کو پام کر کے لے جاؤ۔ اور اس پتے

لو یاد کر کے واپس لے آؤ۔ اور بنا ہوا پتہ رومال میں رکھ کر اس آدمی کو پکڑا دو۔ وہی پتہ اس کو اپنا پتہ معلوم ہوگا۔ اب ایک شیشے کا گلاس سب کے سامنے پانی سے بھر لو۔ اور میز پر رکھ دو اور اس آدمی سے کہو کہ اس پتہ کو اس پتہ کو اس پانی میں ڈال دے۔ اور رومال اوپر ہی رہنے دو۔ پھر تم ذرا ہٹ کر گلاس سے پاس کرو۔ پاس کرنے کے بعد رومال کو رول کے ساتھ اٹھا کر پبلک کی طرف پھینک دو۔ تو گلاس پانی کا بھرا ہوا ہوگا۔ پتہ غائب ہوگا۔ اور پبلک حیران ہوگی۔ کہ یہ ہم نے اپنے ہاتھ سے پانی میں ڈالا۔ لیکن پانی اس کو کس طرح کھا گیا۔

کھیل نمبر ۱۳۰

دیکھا ہوا پتہ تاش دیوار پر مارنے سے دیوار پر چسپاں ہونا اور باقی پتوں کا زمین پر گرنا

ترکیب کوئی تصویر فورس کر کے پبلک میں کھچواؤ۔ اور پتہ تاش میں ملانے کے بعد نیچے کو پاس کر لو۔ اور اس پتہ کی سیدھی طرف سوئی لگا دو۔ سوئی یہ کہ کانی برنجی لے کر سیدھی طرف سے درمیان میں اس کو چبھو دو۔ اب برنجی دکیل کی نوک اوپر کی طرف نکل جائے گی۔ اب اس پتے کو الٹا دو تو سوئی کی نوک باہر کو یا آگے کی طرف ہو جائے گی۔ اب تاش کو پکڑ کر کسی لکڑی والی جگہ پر مثلاً دروازہ الماری یا کیواڑ وغیرہ پر مار دو

تو وہ دیکھا ہوا پتہ وہاں لگ جائیگا۔ باقی کل پتے نیچے گر جائنگے
اس کی مشق گھر میں ضروری ہے۔ کیونکہ یہ کھیل اچھا ہے۔ اور بڑی
صفائی دکھاتا ہے۔ تھوڑی مشق ہونے سے بعض اوقات آدمی کو کھسیانہ
ہوتا ہے۔

کھیل نمبر ۱۳۶

دیکھا پتہ جلا کر پائپ میں بھر کر تمباکو کی جگہ پینا اور دھوئیں سے پتہ پیدا کرنا

ترکیب۔ ایک چوپٹہ تصویر نالے چوپٹے کی طرح اس طرح پر بنواؤ
کہ اس کی چوپٹے کی لکڑی کی چھڑی میں دو شیشے آگے پیچھے رکھ کر اور ان
کے کناروں میں تھوڑا تھوڑا گتا دے کر موم لگا دو۔ اور چوپٹے میں فٹ کر دو
اوپر کے کنارے خالی رہیں۔ جن میں سے چوپٹے کی اوپر والی لکڑی کھول
دو۔ جس میں کہ اتنی ریت آجاوے جو کہ چوپٹے کو اوپر جھکانے سے دونوں
شیشوں کے درمیان والی جگہ میں آجاوے۔ اور پوری طرح بھر دے
اب ان شیشوں کے پیچھے ایک پتہ لگاؤ۔ جو کہ چوپٹے کے سامنے والی طرف
سے ریت ہٹانے سے پتہ دکھائی دے۔ اب اس چوپٹے کو بھی لگا کر
جوڑ دو۔ کھیل تیار ہے۔ اب ایک پائپ میں سگرٹ کا تمباکو بھر کر تیار
رکھو۔ اور کسی آدمی کو وہ پتہ فورس کراؤ۔ جو کہ تم نے چوپٹے میں پور

کر رکھا ہوا ہے۔ جب وہ پتہ نکال لے تو اُسے کہو۔ کہ اس پتے کو جلادو اب اس جلتی ہوئی آگ یا راکھ کو اپنے پائپ میں بھر لو۔ اب تیلی لگا کر پینا شروع کرو۔ اور پیالے کو نفے سے پکڑ کر دھواں اس چوپٹے پر مارتے جاؤ۔ اور پتہ بناتے جاؤ۔ اور پتہ ہر ایک سوٹے پہ بنتا دکھائی دیوے حتے کہ سارے کا سارا پتہ ننگا ہو کر دکھائی دیوے پبلک حیران ہو گی۔





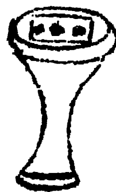
کھیل نمبر ۱۳

تاش کی میز پہ تاش کا پتہ جلا کر ثابت کرنا۔

ترکیب یہ تاش میز اس طرح پر ہوتی ہے۔







اس میز کی گولائی اتنی ہو۔ کہ پتے کی لمبائی سے آدھا انچہ بڑی ہو۔ تاکہ پتہ درمیان میں رکھنے سے دونوں طرف دو دو سوت بڑھی ہوئی ہو۔ اور ٹین والے سے سر لیبر ٹین کی بنوالو۔ اور اس کا رنگ سیاہ کر لو۔ تاکہ تمہاری موٹی پورا کام کرے۔ موٹی نمبر ۳ یعنی فلیٹ یعنی ہموا ڈھکنا ہے۔ جو کہ میز کے کالر پر ڈھکنے کی طرح فٹ بیٹھ جائے۔ اور پتہ مطلوب اس موٹی کے نیچے

پڑا رہے گا۔ اور میز معلوم ہوگی۔ اور میز کا چہرہ خالی دکھا کر زمین پر رکھ دو۔ اور ڈھکنے نمبر ۲ کو جو کہ سرپوش کی شکل میں گنبد دار ہوگا۔ ہاتھ میں لے کر پبلک کو خالی دکھا دو۔ اب جو پتہ پورا ہوا ہے۔ وہی پبلک میں فورس کر کے دکھاؤ۔ اور جس آدمی نے پتہ لیا ہے۔ اس کو کہو کہ کل پبلک کو دکھائے جب وہ سب کو دکھا چکے تو اس کو بولو۔ کہ وہ اس پتے کو جلا کر راکھ کرے۔ اب اس راکھ کو لے کر میز پر رکھو اور ڈھکنے کو جا کر موئی کے ساتھ جام کرو۔ اور کچھ منتر پڑھ کر پبلک کو مسمریزم کرتے ہوئے جاؤ۔ اب موئی ڈھکنے کے ساتھ راکھ ڈھکنے میں ہی آجائیگی۔ اور جلا ہوا پتہ ثابت دکھائی دے گا۔ پبلک حیران ہوگی۔

کھیل نمبر ۱۳۸

کسی کا دیکھا ہوا پتہ کوئی دوسرا آدمی پانی کے بھرے ہوئے گلاس میں دیکھ کر بتانے

ترکیب۔ ایک آدھ انچ کے سائز کا پتہ جو کہ سگرٹ کی تاش کے پتوں پر نمبر کی جگہ ہوتا ہے یا کسی تصویر والے سے بنوالو۔ اور وہی پتہ بادشاہ غلام یا چھکا یا اٹھا۔ یا جو کچھ بھی ہو۔ ہاتھ میں پور کر رکھو۔ اور ایک خالی گلاس پبلک میں دکھاؤ۔ جب وہ دیکھ چکیں تو سب کے سامنے اسی گلاس کو پبلک کے درمیان زمین پر رکھو۔ اور نیچے رکھتے وقت ہاتھ کا پورا ہوا

پتہ اس کے تلے میں سیدھا رخ گلاس کے اندر رکھ کر لگا دو۔ گلاس گیلا ہونے کی وجہ سے پتہ خود بخود لگ جائے گا۔ اگر گوند کے ساتھ لگا دو تو کوئی حرج کی بات نہیں۔ کھیل رنگین ہونگے۔ اب اس گلاس میں پانی بھر دو۔ اور جو پتہ گلاس کے نیچے ہے۔ وہی پتہ تاش لے کر پبلک میں فورس کرو۔ جو شخص اس پتہ کو لے اس کو بولو۔ کہ وہ یہ پتہ چھپا کر جیب میں رکھے۔ اور کسی کو دکھلانے سے باز رہے۔ اب کسی دوسرے آدمی کو بلا کر گلاس کے پاس ایک قدم کے فاصلہ پر کھڑا کرو۔ اور اس کو کہو کہ جھک کر گلاس میں دیکھے۔ اور اس سے پوچھو کہ اس کی جیب میں کونسا پتہ ہے۔ اب وہ پتہ بتلائے گا۔ فرض کرو۔ وہ اتنے فاصلے سے پتہ کو نہ دیکھ سکے۔ تو اس کو اور آگے سرکاؤ۔ جب وہ پتہ بتلائے تم پہلے آدمی سے کہو کہ پتہ جیب سے نکال کر پبلک کو دکھلائے۔ پبلک دیکھ کر حیران ہو گی کہ پتہ پانی میں کس طرح نظر آیا

کھیل نمبر ۱۳۹

کسی کا دیکھا ہوا پتہ تاش میں ملا کر تاش پھینکنے سے اڑ کر خود بخود ہاتھ کی انگلی پر آ کر لگ جانا

ترکیب۔ اپنے داہنے ہاتھ کی انگلی جو انگوٹھے کے برابر والی ہے۔ اس کے ناخن کو ذرا بڑھا ہوا ہونا چاہئے۔ اس ناخن میں ایک سوئی کے برابر چھید کر لو۔ جس میں سے ایک ریل کا ڈورا نکل جائے۔ اب ایک پتہ

کہلاتے ہیں - رنگ سبز - سیاہ - طاؤسی - قمری +

لشاوری

جسم کا رنگ سفید - آنکھ سیاہ - دم کھلی ہوئی - بیل کا لمبا اڑنے والا ہے +

جنگلی

دم بند - رنگ دودیا - سبزی لئے ہوئے +

اصیل - گرہ باز

یہ دونوں نام ایک ہی جانور کے ہیں - ان کے بھی مختلف رنگ ہوتے ہیں - جن کا ذکر آگے آئے گا - یہ بڑے اونچے اور دیر تک اڑنے والے ہوتے ہیں - علی الصباح ان کو اڑاتے ہیں - اونچے ہو کر آسمان میں غائب ہو جاتے ہیں - کوئی تیسرے پہر کو اترتا ہے - کوئی اور دیر سے اترتا ہے - اترتے وقت بازیاں لگاتا ہے - جتنا اونچا اڑے اور دیر میں اترے اور آہستہ آہستہ نیچے آوے اور زیادہ بازیاں لگائے اتنا ہی وہ اعلیٰ گنا جاتا ہے +

شیرہ

شکل جنگلی کبوتر کی سی - مگر قد میں اس سے دوچند - انسان کی طرح نر اور مادہ اپنی اپنی عشق بازی کی چال چلتے ہیں - یہ عجیب چالیں دکھاتے ہیں - چوبارے کی دیوار میں ان کے رہنے کے الگ الگ خانے بنا کر ایک ایک خانہ میں ایک ایک کبوتر رکھتے ہیں - نر کو الگ مادہ کو الگ رکھتے ہیں - جب ان کا دروازہ کھول دیتے ہیں - تو نر الگ کسی طرف اڑ جاتا ہے - کسی کبوتری کو کہیں نہ کہیں سے گھیر کر اپنے ساتھ چمٹا کر لے آتا ہے - اور جو مادہ جاتی ہے - تو وہ کہیں نہ کہیں سے اسی طرح کسی کبوتر کو اپنے ساتھ لپٹ کر لے آتی ہے - پس مالک اس طرح دوسروں کے کبوتر پکڑ کر فروخت کر دیتا ہے - دوسری

کھیل ان کی اس طرح ہے۔ کہ ایک کبوتر باز اس قسم کی کبوتری چھوڑتا ہے۔ اور دوسرا کبوتر باز اپنے کبوتر کا خانہ کھولدیتا ہے۔ پس کبوتری خانہ کے منڈیر پر آبیٹھتی ہے۔ اور چاہتی ہے۔ کہ کبوتر نکل کر اُس کے ساتھ اُس کے گھر چلا جائے۔ اور کبوتر بیٹھا ہوا دم بھرتا ہے۔ اور کبوتری کو بھرماتا ہے۔ کہ وہ اس کے خانہ کے اندر آجاوے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ جب تنگ آکر کبوتری اُڑ جاتی ہے۔ تو کبوتر اپنے خانہ سے نکل کر اس کے ساتھ روانہ ہوتا ہے۔ اور تھوڑی دور تک جاکر اسے پھر گھیر کر اپنے گھر کی طرف لاتا ہے۔ اور پھر آپ جھٹ خانہ کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ گویا وہ چاہتا ہے۔ کہ کبوتری اُس کے گھر کے اندر آجاوے۔ الغرض اس قسم کی چالبازیوں سے جو دوسرے پر غالب آکر اپنے ساتھ لے گیا وہ جیت گیا +

اب ہم گولے کبوتروں کے الگ الگ رنگ معہ نام لکھتے ہیں +

نیلے

جن کا رنگ نیلا ہو +

بھورے

جن کا رنگ بھورا ہو +

سُرمئی

جن کا رنگ سرمہ کی طرح ہو۔ ان کے بھی دو اقسام ہیں۔ کالا سرمئی یا سبز سرمئی یعنی ایک میں سبزی جھلکا کرتی ہے۔ اور دوسری میں سیاہی ہوا کرتی ہے +

کاسرے

جن کی جلد سفید ہو۔ مگر اس پر سیاہ سرخ دھبے ہوں +

گھاگرہ جسم کا رنگ لاکھی ہو۔ مگر بازو اور دم خاکی رنگ کے ہوں +

شیرازی

چھاتی اور پیٹ سفید ہو۔ پیٹھ کا رنگ چاہے کوئی سا ہو۔ جیسا اوپر والا رنگ ہوگا۔ ویسا شیرازی کہلائے گا۔ مثلاً لال شیرازی۔ سبز شیرازی وغیرہ +

جوگیا

وُہ ہے جس کا سر گردن تک سفید ہو۔ باقی جسم کا رنگ خواہ کچھ ہو۔ اس کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ جیسے جسم کا رنگ ہوگا۔ ویسا جوگیا کہلائے گا۔ مثلاً لال جوگیا۔ سبز جوگیا۔ چینیا جوگیا وغیرہ وغیرہ +

مکھیا

جسم کا رنگ خواہ کوئی ہو۔ مگر چہرہ سفید ہو۔ جوگیا کی طرح اس کے بھی کئی نام ہیں۔ جیسا جسم کا رنگ ہوگا ویسا اُس کا نام ہوگا +

دوباز

جس کے دونوں بازو سفید ہوں۔ جسم کا رنگ خواہ کچھ ہی ہو۔ اس کے بھی بہت اقسام ہیں۔ جیسا جسم کا رنگ ہوا ویسا دوباز کہلایا۔ کوئی سبز دوباز کوئی سیاہ دوباز۔ کوئی لال دوباز وغیرہ +

خال

سر سے پوٹے تک لال یا کالا ہو۔ اور پچھلا جسم کسی اور طرح کا ہو۔ اگر لال ہوا۔ تو لال خال کہیں گے۔ اور اگر کالا ہوا تو کالا خال کہیں گے +

چپ

ایک کندہ سفید۔ دوسرا خواہ کسی اور رنگ کا ہوگا +

پیشی

جسم سفید ہو۔ مگر دُم اور سر دونوں کا کوئی اور رنگ ہو۔ لیکن دونوں کا ایک ہی رنگ ہو۔ یعنی اگر دُم کالی ہے۔ تو سر بھی کالا ہو۔ اگر دُم خاکی ہے تو سر بھی خاکی ہو۔ لیکن سر کی رنگت سر کے پچھلی طرف گردن تک ہو۔ سر کا اگلا حصہ رنگ دار نہ ہو +

کوھریا

جسم کا رنگ سرخ ہو۔ مگر اُس میں سیاہی جھلکتی ہو +

دو پلکا

جس کے بازوؤں کی رنگت خواہ کچھ ہی ہو۔ مگر ہر ایک میں درمیان کا ایک پر سفید ہو۔ آنکھوں پر سفید حلقے ہوں +

امیرا

سفید رنگ ہوتا ہے۔ مگر جیسا دودھ میں سیٹھا ملانے سے رنگت تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس قسم کا رنگ ہوتا ہے۔

شستلے

جسم تمام سیاہ اور سر کا آدھا رنگ کوئی اور ہوتا ہے۔ سکھنے سے ملتا جلتا ہوا کرتا ہے

ابلق جس کے جسم پر سفید اور سیاہ دھبے ہوں +

چکرٹیل جس کی آنکھیں بڑی بڑی چوڑی چونی کے برابر ہوں۔ انگریزا سے اوّل یعنی اُلّو کبوتر کہتے ہیں +

اصیل کبوتر کے رنگ

نیلا:۔ جس کا رنگ نیلا ہو + کالا یا سیاہ:۔ جس کا رنگ سیاہ ہو +

سفید:۔ جس کا رنگ سفید ہو + سبز:۔ جس کا رنگ سبز ہو +

کاسنی :۔ جس کا رنگ کاسنی ہو +

لال :۔ جس کا سُرخ رنگ ہو +

ہرا :۔ جس کا رنگ سبز ہو +

صندلی :۔ جس کا رنگ صندل کا سا ہو +

چھپی دار :۔ جسم پر ہرے رنگ کے خال ہوں۔ مگر باریک +

ملیھیارا :۔ جسم کھلے ہرے رنگ کا اور اُس پر سیاہ چتیاں +

بنگئی :۔ جسم کا رنگ ہرا اور پر جیسے سیاہ +

چینی :۔ جسم کا رنگ چینٹ کی طرح کے رنگ سے بھرا ہوا ہو +

دوباز :۔ گولا کبوتروں کی رنگت میں اس کا مفصل حال لکھا گیا ہے +

کل پرے :۔ دونوں طرف کے بازو سیاہ ہوں۔ جسم کا رنگ خواہ کچھ ہی ہو۔ جیسا جسم کا رنگ ویسا ہی کل پرا کہلائے گا +

کل سرے :۔ سر کا لا گردن تک ہو۔ باقی جسم کا رنگ کچھ اور ہو۔ جیسا جسم کا رنگ ہوگا۔ ویسا ہی کل سرے کا نام ہوگا +

جوسرے :۔ جن کے سر پر گردن تک جَو کے برابر بہت سے خال ہوں +

لال سرے :۔ جن کے سر کا رنگ لال ہو +

کل دُمے :۔ دُم سیاہ ہو۔ باقی کا رنگ سفید ہو +

مہاں دُم :۔ جن کی دُم سفید ہو۔ باقی جسم کا رنگ خواہ کچھ ہی ہو +

ستار دُمے :۔ جسم اور دم سفید ہو۔ مگر دم کے سروں پر ناخن کے برابر سیاہ داغ ہوں +

دیڑہ :۔ اوپر کے جسم کا رنگ پُشت کی طرف سے نابڑی اور نیچے سفید چھاتی و پیٹ +

چیتار :۔ جسم کا رنگ گہرا ہرا اور پر سیاہ دھبے۔ گو یا پلستر کیا ہوا +

شندرا :۔ جسم سفید سر پر سُرخی کا ٹیکا گردن کے پاس سرخی کا تعویذ بنا ہوا +

کلپوٹیا :۔ پوٹا سیاہ۔ اوپر کا جسم سفید +

دو پیٹیا

آدھی چھاتی سبز اور آدھی سیاہی مائل +

خشتک

جسم کا رنگ سبز اوپر دو دیا داغ - گردن پر سرخی زیادہ ہو +

ڈھوم

جسم کا رنگ سیاہ - مگر اس میں سُرخی کی جھلک +

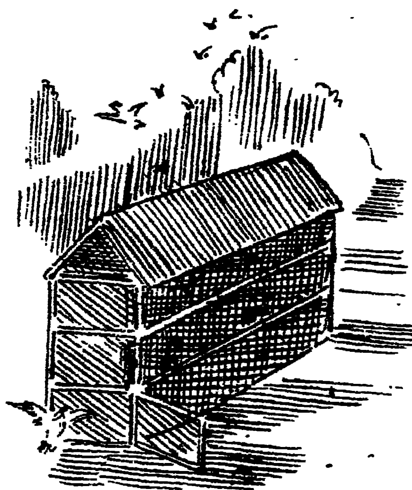
نوٹ: - اصیل کبوتر کی آنکھ سفید ہوگی - کسی میں سُرخی کی جھلک ہوگی - گولا کبوتر کی آنکھ لال ہوگی - اور زردی کی جھلک ہوگی +

(۲۶۵) کبوتروں کا انتظام اور رہایش کی جگہ

اگر تھوڑے سے جانور رکھنے ہوں - تو لکڑی کے کھڈے اور کابک کام دے سکتے ہیں - اور اگر بہت سے جانور پالنے ہوں - تو ان کے لئے ایک علیحدہ مکان چاہیئے جہاں تک ممکن ہو - اس مکان کا دروازہ جنوب مغرب کو ہونا چاہیئے - رستہ یا دروازہ کے آگے ایک ایک لکڑی کا تختہ بڑھا ہوا ہونا چاہیئے - جو بطور چبوترہ کے کام دے جس سے دو فائدے حاصل ہو سکتے - ایک تو اس پر کبوتر آ کر اتریں گے - اور دوسرا کوئی جانور مکان کے اندر نہیں جا سکے گا - اس کا رنگ کرنا چاہیئے - اور جب رنگ خراب یا میلا ہو جاوے - تو اسے پھر درست کر لینا چاہیئے - کبوتروں کے گھونسلے زمین پر نہیں بنانے چاہئیں - کہ وہاں بچوں کو چوہے خراب کر دیتے ہیں - بلکہ دیواروں میں بنانے چاہئیں - کہ نیول اور چوہوں کے خطرات سے محفوظ رہیں - کھڈوں کے دروازہ پہ کواڑ ضرور لگانا چاہیئے - تا کہ رات کو یا کسی اور خطرے کے وقت اس کو بند کر دیں - اور پھر وہ تمام مکان جس کی دیواروں میں گھونسلے بنے ہیں - باہر سے بند کر دینا چاہیئے - اس طرح پر یہ بخوبی محفوظ رہ سکتے ہیں +

(۲۶۶) کابک کا بیان

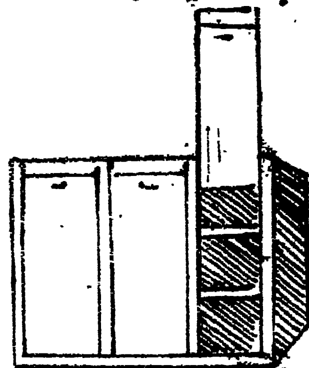
کبوتروں کا مکان آگے سے ہمیشہ سفید رکھیں - تاکہ اُڑتے ہوئے کبوتروں کو اپنے مکان کا پتہ رہے - نیز اس کی صحت بھی ٹھیک رہے - ہر جوڑہ کبوتر کے لئے الگ الگ دو گھونسلے ہونے چاہئیں - تاکہ وہ الگ الگ رہ کر آپس میں لڑائی نہ کریں - اور اس لڑائی سے انڈوں اور بچوں کو نقصان نہ پہنچاویں - ہر گھونسلا ۱۸ انچہ مکعب ہو - یعنی ۱۸ انچ لمبا ۱۸ انچ چوڑا اور ۱۸ انچ اُونچا - ان کے بیچ ایک طرف کو ایک جگہ ہونی چاہئے - جہاں بچے الگ رہیں - جب بچے ایک ماہ کے ہو جاتے ہیں - تب کبوتری ان کو کبوتر کے سپرد کر کے آپ الگ ہو جاتی ہے - اور پھر انڈے دینے لگتی ہے - جب انڈے دینے کا وقت آتا ہے تب کبوتر تنکے لا لا کر گھونسلے کے اندر رکھ کر جگہ نرم بناتا ہے - تاکہ اس پر انڈے بیخطر پڑے رہیں - اس وقت مناسب ہے - کہ ان جانوروں کی امداد کے لئے سوکھا گھاس گھونسلوں کے پاس رکھ دیا جاوے - تاکہ گھاس کی تلاش میں ان کو تکلیف نہ ہو - گھونسلا کسی قدر اندر کی طرف جھکا ہوا ہو - تاکہ انڈے یا بچے باہر نہ گریں - کابک



کابک

لکڑی یا سرکنڈوں کی بنی ہوتی ہے - ایک چھوٹی الماری کی وضع پر ہوتی ہے - جس میں الگ الگ پرچھتیاں ہوتی ہیں - ہر ایک پرچھتی کے کئی کئی خانے ہوتے ہیں - گویا تابت کابک میں ۶ - یا ۹ - یا ۱۲ یا اس سے بھی زیادہ الگ خانے ہوتے

تے ہیں ۔ سرکنڈوں کے کابک کے اندر کپڑا لگا ہوتا ہے ۔ اور لکڑی کے کابک کے اندر کچھ نہیں ہوتا ۔ گو بعض اس میں بھی کپڑا لگا دیتے ہیں ۔ ہر ایک خانہ کے اندر سوکھا گھاس یا روئیدار گدیاں جانوروں کے آرام کے لئے رکھی ہوتی ہیں ۔ ہر ایک خانہ کا دروازہ الگ ہوتا ہے ۔ کبھی ایک ایک قطار کا دروازہ ایک ہوتا ہے ۔ یعنی اوپر تلے جتنے خانے ہوئے ۔ اُن سب کا دروازہ ایک ہوتا ہے ۔ دروازہ کا رکواڑ نیچے سے اُوپر کو اُٹھایا جاتا ہے ۔ پہلے تھوڑا اُٹھاتے ہیں ۔ تو نچلا خانہ کھلتا ہے ۔ پھر اور زیادہ اُٹھانے سے دوسرا خانہ جو اس کے اوپر ہوتا ہے ۔ وہ کھلتا ہے ۔ پھر بالکل اوپر اُٹھا لینے سے تیسرا خانہ جو سب سے اوپر ہوتا ہے ۔ وہ کھلتا ہے ۔ اس تصویر سے کابک کے اُوپر تلے بنے ہوئے خانے دکھلائے گئے ہیں ۔ اور ایک طرف سے دروازہ اوپر اُٹھا کر خانوں کا کھلنا دکھلایا گیا ہے ۔



کابک کو ہر روز جھاڑ کر آلایش سے صاف کرنا چاہیئے ۔ بعض چھوٹے چھوٹے لکڑی کے صندوق میں صرف دو ہی خانے ہوتے ہیں ۔ اور بعض میں اس سے بھی زیادہ ۔ بعض کابکیں لوہے کی جالی کی بنی ہوتی ہیں ۔ جیسے کہ شروع کی تصویر سے ظاہر ہے +

(۲۶۷) صفائی

اگر کبوتروں سے کچھ فائدہ اُٹھانا چاہو ۔ تو صفائی کا پورا خیال رکھو ۔ کیونکہ صفائی پر صحت اور صحت پر قیمت کا مدار ہے ۔ سب جانوروں اور حیوانوں کی نسبت جو گھروں میں پالے جاتے ہیں ۔ کبوتر بڑا فضلہ انداز ہے ۔ یعنی بہت بیٹ کرنے والا جانور ہے ۔ اور کوئی ایسا جانور دُنیا میں نہیں ۔ جو میلے سے نفرت کرتا ہو ۔ ہر روز کبوتروں کے کھُڈے اور کابک کو صاف کرنا چاہیئے ۔ اور جس قدر بیٹ جمع ہو الگ ڈھیر کرنی چاہیئے ۔ کہ بڑی کار آمد شے ہے ۔ جو لوگ ان کی صفائی کی چنداں

پرواہ نہیں کرتے۔ وہ جان بوجھ کر نقصان اٹھاتے ہیں ؎

(۲۶۸) کبوتروں کی خود پسندی

ان کی خود پسندی مشہور ہے۔ یہ آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھنے کے بڑے مشتاق ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو خوش کرنے کے لئے ان کے مکان میں ایک آئینہ ضرور لگا دینا چاہئے ؎

(۲۶۹) کبوتروں کے لئے نمک

کبوتر نمک بہت پسند کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو بہت سا نمک دینا چاہئے۔ اسی نمک کی خواہش میں وہ پرانی دیواروں سے پرانا چونا اور شورا اتار کر کھایا کرتے ہیں۔ نمک اور شوریت ان کی صحت کو درست رکھتی ہیں۔ اس لئے ان کو اس کے کھانے سے منع نہیں کرنا چاہئے۔ بعض ان کی کابک میں کھاری نون رکھ دیتے ہیں اور بعض کھاری مٹی میں کھاری نون اور قلمی شورا ملا کر دریا کا ریت چھلنی میں ملا دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ مرکب کبوتروں کے لئے نہایت عمدہ اور ضروری شے ہے۔ بعضوں کا خیال ہے کہ کبوتر بدبو کو پسند کرتے ہیں۔ مگر یہ گمان بالکل غلط ہے۔ اینٹوں کا کھورہ۔ سنگ ریزہ۔ چکنی مٹی سب ایک ایک حصہ۔ سونف چوتھائی حصہ قلمی شورہ ملا کر مرکب بنالیں۔ اور گندھک سے دو پرچھاقوں میں ڈال کر رکھ دیں۔ کبوتر اس کو بڑے شوق سے کھاتے اور پسند کرتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ چونے اور شورہ کے مشتاق ہوتے ہیں۔ اسی خواہش کے سبب گائیں نکل جاتی ہیں۔ اور دیواروں پر منہ رگڑتی ہیں۔ گھوڑے اصطبل کی قلعی شدہ دیواریں چاٹتا ہے اور مکھیاں گندی نالیوں پر بیٹھی رہتی ہیں۔ کیونکہ نمک ان کی صحت کے لئے بڑا ضروری اور مفید ہے ؎

(۲۷۰) بلیاں

ہر چند کہ بلیاں کبوتروں کی سخت دشمن ہیں - مگر جب سُدھالی جاتی ہیں - تو وُہ حفاظت کرتی ہیں - ہر قسم کے نقصان دہ حشرات الارض پاس نہیں آ سکتے - مثلاً چُوہے نیول - کیڑے پرندے - گھونس - سانپ - وغیرہ وغیرہ - کیونکہ بلی ان سب کو مارتی ہے اس کام کیلئے فارس کی پشم دار بلیاں نہایت مشہور ہیں - جب بلیوں کو کبوتر کی حفاظت کیلئے سُدھانا ہو تب اُن کی ترکیب یہ ہے - کہ بلی کے چھوٹے سے بچے کو کبوتروں کے بچے کے ساتھ پالنا چاہئے - جب دونوں آپس میں پرورش پاکر جوان ہونگے - تو ہل مل جائینگے - اور پھر اُن میں ایسی اُنس پیدا ہو جاویگی کہ دشمن دوست بن جاویگا - یہی اُنس شیروں کو ایسا مانوس کر دیتی ہے - کہ وُہ آدمیوں کے خادم بن جاتے ہیں - افریقہ کا ایک حبشی غلام شیر پر لکڑیاں لاد کر فروخت کرنے لایا کرتا تھا ❊

(۲۴۱) خوراک

کابلی چنے ان کو بہت مرغوب ہیں - مگر بالکل اکیلے دینے مفید نہیں - بلکہ گیہوں جَو اور چنے ملا کر دینے چاہئیں - کیونکہ ان کے کھانے سے انڈے بھی بہت دیتے ہیں - اور ان کا گوشت بھی بہت موٹا ہو جاتا ہے - جَو اور گیہوں اگر الگ الگ بھی دیں - تو بھی کچھ مضائقہ نہیں - سن گکڑے کے بیج کبھی نہیں دینے چاہئیں - پُرانی سڑی گلی دال کبھی نہ دیں - کیونکہ ایک تو سڑی ہونے کے سبب اندر جا کر خرابی پیدا کرتی ہے - دوسری سڑی سنے میں اکثر کرم پڑ جاتے ہیں - جو کھاتے وقت اندر جا کر بھی زندہ ہی رہتے ہیں - اور بہت نقصان پہنچاتے ہیں - مسور ثابت اور دال بھی کبوتروں کو کھلائی جاتی ہے - مگر چونکہ یہ گرم ہوتی ہے - اس لئے زیادہ دینی نہیں چاہئے - کبوتر اکثر مرغیوں کے ساتھ بھی پالے جاتے ہیں - اس لئے جب ایسا دانہ ڈالیں - جسکا صرف کبوتر ہی کھا سکیں - یا کبوتروں ہی کو دینا ہو - تو کسی خاص قسم کا برتن یا انبار دے کبوتروں کو پالنا چاہئے - مثلاً سرکنڈے کا جھنڈا یا سیڑھی وغیرہ وغیرہ ❊

(۲۴۲) پانی

ہمیشہ تازہ پانی ان کو دینا چاہیئے - اور برتن میں اس طرح رکھنا چاہیئے - کہ اس میں بیٹ نہ کریں - ورنہ بیٹ کرکے خراب کر دیں گے - میلا پانی ان کے حق میں اچھا نہیں ؛

(۲۷۳) بچے نکلوانا

جب ۶ یا ۷ ماہ کے ہو جاتے ہیں - تب بچے دینے لگتے ہیں - جب وقت آ جاوے - تب ایک کبوترا اور ایک کبوتری کو کسی علیحدہ خانے میں بند کر دیں - تاکہ دوسروں کی نظر سے الگ رہیں - دو تین روز کے بعد پھر ان کو کھلا چھوڑ دیں - اس عرصہ میں وہ ایسے مانوس ہو جاویں گے - کہ پھر الگ نہیں ہو سکیں گے - دو روز بعد کبوتری ایک روز ایک انڈہ دیگی - اور دوسرے روز دوسرا پھر ان پر بیٹھ کر سیہے گی - جب کبوتری دانہ چگنے کے لیئے باہر جاتی ہے - تو کبوترا اوپر بیٹھتا ہے - انڈے ۱۷ روز میں سیے جاتے ہیں - اگر انتظام پورا پورا رکھا جاوے - تو ایک سال میں ۹ جھول نکلتے ہیں - ورنہ ۶ جھول عام ہیں ؛

(۲۷۴) کبوتروں کے امراض

کبوتر کو بہت کم مرض ہوتی ہیں - اور اگر صفائی پوری رکھی جاوے - اور نمک موقع بموقعہ کھلاتے رہیں - تو ان کو امن رہتا ہے - سب سے زیادہ سخت مرض جو ان کو ہو جاتا ہے - وہ زہرباد ہے - جس کے سبب ان کا سر سوج جاتا ہے - اور اس میں بدبو آنے لگ جاتی ہے - اس کی وجہ کئی ہیں - مثلاً گندہ پانی پینا - گندی غذا سے خون کا خراب ہو جانا - بہت غذا کھا کر معدہ کا فاسد ہو جانا - سڑی ہوئی غذا کے ہمراہ کرم کھا جانا وغیرہ یا کچھ عرصہ تک نمک یا شور یا کھاری چونہ کا کھانے کو نہ ملنا - اور خون کا اس لیئے بگڑ جانا وغیرہ وغیرہ - چونکہ یہ مرض متعدی یعنی پھیل جانے والی ہے اور اس سے دوسرے جانوروں کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے - اس سے اس مرض کے جانور کو فوراً الگ کر لینا چاہیئے - اور جب تک آرام نہ ہو - علیحدہ ہی رکھنا چاہیئے - ان کی غذا نہایت صاف - پانی تازہ اور صحت کی پوری احتیاط رکھیں

جو حصہ گندہ ہو گیا ہو۔ اس کو کاٹ کر وہاں لوز کا سٹک لگا دیں ÷

(۲۷۵) سنگدان کا گر جانا

یہ مرض معدہ کی کمزوری سے ہو جاتا ہے۔ جانور غذا نہیں کھاتا۔ اور قریب المرگ ہو جاتا ہے۔ اس کا کوئی مؤثر علاج نہیں۔ اس لئے جانور کو ذبح کر کے کھا لینا چاہیئے ÷

(۲۷۶) سوکا

اس بیماری میں جانور سو کھنے لگ جاتا ہے۔ جب ایسا ہو۔ تو جانور کو غذا با افراط دیں۔ اور جونسی غذا وُہ پسند کرے۔ وُہی دیں۔ اور جس برتن سے پانی پیتا ہو۔ اس میں چند زنگار خوردہ لوہے کی میخیں ڈال دیں۔ تا کہ پانی مقوی معدہ دیگر ہو جاوے۔ جس جانور کو یہ مرض ہو جاتا ہے۔ وُہ سبزی ترکاری کا بہت خواستگار ہو جاتا ہے۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ اس کو سبزی دی جاوے ÷

(۲۷۷) کبوتروں کے دشمن

جنگلی بلیاں اور گیدڑ اگر کبھی کبوتر خانہ میں آگھسیں۔ تو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس لئے کابکوں کو بند رکھنا مناسب ہے۔ یا محافظ کتے پالیں۔ کہ کبوتر خانہ کے گرد ہر وقت پہرہ دیں۔ بحری۔ تسکرہ۔ لگڑ۔ باشہ۔ اور باز یہ سب شکاری جانور ہیں۔ اور پرندوں کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان سے بحری خاص کر کبوتروں کا جانی دشمن ہے۔ اُڑتے کبوتر کو دبوچ کر فوراً گردن مروڑ ڈالتی ہے۔ چونکہ یہ اُڑتے ہوئے شکار مارتی ہے۔ اس لئے اس کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ ایک اور سب سے زیادہ دشمن [illegible] پرندہ ہے۔ جس کا انگریزی نام سٹارلنگ ہے۔ اس کی شکل صورت [illegible] کی سی ہوتی ہے۔ مگر بدن پر سفید خال ہوتے ہیں۔ گو یہ جانوروں کو [illegible]

نہیں رہتا۔ گر اڑتے ہوئے کبوتروں کے ہمراہ مل کر ان کے گھونسلوں میں چلا جاتا ہے ... بچوں کو توڑ کر کھا جاتا ہے۔ نقل کرتے ہیں۔ کہ لنڈن میں ایک انگریز نے بھاری کبوتر خانہ بنا کر ہزاروں کبوتر پالے ہوئے تھے۔ چنانچہ ۱۸۰۰ء میں ماہ اکتوبر میں ایک رات کے وقت ... رنگ کبوتروں کے گھونسلوں میں آ گھسے۔ جو جال کے ذریعہ پکڑے گئے تھے۔ یہ جانور یورپ میں بہت ہوتا ہے ⁂

(۲۷۸) جوں چچڑی اور کرم

کبوتروں کا گھونسلا اور کابک جو سیلی رہتی ہے۔ اس میں اکثر کرم پڑ جاتے ہیں۔ اور جب وہ کثرت سے اس میں پھیل جاتے ہیں۔ تو ان کا نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جوں چچڑی۔ پسو۔ کھٹمل یہ سب جانور کے پروں پر چمٹ جاتے ہیں۔ اور ان کو سخت تکلیف دیتے ہیں۔ جانور بالکل سوکھ جاتا ہے۔ کیونکہ یہ کرم اس کا خون پی لیتے ہیں۔ بعض وقت یہ کرم کبوتروں کے ڈربوں کی درزوں میں گھس جاتے ہیں۔ اور جب جانور آکر آرام کرنے لگتا ہے۔ تب اسے ستاتے ہیں۔ کبوتر کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو تو ان سے سخت نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ وہ بیچارے نہ اڑ کر کہیں جا سکتے ہیں۔ اور نہ اپنے آپ کو ان سے بچا سکتے ہیں۔ بہترین علاج یہ ہے کہ تمام درزوں کو پوٹین سے بند کر کے اوپر سفیدی کا پلستر کر دیں۔ اور گندھک مسوف کر کے کچھ ڈربے میں اور کچھ جانور کے پروں پر چھڑک دیں۔ مگر رات کو چھڑکیں۔ تاکہ جانور بیٹھا رہے۔ اور گندھک کا پورا پورا اثر ہو۔ یا جانور کے بدن پر کڑوا تیل مل کر حقہ کے سڑے ہوئے پانی سے نہلا دیں۔ اور اگر ڈربے کو بھی حقہ کے پانی سے دھو کر پھر پوٹین لگا کر اوپر سفیدی کریں۔ تو بہت بہتر ہے۔ کہ اس علاج سے ان کا دفعیہ پورا پورا ہو جاویگا ⁂

(۲۷۹) کبوتر کھانا

کبوتر کا گوشت بہت گرم ہوتا ہے۔ اس لئے جاڑوں میں کھانا چاہئے۔ جس کو لقوہ یا فالج ہو جاوے۔ یا جس کو رعشہ ہو۔ اسے اس کا کھانا بہت مفید ہے۔ کبوتر کے نوجوان

بچے کھانے چاہئیں - بڑی عمر کا کبوتر چنداں مفید نہیں ہوتا - اس کا کباب بہت کم بناتے ہیں - مگر قیمہ کرکے کوفتے بنانے بڑے لذیذ ہوتے ہیں - جن کا رنگ ہلکا ہو - اُن کا گوشت بڑا لذیذ ہوتا ہے +

(۲۸۰) طب کی رُو سے اس کے خواص

اس کا مزاج گرم خشک ہے - گرم مزاج والے کو کھانا مفید نہیں - اگر اس کا گوشت پکاویں - تو اس میں دھنیا کی پوٹلی ضرور ڈال دیں - کہ وُہ اس کی گرمی کو کم کر دیتی ہے - اس کے عوض تیتر وُہی فوائد دیتا ہے - جو اس سے حاصل ہوتے ہیں - اس کا گوشت فالج لقوہ - رعشہ - استرخاء (اعضا کا ڈھیلا ہونا) کو فائدہ بخشتا ہے - پھلبہری کو دُور کرتا ہے - عمدہ خون بکثرت پیدا کرتا ہے - باہ اور گردہ - اور مثانہ کو طاقت بخشتا ہے - منی پیدا کرتا ہے - قبض کرتا ہے - استسقا زقی اور طبلی کو دور کرتا ہے - اس کے انڈے بڑے درجہ کے مقوی باہ ہیں - صالح خون پیدا کرتا ہے +

(۲۸۱) کبوتر کی حس اور ذکاوت کا بیان

یہ جانور بڑا ذکی الطبع ہوتا ہے - کوسوں دور جا کر پھر اپنے گھر چلا آتا ہے - آسمان میں دُور اوپر نکل جاتا ہے - اور پھر چشم زدن میں اُتر آتا ہے - نر و مادہ میں بڑی الفت ہوتی ہے کہ ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہوتے - جو مادہ پارسا ہوتی ہے - وُہ دوسرے کبوتر کو اپنے پاس نہیں آنے دیتی - اور اکثر ایک کبوتر کے پاس دو دو کبوتریاں بھی ہوتی ہیں - اور کبوتر دونوں سے یکساں محبت کرتا ہے - بعض اوقات دو کبوتریاں باہم ملاپ کرتی ہیں - اور اُن سے انڈے نکلتے ہیں - جب بچے پیدا ہوتے ہیں - تو نر اور مادہ باری باری سے اُن کو غذا دیتے ہیں - مگر غذا دینے سے ایک روز پہلے صرف اپنے دم کی ہوا اُن میں بھرتے ہیں - تاکہ معدہ درست اور صاف ہو جاوے - جب غذا دیتے ہیں - تب پہلے خود چبا لیتے ہیں - اور اپنے لعاب میں ملا کر نرم کرکے دیتے ہیں - اور بھلی غذا شور دیتے ہیں - کیونکہ اُن کو معلوم ہوتا ہے - کہ ابھی بچوں کا معدہ ثقیل غذا کا متحمل نہیں ہے - بچے

جوان ہونے سے پہلے بحری اور عقاب میں خود تمیز کر لیتا ہے۔ پس عقاب کو دیکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ اور بحری کو دیکھ کر سہم جاتا ہے ؎

(۲۸۲) کبوتروں کے متعلق چند اعمال عجیبہ کا بیان

اگر کوئی شخص مختلف رنگوں کے کبوتر اپنی حسب منشاء پیدا کرانے چاہے۔ تو جس رنگ کے بچے نکلوانے ہوں۔ اسی رنگ کا مصنوعی کبوتر بنا کر جہاں کبوتر پانی پیتے ہوں وہاں رکھ دے۔ تا کبوتریوں کی نظر ہر وقت اس پر پڑے۔ پس انڈوں سے بچے اسی رنگ کے پیدا ہونگے۔ اگر کبوتر بیمار ہو جاوے۔ تو ٹڈی دلخ کھانے سے تندرست ہو جاتا ہے۔ یا نرگل کے پتے کھا کر اچھا ہو جاتا ہے۔ سفید کبوتر کا پتہ رتوندی کے لیے آنکھ میں ڈالنا مفید ہے۔ خون اس کا چھائیں پر لگانا مفید ہے۔ بچے کا خون زخم کو جلدی فائدہ بخشتا ہے۔ اس کے گوشت کی مداومت سے آدمی ذکی یعنی تیز طبع ہو جاتا ہے۔ اس کی ہڈی کی راکھ زخم فاسد کو مفید ہے۔ اگر حاملہ کرے۔ تو وضع حمل میں آسانی ہو۔ آتشک کو بھی وہ راکھ مفید ہے۔ سرخ کبوتر کی بیٹ عسر البول (مشکل سے پیشاب آنا) کو مفید ہے۔ اور قولنج کو دفع کرتی ہے۔ اخروٹ کے تیل میں نیل کا دانہ اور اسکا پیرا گر ملا کر برص پر ملیں۔ تو رنگ اصلی پر آجاوے گا ؎

(۲۸۳) کبوتر کے متعلق ایک آخری گفتگو

اگر انکو گرم جگہ رکھا جاوے۔ تو یہ سال بھر انڈے دیتے ہیں۔ ۱۴ دن کے بعد پھر دو سرا انڈے دیتے ہیں۔ کبوتر کے بچے بڑے جلد جوان ہو جاتے ہیں۔ حتی کہ ۱۰ دن میں اپنے والدین کی برابر ہو جاتے ہیں۔ کبوتر اپنے انداز سے سہ چند زیادہ غذا کھاتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنی ہضم شدہ غذا کا بہت سا حصہ بچوں کو نکال کر کھلاتا ہے۔ اگر کبوتروں سے فائدہ حاصل کرنا چاہو تو جس وقت بچے جوان ہوں۔ انہیں فوراً فروخت کر دو۔ ورنہ جتنی دیر زیادہ رکھو گے۔ نقصان بڑھتا جاویگا۔ کیونکہ انکی غذا پر بہت خرچ آتا ہے۔ ان چند باتوں کو ہر دم مد

نذر رکھو - بچے نکلوانے کی غرض سے کبوتریاں زیادہ اور کبوتر چند ایک رکھو - اور ۲-۳ سال سے زیادہ عمر کے جانور ہرگز نہ رکھو - ۴-۵ ہفتہ کا بچہ خوراک کے لئے بہت عمدہ ہوتا ہے - جہاں گھوڑوں یا گایوں کا اصطبل ہو - وہاں انکا بارہ بناؤ - کہ عمدہ پرورش پائینگے - کل اقسام سے ٹرمپیٹر کبوتر کا پالنا سب طرح مفید ہے - یہ انڈے بھی بہت دیتا ہے - بچے بھی جلد نکل آتے ہیں - اور مضبوط اور جوان بھی جلد ہو جاتے ہیں - مکی جوار - باجرہ - گیہوں - جو - چاول - موٹھ - مسور - سن گکڑے کے بیج یہ سب الگ الگ یا ملا کر انکو کھلائے جاتے ہیں اگر انکو جلد جوان اور موٹا کرنا ہو - تو باجرہ پکا کر کھلانا چاہئے - جن زمینداروں کے ہاں کھیتوں میں کافی گنجایش ہو - انکو پالنا بہت آسان ہے - کہ وہاں یہ ہر قسم کا دانا دنکا اپنی خواہش کے موافق کھیتوں سے چگ سکتے ہیں - اور شہروں میں پالنے سے ان پر خرچ زیادہ ہوتا ہے - کہ یہاں ناج بھی گراں ہوتا ہے - اور بازار سے خریدنا پڑتا ہے ؛

(۲۸۴) طب کے رو سے مرغ کے خواص

اسکا مزاج گرم تر ہے - اگر اسکے کھانے کی کثرت کی جاوے - تو نقرس و ریو اسیر ہو جاتی ہے - اسکو خوب گھی میں بھوننا چاہئے - اسکا گوشت کثیر الغذا ہے - یعنی اسکا فضلہ کم بچتا ہے - عقل اور منی کو بڑھاتا ہے - دماغ فہم - ادراک - اور ذہن کو طاقت بخشتا ہے - قولنج دور - زنگ اور آواز صاف کرتا ہے - اسکا شوربا گٹھیا - فالج - لقوہ و رعشہ اور قولنج کو مفید ہے - اگر اس کے دو ٹکڑے کرکے زہریلے زخم پر باندھیں - تو تمام زہر چوس لے - اسکا پتہ پھلی اور شب کوری کو دور کرتا ہے - اسکا گوشت سکھا کر اگر مازو اور سماق ملا کر گولیاں بنالیں - اور چنے کے برابر گولی کھلادیں - تو دست فوراً بند ہو جاویں - اگر سفید مرغ کا گوشت دس عدد پیاز اور ایک مٹھی بھر دھوئی ہوئی چنے سے ملا کر پکائیں - تو اسکے کھانے سے قوت باہ بہت پیدا ہوگی - اسکی چربی پاؤں کے پھٹنے اور چھالوں کو مفید ہے - اگر اسکا انڈہ تین روز سرکہ میں تر رکھیں - پھر سکھا کر پیس کر برص پر ملیں تو فائدہ بخشے ؛

(۲۸۵) اعمال عجیبہ

جس کو دن بھر تپ رہے - اگر وہ اصیل مرغ کا بازو باندھے - تو آرام ہو - اور اگر سوار اسکو اپنی ران میں باندھے - تو گھوڑا جلد نہیں تھکے گا - جب دو مرغ آپس

میں لڑاتے ہیں۔ اُس وقت جو خون نکلتا ہے۔ اُس کو اگر جمع کر رکھیں تو جن لوگوں کے کھانوں میں ڈالدیں اُن میں سخت لڑائی ہو۔ اگر اصیل مرغ کا گوشت عقاب کھاوے تو اُسکے تمام پر گر جاویں۔ اُس کے پیٹ میں سنگریزہ ہوتے ہیں۔ بعض آسمانی بعض بلوری اگر اُسکو مجنون باندھے تو اُس کی عقل درست ہو جاوے۔ سفید مرغ کی بیٹ جسکے دروازہ پر جلاویں۔ وہاں کوئی نہ کوئی جھگڑا پیدا ہو جاوے ✤

(۲۸۶) طب کی رو سے مرغ کے خواص

اس کی طبیعت گرم خشک ہے۔ اس کے زیادہ کھانے سے سردردی پیدا ہوتی ہے اس کا مصلح گرم مصالحہ اور سرکہ ہے۔ کثیر الغذا ہے۔ اپھارہ کو تحلیل کرتا ہے۔ باہ اور منی کو زیادہ کرتا ہے۔ بدن اور گردہ کو موٹا کرتا ہے۔ اس کی بیٹ سیاہ داغ دور کرتی ہے جلا کر اگر خنازیر پر لگاویں تو بہت فائدہ بخشے۔ چربی ہاتھ اور پاؤں کے پھٹنے کو مفید ہے اُس کی چربی میں موم ملا کر منہ پر ملیں تو چھائیاں دور ہوں۔ اگر اس کا مغز یعنی سر کا دماغ صوف کے ساتھ جوش کر کے بواسیر والے کو کھلاویں تو اُسے فائدہ بخشے۔ اسکی زبان سلسل بول (بار بار پیشاب) کو نافع۔ اگر اسکا پتہ روغن بنفشہ کے ساتھ ناک میں ڈالیں تو درد شقیقہ کو جلد آرام ہو۔ خون اسکا نمک اور کھارے پانی کے ہمراہ پینا درد شانہ کو مفید ہے۔ اسکی ہڈی کی خاک تمام بدن کے دکھ درد کو مفید ہے۔ انڈہ اسکا مقوی باہ ہے۔ اگر انڈے کی زردی کا تیل نکالیں اور کسی جگہ مالش کریں تو تمام خون وہاں آجاویگا۔ اسلئے سست اعضا کو بہت فائدہ بخشتی ہے ✤

بعض انگریزی لفظوں کی تشریح جو اس کتاب میں کہیں کہیں آئے ہیں

امریکن فوول ۔ امریکہ کا مرغ ۔

انڈلوسیان ۔ یہ سپین مرغ یعنی جہازی مرغوں کی ایک قسم ہے خاکی رنگ

امیوکو چین کی نسل کا مرغ قد آور جسکا جسم نہایت ملائم ریشم کی طرح ہوتا ہے ۔

بنگی سکاٹ لینڈ کا پر گوشت مرغ ۔

بنٹم چھوٹا سبز وار مرغ ۔ اسکے کئی اقسام ہوتے ہیں ۔

بارب ۔ بربری نسل کا کبوتر جو افریقہ اور مصر میں زیادہ ہے ۔

پٹرمی گن ۔ کبوتری مرغ یعنی کبوتر کی وضع کا مرغ ۔

پلے موتھ راک ۔ امریکی نسل کا جانور جو شہر پلے موتھ کے نام سے مشہور ہے نہایت خوبصورت اور محنتی بلحاظ صفت موصوف ۔

پولنڈ ۔ گچھے دار مرغ یعنی وہ مرغ جسکے سر پر پروں کا گچھا ہوتا ہے ۔

پالش پولنڈ مرغ کا یہ دوسرا نام ہے ۔

پوٹر اونچے پوٹے والا کبوتر جسکا پوٹا سر کے برابر اونچا ہوتا ہے ۔

ٹرمپیٹر گٹکنے والا کبوتر عام کبوتروں کی نسبت اسکی آواز بلند اور بڑی ہوتی ہے ۔

جیکوبن ٹوپی دار کبوتر جسکے سر پر پروں کا تاج ہوتا ہے ۔

ڈورکنگ دیسی پالتو بڑا مرغ ۔

ڈومانس دوہری کلغی والا مرغ ۔

ڈمیٹی ۔ اسکا حال بنگی میں دیکھو وہاں لکھ دیا گیا ہے ۔ یا یہ دوسرا نام بنگی ہے ۔

ڈروموس ۔ سبز کبوتر جسکے جسم کے رنگ پر دھات کی سبزی جھلکتی ہو ۔

ڈرگن ۔ یہ بڑا قد آور کبوتر ہے ۔

ڈومی نی کو۔ فاختی مرغ جسکی کلغی سُرخ اور نسیبی ہوتی ہے۔
نیبلس فول۔ ملک جرمنی کا مرغ جو لنڈورا ہوتا ہے۔ اور جسکی دُم نہیں ہوتی۔
رنٹ۔ اِس کا کوئی اُردو نام نہیں ہے بچہ کش کبوتر کی ایک قسم ہے۔
سپین مرغ۔ ہسپانیہ کا مرغ جسکو جہازی مُرغ بھی کہتے ہیں۔ بڑا قد آور ہوتا ہے۔
سلورپولی سفید چاند کے سے نشان والا مرغ جسے جاوا کہتے ہیں۔
سیفرنٹ۔ سفید جنگلی مرغ نسیبی دُم والا۔
سلکی ریشمی جسم کا سبزوار۔
سلطان چھوٹے قد کا پولنڈ مرغ۔ جسکی ٹانگوں پر بال یا پر ہوں۔
سپینگلڈ وہ مرغ جسکے بدن پر سفید دھاریاں ہوں یہ بھی جاوا کی ایک قسم ہے۔
فرینچ فول۔ فرانس کے ملک کا مرغ جسکے سر پر پروں کا پھندنا ہوتا ہے اور جس کی سر دولک بڑی بڑی ہوتی ہیں۔
فن ٹیل۔ مارواڑی کبوتر جسکی دُم پنکھے کی طرح ہوتی ہے۔
فرزلڈ فول۔ اُلٹے پروں والا مرغ جو خوبصورت ہوتا ہے۔
کوچین چینا۔ ملک کوچین کا مرغ جسکا جسم بھاری اور پاؤں پر دار ہوتے ہیں۔
کریوی کور۔ فرانس کی نسل کا مرغ کہ جسکے سر پر پروں کا گچھا ہوتا ہے۔ اِس کا رنگ بالکل سیاہ ہوتا ہے۔
گولڈن سپینگلڈ یعنی ایسا مرغ جسکے بدن پر سنہری داغ یا گل ہوں۔
گولڈن فیزنٹ۔ سنہری رنگ کا جنگلی مرغ۔
گوالڈرز۔ یہ بھی فرینچ نسل کا گھوتا مرغ ہے۔
لگ ہارن۔ پاؤں پر خار والا مرغ۔
لاریز۔ یہ بھی فرینچ نسل کا مرغ ہے جو قد آور ہوتا ہے۔
لافلیچ۔ فرینچ نسل کا خوبصورت مرغ جسکے بناگوش سفید ہوتے ہیں۔
منورکس۔ جہازی مرغ کی نسل جسکی چونچ سُرخ اور جسم سیاہ ہوتا ہے۔
ملے۔ ملک ملاکا کا مرغ۔ ملاکا برہما کے جنوب میں ایک بڑا پہاڑی علاقہ ہے۔

ٹن۔ وہ کبوتر جسکے سر پر پروں کا تاج یا گچھا ہوتا ہے۔ خوبصورت جانور ہے۔

ہمبرگ۔ ملک جرمنی کا مرغ جو خوبصورت بھی ہے اور انڈے بھی زیادہ دیتا ہے۔

ہوڈن۔ یہ فرنچ مرغ کی ایک قسم ہے جسکی کلغی بہت بڑی ہوتی ہے۔

گرین ایک انگریزی وزن ہے آدھ رتی کے اندازکا۔

اونس انگریزی وزن اڑھائی تولہ کا۔

پونڈ انگریزی وزن آدھ سیر کا۔

ڈرام۔ انگریزی وزن ڈیڑھ ماشہ کے قریب۔ تر اشیا کا وزن ایک گھونٹ کے برابر۔

ڈوز۔ دوا کا ایک مقدار یا ایک خوراک جتنی دوا ایک دفعہ استعمال کی جاوے۔ اس کا اندازہ۔

کاربالک ایسڈ۔ سفید رنگ کا بدبودار تیزاب ہے جسکی سفید قلمیں ہوئی ہوتی ہیں اگر انکو گرمی پہنچے تو حل ہوجاتا ہے۔ پانی اور تیل دونوں میں حل ہوجاتا ہے میٹھے تیل میں اسکی بوندیں ڈالکر کاربالک آئل بنا لیتے ہیں۔ تیل کے مختلف درجے ہیں۔ معمولی تیل ۱ بوند فی ۱۰ تولہ تیل میں ملانے سے بنتا ہے۔ اگر زیادہ تیز کرنا ہو تو بوندیں زیادہ ملاویں یعنی ۱۰ تولہ تیل میں ۱۰ سے ۲۰ بوندتک ڈال سکتے ہیں۔ جسقدر بوندیں زیادہ ہونگی اسیقدر زیادہ تیز ہوگا۔ یہ زخموں کو خشک کرتا ہے کرم مارتا ہے۔ بدبو دور کرتا ہے۔ اور گوشت بھرتا ہے۔

ڈسٹوسی تیز۔ ایک نہایت باریک کرم ہے جو دراصل نر و مادہ دو کرم ہوتے ہیں مگر آپس میں اسطرح ملے رہتے ہیں کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے۔ اور ایک ہی معلوم ہوا کرتے ہیں۔ مگر ان سے ایک بڑا اور ایک چھوٹا ہوتا ہے۔ چھوٹا نر ہوتا ہے بڑا مادہ۔

اپسم سالٹ۔ ایک کھاری نمک جو پہلے اپسم ذات کا پانی پکانے سے پایا جاتا تھا۔ مگر آجکل سمندر کا کھاری پانی پکا کر خشک کرنے سے جو نمک بنتا ہے وہ اپسم سالٹ کہلاتا ہے۔ یہ کرم کو مارتا ہے دست لاتا ہے اور ہاضمہ ٹھیک کرتا ہے۔

سویٹ سپرٹ آف نائیٹر۔ شورہ کا تیزاب جس میں پانی ملا دیا گیا ہو۔

مرکیوری۔ پارہ کو کہتے ہیں۔

لاڈینم۔ افیون کا عرق بنایا ہوا تیزاب یا افیون حل کر لیتے ہیں۔ اسکی ۱۲ بوندوں

میں آدھ رتی افیون ہوا کرتی ہے ۔

ہیڈرارجی ام کم کریٹا - پارہ کو چاک سے ملا کر کھرل کر لیتے ہیں جو عمدہ سفوف بن جاتا ہے - آنتوں کے امراض کو مفید ہے ۔

کیلومل یہ بھی پارہ اور چاک کا مرکب ہے ۔ دست آور ہے ۔

گوگجی کم - سورنجاں ۔

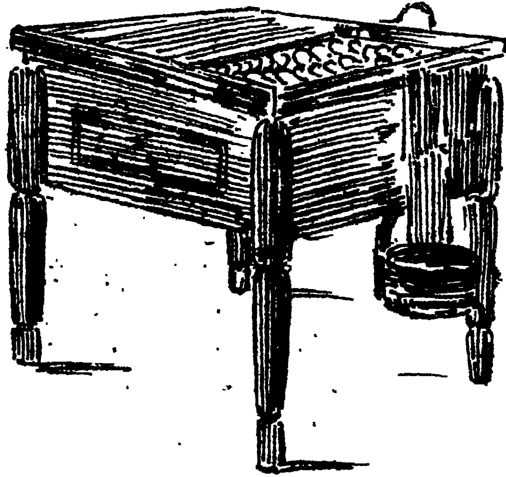
اکونایٹ میٹھا تیلیا ۔

پینٹ آدھ سیر ۔

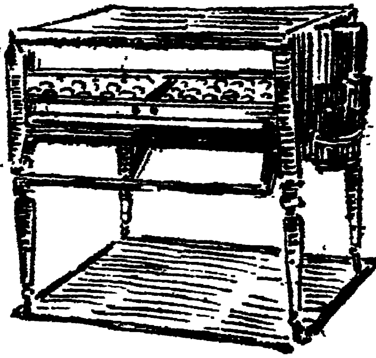
ایسی ٹک ایسڈ سرکہ کا تیزاب بنایا ہوا ۔ سرکہ کو کشید کر کے بنا لیتے ہیں ۔

گیلن ایک انگریزی پیمانہ رقیق اور سیال چیز کے ماپنے کا تقریباً آدھ سیر ۔

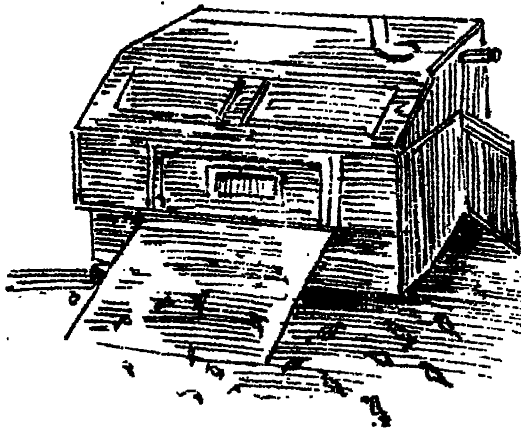
سٹریٹ آف آئرن - سرکہ انگوری میں لوہا حل کیا ہوا - یا گندھک کے محلول تیزاب میں حل کیا ہوا - پاؤ بھر پانی میں ۴۰ بوند گندھک کے تیزاب کی ملا کر اس میں لوہے کا برادہ ڈال دیتے ہیں ۔ وہ چند روز میں حل ہو جاتا ہے ۔



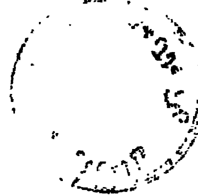
ان کوبیٹر یعنی انڈوں سے بذریعہ حرارت بچے
نکالنے کی مشین



ان کوبیٹر یعنی انڈوں سے بذریعۂ حرارت بچے
نکالنے کی مشین



جو بچے بذریعہ ان کوبیٹر انڈوں سے نکالے جاتے ہیں۔ وہ اِس مشین میں پرورش پاتے ہیں ٭



فہرست مضامین

مضمون	نمبر	مضمون	نمبر
سلور پنسلڈ ہمبرگ	۱۷	دیباچہ	۱
گولڈن پنسلڈ ہمبرگ	۱۸	مرغی خانہ کے ہر پہلو پر سرسری نظر	۲
سلور سپینگلڈ ہمبرگ	۱۹	مرغی خانہ کسکو کہتے ہیں	
گولڈن سپینگلڈ ہمبرگ	۲۰	مرغی خانہ کے فوائد	۳
سلور بونی	۲۱	مرغی خانہ کیلئے مناسب مقام	۴
سلور فیزنٹ	۲۲	مرغیوں کی پرورش	۵
گولڈن فیزنٹ	۲۳	مرغیوں کے اقسام	۶
سیاہ ہمبرگ	۲۴	مرغیوں کے امراض	۷
کوچن چینا	۲۵	مرغیوں کے اقسام و انتخاب	۸
سابری مرغ	۲۶	سپین کے مرغ	۹
سیاہ کوچین	۲۷	سفید	۱۰
سفید کوچین	۲۸	منورکس	۱۱
برہما پوتر	۲۹	انڈلوسیان	۱۲
اصیل مرغ	۳۰	لگ ہارن	۱۳
سیاہ چھاتی اصیل مرغ جسکی آنکھ سرخ ہو	۳۱	ڈورکنگ	۱۴
		سفید ڈورکنگ	۱۵
بھوری چھاتی والا اصیل مرغ جسکی آنکھ سرخ ہو	۳۲	ہمبرگ مرغ	۱۶

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۳۳	ڈک ونگ مرغ	۵۶	سفید اور سیاہ بنٹم
۳۴	پشم دار مرغ	۵۷	گیم بنٹم یعنی لڑنے والا بنٹم
۳۵	سفید اور سیاہ سپسل مرغ	۵۸	چاسوز بنٹم
۳۶	پولنڈ	۵۹	جاپانیز بنٹم
۳۷	سیاہ پولنڈ	۶۰	سلکی
۳۸	سلور سپینگلڈ پولنڈ	۶۱	روسی مرغ
۳۹	گولڈن سپینگلڈ پولنڈ	۶۲	سیکی یا ٹوپسی
۴۰	ہاؤڈن مرغ	۶۳	ننگلوٹ مرغ
۴۱	لارک کرسٹڈ	۶۴	ایشیا یا سلکی کوچن
۴۲	فرنچ فول	۶۵	سلطان
۴۳	لافلیچ	۶۶	بٹرمی گون
۴۴	کریوی کیور	۶۷	پالش فول
۴۵	ہوڈان	۶۸	مرغ کی اقسام جو کھانے میں لذیذ ہیں
۴۶	لا بریز	۶۹	وہ اقسام جو انڈے بہت دیتی ہیں
۴۷	گوالڈ بریز	۷۰	وہ مرغ جو انڈے خوب سیتی ہیں
۴۸	ڈومانش	۷۱	وہ مرغ جو انڈے نہیں سیتے
۴۹	امریکن فول	۷۲	بچے پالنے والے مرغ
"	لیگ ہارن	۷۳	جن کے بچے جلدی بڑھ جاتے ہیں
۵۰	سپیلے موتی دار رنگ	۷۴	جن کے انڈے تعداد اور بڑے ہوتے ہیں
۵۱	ڈومی نیکو	۷۵	جن کے بچے جلد پر نکالتے ہیں
۵۲	رنلبس فول	۷۶	قد آور مرغ
۵۳	فرزلڈ فول	۷۷	چھوٹے مرغ
۵۴	بنٹم	۷۸	میانہ قد کے مرغ
۵۵	سنہری اور روپہری حاشیہ دار ایک رنگ کے بنٹم	۷۹	خوبصورت مرغ

(ج)

مضمون	نمبر	مضمون	نمبر
مرغی خانہ کے خطرات	۱۰۴	نازک مزاج اور جلد بیمار ہونیوالے مرغ	۸۰
بلیاں	۱۰۵	محنتی جفاکش مضبوط مرغ	۸۱
چوہے	۱۰۶	آزاد رہنے والے اور کھلا رہنے والے	۸۲
گیدڑ۔ لومڑ	۱۰۷	تھوڑا کھانیوالے	۸۳
مرغیوں پر نشان لگانا	۱۰۸	نر مرغ بیچنے بچوں کی تجارت میں فائدہ نہیں	۸۴
جانور کو پالنا	۱۰۹	مکان کی ضرورت	۸۵
مختلف غذاؤں کے مختلف اثر	۱۱۰	مکان کا رُخ	۸۶
ہر قسم کی غذاؤں کا تعین	۱۱۱	مکان بنانے کیلئے اشیاء کی ضرورت	۸۷
پکائی ہوئی ترکاریاں	۱۱۲	بدررو	۸۸
گوشت و دیگر حیوانی غذائیں	۱۱۳	ہوا	۸۹
گرمیوں کی خوراک	۱۱۴	مکان کا طول و عرض	۹۰
سردیوں کے خوراک	۱۱۵	اڈوں کا انتظام	۹۱
گرمیوں کے وقت پالنا	۱۱۶	لازمی ضروری سامان	۹۲
کھیت میں مرغوں کا پالنا	۱۱۷	صفائی	۹۳
باڑوں میں مرغوں کا پالنا	۱۱۸	جانوروں کیلئے احاطہ	۹۴
روزانہ غذا کا مقدار	۱۱۹	برسات کیلئے چھتا ہوا احاطہ	۹۵
پانی کا حال	۱۲۰	بیشمار مرغی پالنے کیلئے احاطہ	۹۶
دن کے کس حصہ میں کیا خوراک دینا چاہیے	۱۲۱	مرغی خانہ کے اندر گھونسلے	۹۷
چوزے کھلانا	۱۲۲	منقولہ گھونسلے	۹۸
مرغیوں کو پکڑنے کا طریقہ	۱۲۳	سیڑھیاں	۹۹
چوزے	۱۲۴	ایک اور عمدہ کا فرق	۱۰۰
مرغ کی خوبی انتخاب کیلئے	۱۲۵	گھونسلے والے اڈے	۱۰۱
مرغی کی خوبی انتخاب کرنے کیلئے	۱۲۶	غسل خانہ اور اکھاڑہ	۱۰۲
مصنوعی طور پر انڈوں کی پیدائش بڑھانی	۱۲۷	مرغیوں کو موٹا کرنے کیلئے غذا	۱۰۳

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۱۲۸	ایک مرغ کے لئے مرغیوں کی تعداد	۱۵۰	مصنوعی طریق سے سہنا
۱۲۹	مرغیوں کے انتخاب اور پرورش کے بارہ میں چند اور باتیں	۱۵۱	مصنوعی مرغی سے بچوں کا پالنا
		۱۵۲	بچوں کی خبرگیری
۱۳۰	انڈوں کا بیان	۱۵۳	بچوں کو موٹا کرنا
۱۳۱	انڈوں کا جمع کرنا	۱۵۴	موٹا کرنے کا خرچ
۱۳۲	انڈوں کی ساخت	۱۵۵	مارنے کا طریق
۱۳۳	بیٹھنے کیلئے عمدہ انڈوں کا انتخاب	۱۵۶	مرغ کا گوشت مقوی باہ ہے
۱۳۴	انڈے پرورش اور غذا کے اجزاء	۱۵۷	مرغ کے پروں کو نوچنا
۱۳۵	تازہ اور عمدہ انڈوں کی پہچان	۱۵۸	پروں کا استعمال
۱۳۶	انڈوں کو دیر تک درست رکھنا	۱۵۹	پروں کا سنوارنا
۱۳۷	انڈے سہنا	۱۶۰	مرغیوں کے امراض پر ایک گفتگو
۱۳۸	سہنے کے لیے فی مرغی انڈوں کی تعداد	۱۶۱	جلد کی امراض
۱۳۹	دو مرغیوں کا ایک ہی دن بیٹھنا	۱۶۲	جوں اور کرم
۱۴۰	گھونسلوں کا حال	۱۶۳	پھیپھڑے اور آلات تنفس پر زہرباد
۱۴۱	جو مرغیاں انڈے سہنا چاہیں انکا حال	۱۶۴	دمہ
۱۴۲	سہنے کیلئے عمدہ جگہ	۱۶۵	پھیپھڑے کی سوزش
۱۴۳	انڈے سہنے والی مرغیوں کیلئے چارہ	۱۶۶	تپ دق
۱۴۴	انڈوں پر بیٹھنے والی مرغیوں کا انتخاب	۱۶۷	تبخیر
۱۴۵	انڈے سہنا	۱۶۸	حلق کا پک جانا
۱۴۶	یہ شناخت کہ آیا اس انڈے سے بچہ پیدا ہوگا یا نہیں	۱۶۹	آلات ہضم کے امراض معدہ کی جلن
		۱۷۰	پوٹہ بند
۱۴۷	انڈے سہنے کی ترکیب اور خبرداری	۱۷۱	دست
۱۴۸	چوزوں کا حال	۱۷۲	پتلے اور کچے انڈے
۱۴۹	تازہ چوزے کی خوراک	۱۷۳	عضو کے امراض

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۱۷۴	لاتوں کی کمزوری	۱۹۷	مرغیوں کی نمائش
۱۷۵	پاؤں کا ورم	۱۹۸	نمائش کے لئے مرغ پالنا
۱۷۶	لاتوں اور پروں کا ضرب کھانا	۱۹۹	مرغی خانہ کا رجسٹر
۱۷۷	پاؤں کی جلن	۲۰۰	جانوروں کو باہر بھیجنا اور جہاز پر سوار کرنا
۱۷۸	مرض سکتہ	۲۰۱	کھانے کے لئے پسندیدہ جانور
۱۷۹	لقوہ - فالج - رعشہ - نزلہ - زکام	۲۰۲	جانور کو مارنے سنوارنے کا
۱۸۰	گریز کرنا		فرانسیسی طریق
۱۸۱	پٹھہ سے غدود کا سوج جانا	۲۰۳	نمائش گاہ کیلئے ذبح کردہ جانور
۱۸۲	ٹانگوں پر چھلکے		کو سجانا
۱۸۳	بچوں کی چیچک	۲۰۴	باہر بھیجنے کے لئے انڈوں کو ایسا
۱۸۴	ہیضہ		بند کرنا کہ ٹوٹنے نہ پاویں
۱۸۵	گٹھیا	۲۰۵	مرغی خانہ کا نفع نقصان
۱۸۶	چہرہ پر سیتو	۲۰۶	فیل مرغ کی وجہ تسمیہ
۱۸۷	دم کی تھیلی کی مرض	۲۰۷	فیل مرغ کی اقسام
۱۸۸	ہر مرض کا دیسی علاج	۲۰۸	نارفوک ٹرکی
۱۸۹	کھرنڈ دار کلغی	۲۰۹	کیمبرج ٹرکی
۱۹۰	مرغی خانہ کیلئے سہل الحصول دوائیں	۲۱۰	سفید ٹرکی
۱۹۱	ایک عجیب قسم کی بیماری	۲۱۱	امریکن ٹرکی
۱۹۲	مرغی خانہ کا ہسپتال	۲۱۲	نر ٹرکی
۱۹۳	سال بھر کی جنتری مرغی خانہ کیلئے	۲۱۳	مادہ ٹرکی
۱۹۴	جانور کو رخصت کرنا	۲۱۴	انڈے دینا
۱۹۵	مرغی خانہ کے کل حالات ایک نظر میں	۲۱۵	انڈے سینا
۱۹۶	مرغی پالنے والوں کیلئے چند مفید	۲۱۶	ٹرکی بچوں کا انڈوں سے نکلنا
	سوالات معہ جوابات	۲۱۷	ٹرکی بچوں کی خبر گیری

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۲۱۸	ٹرکی بچوں کی خوراک	۲۴۲	ٹرکی کی بابت مزید حالات
۲۱۹	ٹرکی جوان سے بچے	۲۴۳	چینیا بطخ کا حال
۲۲۰	ٹرکی کے بچوں کو موٹا کرنا	۲۴۴	چینیا بطخ کے اقسام
۲۲۱	ٹرکی کی پیداواری	۲۴۵	چینیا بطخ کا انڈے دینا
۲۲۲	گنی فول	۲۴۶	چینیا بطخ کا انڈے سہنا
۲۲۳	گنی فول جوڑا	۲۴۷	چینیا بطخ کے انڈوں کی حفاظت
۲۲۴	گنی فول اقسام	۲۴۸	چینیا بطخ کے بچوں کو موٹا کرنا
۲۲۵	گنی فول کا سٹاک	۲۴۹	چینیا بطخ کے مکان
۲۲۶	گنی فول کے انڈے	۲۵۰	مرغی خانہ کا روزانہ کام
۲۲۷	گنی فول کے انڈے سہنا	۲۵۱	کبوتروں کے حالات
۲۲۸	گنی فول کی بچوں کی خبر گیری	۲۵۲	ڈریگن
۲۲۹	گنی فول کے بچوں کو موٹا کرنا	۲۵۳	جیکوبین
۲۳۰	گنی فول کو مارنا	۲۵۴	گھرالو یا پالتو کبوتر
۲۳۱	گنی فول کے پر	۲۵۵	نامہ بر کبوتر
۲۳۲	بطخ کا حال	۲۵۶	لوٹن کبوتر
۲۳۳	بطخ کے رہنے کی جگہ	۲۵۷	پوٹر کبوتر
۲۳۴	بطخ کے انڈے دینا	۲۵۸	ڈوہوس کبوتر
۲۳۵	بطخ کے انڈے سہنا	۲۵۹	رنٹ کبوتر
۲۳۶	بطخ کے بچوں کی حفاظت	۲۶۰	فین ٹیل
۲۳۷	بطخ کے بچوں کو موٹا کرنا	۲۶۱	ٹرمپیٹر
۲۳۸	کیڑے پتنگے	۲۶۲	ٹربٹ کبوتر
۲۳۹	بطخ کے اقسام	۲۶۳	ٹن کبوتر
۲۴۰	بطخ کے پالنے کی مفید گفتگو	۲۶۴	بارب کبوتر
۲۴۱	گنی فول کے مزید حالات	۲۶۵	کبوتروں کے انتظام رہائش

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۲۶۶	کابک کا بیان	۲۷۸	جو ۔ چیچڑ وغیرہ کرم
۲۶۷	صفائی	۲۷۹	کبوتروں کو کھانا
۲۶۸	کبوتروں کی خود پسندی	۲۸۰	طب کے رو سے کبوتر کے خواص
۲۶۹	کبوتروں کے لئے نمک	۲۸۱	کبوتر کی حس اور ذکاوت
۲۷۰	بلیاں	۲۸۲	کبوتر کے چند اعمال عجیبہ
۲۷۱	خوراک	۲۸۳	کبوتر کے متعلق آخری گفتگو
۲۷۲	پانی کبوتروں کے لئے	۲۸۴	ضمیمہ جس میں چند ضروری سامان
۲۷۳	بچے نکلوانا		کا حال درج ہے معہ تصاویر
۲۷۴	امراض		متعلقہ
۲۷۵	سنگدان کا گر جانا	۲۸۵	طب کے رو سے مرغ کے خواص
۲۷۶	سوکا	۲۸۶	مرغ کے اعمال عجیبہ
۲۷۷	کبوتروں کے دشمن	۲۸۷	طب کے رو سے بطخ کے خواص